e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 317 Monday , August 17 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۵) شمارہ نمبر (۳۱۵) لکھنؤ، بروز پیر ۱۷-اگست ۲۰۲۶ء، مطابق ۴-ربیع الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

یوگی حکومت سے ریاست کے عوام بیزار ہو چکے ہیں: پرساد

ایودھیا کے رکن پارلیمنٹ اودھیش پرساد نے خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "یوگی حکومت کا وقت گزر چکا ہے اور ریاست کے عوام ان سے اکتا چکے ہیں۔ ریاست کے لوگوں کا ان پر سے اعتماد اٹھ چکا ہے اور لوگوں نے ان سے دوری اختیار کر لی ہے۔ وزیر اعلیٰ کی جانب سے جو اعلانات کیے جا رہے ہیں، ان میں ان کی بوکھلاہٹ نظر آتی ہے۔ ان کے اعلانات میں نہ کوئی دم ہے، نہ یقین اور نہ ہی اعتبار۔ ان کی رخصتی طے ہے۔" ایودھیا میں پجاریوں کے لیے نافذ کیے گئے ڈریس کوڈ کے حوالے سے سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اودھیش پرساد نے کہا کہ "اس وقت ایودھیا میں نذرانے کی چوری کروڑوں لوگوں کی زبان پر ہے۔ کروڑوں لوگوں کی آواز ہی بھگوان شری رام کی آواز بن جاتی ہے۔ نذرانے کی چوری کے معاملے پر اپوزیشن کی جانب سے ایوان میں وزیر اعظم یا وزیر داخلہ سے جواب دینے کا مطالبہ کیا جاتا رہا، کیونکہ یہ ملک کے کروڑوں لوگوں کے عقیدے کا سوال ہے۔

حماس کے اعلیٰ سطحی وفد کا مصری حکام کے ساتھ مذاکرات

قاہرہ، (یواین آئی) حماس کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے اتوار کو قاہرہ میں مصری حکام کے ساتھ مذاکرات کیے۔ فلسطینی تنظیم کے مطابق، بات چیت کا مقصد مصر کو اسرائیل کی مبینہ خلاف ورزیوں سے آگاہ کرنا اور غزہ کے لیے طے کیے گئے روڈ میپ پر عمل درآمد کو یقینی بنانا تھا۔ حماس کے ترجمان حازم قاسم نے کہا کہ یہ ملاقاتیں ثالثوں کے ساتھ تنظیم کے جاری سفارتی رابطوں کا حصہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حماس مصری حکام کو ان واقعات سے آگاہ کرنا چاہتی ہے جنہیں وہ اسرائیل کی جانب سے کی جانے والی خلاف ورزیاں سمجھتی ہے اور یہ بھی یقینی بنانا چاہتی ہے کہ اسرائیل 'بورڈ آف پیس' کے ساتھ طے شدہ روڈ میپ پر عمل کرے۔ خبر رساں ادارے اناطولیہ کے حوالے سے حماس کے ایک ذریعے نے بتایا کہ حماس کے رہنما خلیل الحیہ کی قیادت میں وفد قاہرہ پہنچا ہے۔ مذاکرات میں غزہ میں جنگ بندی کو مضبوط بنانے اور اسے برقرار رکھنے کی کوششوں پر توجہ مرکوز کی گئی۔

مرمو، رادھا کرشنن، مودی اور نوین سمیت مختلف رہنماؤں نے سابق وزیر اعظم واجپئی کو خراج عقیدت پیش کیا

نئی دہلی، 16 اگست (یواین آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو، نائب صدر سی پی رادھا کرشنن، وزیر اعظم نریندر مودی اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر نتن نبین سمیت مختلف رہنماؤں نے اتوار کو سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کی برسی کے موقع پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ مرمو، مسٹر رادھا کرشنن، مسٹر مودی، سابق صدر رام ناتھ کووند، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، لوک سبھا اسپیکر اوم برلا، دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا، مسٹر نوین اور دہلی ریاستی بی جے پی کے صدر ہرش ملہوترا سمیت تمام رہنما آج اٹل واجپئی کی یادگار 'سدیو اٹل' پہنچے اور انہیں گلہائے عقیدت نذر کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر اٹل واجپئی کی یادگار 'سدیو اٹل' پر دعائیہ اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ واضح رہے کہ سابق وزیر اعظم بھارت رتن اٹل بہاری واجپئی کا انتقال 16 اگست 2018 کو ہوا تھا۔ مسٹر مودی نے مسٹر واجپئی کی برسی کے موقع پر انہیں ایک 'غیر معمولی سیاست داں' قرار دیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ "حیرت انگیز دور اندیش غیر معمولی سیاست داں سمجھ سے انہوں نے اپنی زندگی ملک کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ ان کے خیالات اور کوششوں نے کئی نسلوں کو متاثر کیا اور ان کی قیادت نے ہمارے ملک کو مضبوط بنایا۔ اچھی حکمرانی اور عوامی فلاح و بہبود پر ان کا زور ہمیشہ ہماری رہنمائی کرتا رہے گا۔ مسٹر راج ناتھ سنگھ نے سوشل میڈیا ایکس پر مسٹر واجپئی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا کہ "مسٹر اٹل بہاری واجپئی جی کی برسی پر میں انہیں کروڑوں بار سلام اور عاجزانہ خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ اٹل جی نے اپنے خیالات اور کاموں سے ہندوستانی جمہوریت کو مالا مال کیا۔ انہوں نے زندگی بھر 'ملک سب سے مقدم' کے جذبے کے ساتھ کام کیا۔ ان کے لیے سیاست کا بنیادی مقصد قومی مفاد اور عوامی خدمت تھا۔"

انہوں نے کہا کہ "اٹل جی کی قیادت میں ہندوستان نے اسٹریٹجک طاقت، اقتصادی ترقی اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں نئی بلندیاں حاصل کیں۔ انہوں نے ملک کو مضبوط بنانے، اس میں خود اعتمادی پیدا کرنے اور ترقی کو نئی سمت دینے میں انتہائی اہم رول ادا کیا۔ ان کی شخصیت، ان کے نظریات اور ملک کی خدمت کا ان کا عزم ہم سب کو ہمیشہ متاثر کرتا رہے گا۔ وہیں، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے مسٹر واجپئی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ایکس پر لکھا کہ "سابق وزیر اعظم، بی جے پی کے بانی اور بھارت رتن سے سرفراز اٹل بہاری واجپئی جی کی برسی پر میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ اٹل جی ایک ایسے محب وطن سیاست داں تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی ملک کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ ایک طرف جہاں انہوں نے جوہری تجربات اور کارگل جنگ کے ذریعے ہندوستان کی طاقت سے پوری دنیا کو واقف کرایا۔

یو جی سی نیٹ کے تین مضامین کے امتحانات منسوخ

این ٹی اے کا دوبارہ امتحان لینے کا اعلان

نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی نے سوالیہ پرچوں میں حقائق، زبان، ترجمہ، املا اور سوالات کی تکرار سمیت متعدد خامیوں کے باعث یو جی سی نیٹ کے انگریزی، کامرس اور سماجیات کے امتحانات دوبارہ کرانے کا فیصلہ کیا ہے

نئی دہلی: (ایجنسی) نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے جون 2026 میں منعقد ہونے والے یو جی سی نیٹ (UGC-NET) کے تین مضامین انگریزی، کامرس اور سماجیات کے امتحانات دوبارہ کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ امیدواروں کی جانب سے سوالیہ پرچوں میں متعدد خامیوں اور غلطیوں کی شکایات موصول ہونے کے بعد کیا گیا۔ انگریزی اور کامرس کا دوبارہ امتحان 9 ستمبر جبکہ سماجیات کا امتحان 10 ستمبر 2026 کو ہوگا۔ این ٹی اے نے بتایا کہ تینوں مضامین کے سوالیہ پرچوں سے متعلق موصول ہونے والی شکایات کا جائزہ لینے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ کمیٹی نے تفصیلی جانچ کے بعد پایا کہ سوالیہ پرچوں میں حقائق، ٹائپنگ اور ترجمہ سے متعلق متعدد سنگین غلطیاں موجود تھیں۔ کمیٹی نے سفارش کی کہ منصفانہ اور غلطیوں سے پاک امتحان کے لیے ان تینوں مضامین کے امتحانات دوبارہ کرائے جائیں۔ این ٹی اے کے مطابق سوالیہ پرچوں میں معروف دانشوروں اور محققین کے نام غلط لکھے گئے تھے، کتابوں کے عنوانات میں بھی غلطیاں تھیں اور سوالات کی زبان میں کئی خامیاں پائی گئیں۔ اس کے علاوہ قواعد، جنس اور واحد و جمع کے باہمی توافق، رموز اوقاف اور پہلے سے رائج تصورات کے لیے غیر معیاری اصطلاحات کے استعمال سے متعلق غلطیاں بھی سامنے آئیں۔

سماجیات کے سوالیہ پرچے میں بعض معروف اسکالرز کے نام تک غلط درج کیے گئے تھے۔ بعض سوالات ایسے بھی پائے گئے جن کے بارے میں امیدواروں نے شکایت کی کہ وہ مقررہ نصاب سے مطابقت نہیں رکھتے تھے۔ این ٹی اے کے جائزے میں سوالات کے بڑے پیمانے پر دہرائے جانے کا معاملہ بھی سامنے آیا۔ انگریزی کے پرچے کے 150 میں سے 67 سوالات دسمبر 2024 میں منعقدہ یو جی سی نیٹ کے انگریزی کے امتحان میں بھی پوچھے جا چکے تھے۔ بعض معاملات میں جوابات کے اختیارات کی ترتیب بھی وہی تھی۔ کامرس کے پرچے میں بھی 80 سے زیادہ سوالات کے پہلے پوچھے جا چکے سوالات سے مماثل ہونے کی شکایات سامنے آئیں۔

این ٹی اے کے ڈائریکٹر ابھیشیک سنگھ نے بتایا کہ سوالیہ پرچوں میں خامیوں سے متعلق بڑی تعداد میں شکایات موصول ہونے کے بعد ان کا جائزہ لینے کے لیے کمیٹی بنائی گئی تھی۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں تینوں مضامین کے امتحانات دوبارہ کرانے کی سفارش کی، جس کے بعد این ٹی اے نے یہ فیصلہ کیا۔ این ٹی اے نے واضح کیا کہ ان خامیوں کی نوعیت ایسی تھی کہ صرف اعتراضات کے مرحلے میں سوالات کو حذف کر کے مسئلہ حل نہیں کیا جا سکتا۔ ایجنسی کے مطابق اس سطح کی خامیوں والے پرچے منصفانہ اور غلطیوں سے پاک امتحان کے مقررہ معیار پر پورے نہیں اترتے۔ جون 2026 کے آخری ہفتے میں یو جی سی نیٹ کا امتحان 87 مضامین میں منعقد کیا گیا تھا۔ یہ امتحان جونیئر ریسرچ فیلوشپ، اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے کے لیے اہلیت اور پی ایچ ڈی پروگراموں میں داخلے کے لیے لیا جاتا ہے۔ این ٹی اے نے کہا ہے کہ ان تینوں مضامین کے امیدواروں سے دوبارہ امتحان کے لیے کوئی اضافی فیس نہیں لی جائے گی۔ امتحانی شہر، مرکز اور نئے ایڈمٹ کارڈ سے متعلق تفصیلات بعد میں این ٹی اے کی سرکاری ویب سائٹ پر جاری کی جائیں گی۔ ایجنسی نے یہ بھی بتایا کہ باقی 84 مضامین، جن کے لیے جواب نامے پر اعتراضات درج کرانے کا عمل مکمل ہو چکا ہے، ان کے نتائج مقررہ پروگرام کے مطابق جاری کیے جائیں گے۔ این ٹی اے کے زیر انتظام امتحانات میں خامیوں اور بے ضابطگیوں کا معاملہ اس سے پہلے بھی تنازعہ کا باعث بنتا رہا ہے۔ حالیہ عرصے میں امتحانی نظام کی شفافیت اور ایجنسی کی جواب دہی پر بھی سوال اٹھتے رہے ہیں۔

شاہ کا سونیا گاندھی پر سخت حملہ، معافی مانگنے کا مطالبہ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) یوم آزادی کے موقع پر وندے ماترم کی مبینہ توہین کو لے کر کانگریس کو ہو رہی تنقید کے درمیان وزیر داخلہ امت شاہ نے بھی اس معاملے کو اب عوام کے درمیان اپنے سخت تیوروں کے ساتھ اٹھایا ہے۔ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کی برسی کے موقع پر راجستھان کے چتوڑ گڑھ میں ان کے مجسمے کی نقاب کشائی کرتے ہوئے امیت شاہ نے یاد دلایا کہ آزادی کے 80 برس بعد پہلی مرتبہ لال قلعے کی فصیل سے وندے ماترم کا گیت گایا گیا، لیکن کانگریس کی بے شرمی دیکھیے کہ جب کانگریس ہیڈ کوارٹر میں وندے ماترم کا گیت گایا جا رہا تھا تو سونیا گاندھی نے کانگریس صدر سے گیت روکنے کے لیے کہا۔ کانگریس کی سابق صدر کو للکارتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ سونیا جی، 140 کروڑ عوام آپ کو دیکھ رہی ہے۔ آپ نے جو گناہ کیا ہے، اسے عوام کبھی معاف نہیں کرے گی۔ کانگریس کو شرم آنی چاہیے۔ اگر ذرا بھی شرم باقی ہے تو دونوں ہاتھ جوڑ کر بنکم بابو اور ملک کے عوام سے معافی مانگنی چاہیے۔ وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ یوم آزادی پر ہر بار کی طرح شاندار تقریب منعقد ہوئی، لیکن اس مرتبہ ایک تبدیلی تھی۔ یہ تبدیلی میرے جیسے کروڑوں لوگوں کے لیے بہت بڑی تبدیلی تھی۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے 80 سال بعد لال قلعے کی فصیل اور ملک بھر میں جہاں پرچم کو سلامی دی گئی، وہاں پہلی مرتبہ وندے ماترم کا گیت گایا گیا۔

مغربی بنگال اسمبلی کے سابق ڈپٹی اسپیکر بنرجی کی لاش پھندے سے لٹکی ملی

کولکاتا (یواین آئی) مغربی بنگال اسمبلی کے سابق ڈپٹی اسپیکر اور بیر بھوم کے رام پور ہاٹ سے ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے سابق رکن اسمبلی آشیش بنرجی اتوار کو پارٹی دفتر میں پھانسی کے پھندے سے لٹکے ہوئے پائے گئے۔ پولیس نے رام پور ہاٹ کے وارڈ پانچ میں ہٹلا پاڑہ واقع پارٹی دفتر سے ان کی لاش برآمد کی اور اسے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ ذرائع کے مطابق جائے وقوع سے ایک خودکشی کا نوٹ بھی ملا ہے۔ پولیس ان کی موت سے جڑے حالات اور نوٹ میں لکھی باتوں کی جانچ کر رہی ہے تاکہ یہ پتہ لگایا جا سکے کہ آیا بنرجی نے خودکشی کی تھی اور اگر ایسا ہے تو انہیں ایسا قدم اٹھانے کے لیے کس بات نے مجبور کیا۔

ٹی ایم سی کے سینئر رہنما بنرجی 2001 سے 2021 تک مسلسل رام پور ہاٹ سے رکن اسمبلی منتخب ہوتے رہے تھے۔ پارٹی نے انہیں 2026 کے اسمبلی انتخابات میں میدان میں اتارا تھا، لیکن وہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے امیدوار دھرو ساہا سے 24000 سے زیادہ ووٹوں سے ہار گئے تھے۔ انہوں نے ممتا بنرجی کی قیادت والی ٹی ایم سی حکومت کے دور اقتدار میں مغربی بنگال اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر کے طور پر کام کیا اور اسکولی تعلیم اور زراعت جیسے محکموں کی ذمہ داری سنبھالی۔ مسٹر بنرجی پارٹی کے سابق ضلع صدر انوبرت منڈل کے دور میں بیر بھوم ٹی ایم سی کی سیاست سے وابستہ رہے تھے۔ انہیں رام پور ہاٹ میں 2022 کے بوگتوئی قتل عام کے بعد سیاسی تفتیش کا بھی سامنا کرنا پڑا تھا۔ سال 2026 میں ریاست میں بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد وہ سیاست میں زیادہ سرگرم نظر نہیں آئے۔ ان کی موت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب پارٹی میں سیاسی افراتفری کا دور چل رہا ہے۔ کئی سابق ارکان اسمبلی اور کونسلروں کے خلاف بدعنوانی کے الزامات کی وجہ سے کارروائی ہو رہی ہے اور پارٹی کا ایک دھڑا سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی اور پارٹی کے رہنما ابھیشیک بنرجی کی قیادت سے دور ہو رہا ہے۔ پولیس اب بنرجی کی موت کے حالات کی جانچ کر رہی ہے، جس میں مبینہ خودکشی کے نوٹ کی باتیں اور موت کی وجہ بننے والی کوئی بھی بات شامل ہے۔

سابق وزیر اعظم واجپئی نے سیاست کو اقتدار نہیں، قوم کی خدمت کا ذریعہ بنایا: سی ایم یوگی

یوگی آدتیہ ناتھ نے اٹل اسمرتی سندھیا میں سابق وزیر اعظم کو خراج عقیدت پیش کیا

اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ قابل احترام اٹل بہاری واجپئی کی چھ دہائیوں سے زیادہ طویل عوامی زندگی بے داغ، بے لوث اور قومی مفاد کے لیے مکمل طور پر وقف رہی۔ اٹل جی نے سیاست کو صرف اقتدار حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں سمجھا بلکہ اسے خدمت، لگن، اقدار اور اصولوں کی بنیاد پر قوم کی تعمیر کا ذریعہ بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی سیاست کی تمام جماعتوں اور تمام نظریات سے وابستہ لوگ اٹل جی کی شخصیت اور کارناموں کی کھلے دل سے تعریف کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کی آٹھویں برسی کے موقع پر اٹل بہاری واجپئی میموریل فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام منعقدہ 'اٹل اسمرتی سندھیا' پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اٹل جی کے مجسمے پر گل پوشی کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اٹل جی کی شخصیت کا سب سے اہم پہلو 'راشٹر پرتھم' یعنی قوم سب سے پہلے کا جذبہ تھا۔ جب بھی ملک کے مفاد اور پارٹی کے مفاد کے درمیان فیصلہ کرنے کی صورت حال آئی، اٹل جی نے ہمیشہ قومی مفاد کو اولین ترجیح دی۔ ملک سے متعلق کوئی معاملہ اگر کسی فرد یا جماعت کی جانب سے اٹھایا گیا اور وہ قومی مفاد میں تھا تو اٹل جی نے جماعتی حدود سے بالاتر ہو کر اس کی حمایت کی اور ملک کے مفاد میں فیصلہ لینے سے کبھی گریز نہیں کیا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 1971 میں ہندوستان اور پاکستان کی جنگ کے دوران اس وقت کے مشرقی پاکستان یعنی موجودہ بنگلہ دیش میں پاکستانی فوج کی جانب سے کیے جانے والے مظالم کے خلاف اٹل بہاری واجپئی مضبوطی سے سامنے آئے۔ انہوں نے بنگلہ دیش کی تحریک آزادی کی حمایت کی۔ یہ قومی مفاد کے حوالے سے ان کے واضح اور مضبوط نظریے کی مثال تھی۔ اٹل جی کا ماننا تھا کہ قوم سے متعلق معاملات پر سیاست سے بالاتر ہو کر فیصلے کیے جانے چاہئیں۔ ان کی پوری عوامی زندگی اس اصول کی گواہ رہی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایمرجنسی کے دوران بھی اٹل جی نے ملک اور جمہوریت کے مفاد کو جماعتی مفاد سے بالاتر رکھا۔ اس وقت بھارتی جن سنگھ کا جنتا پارٹی میں انضمام ہوا۔ جمہوریت کی بحالی کے لیے چلائی گئی وسیع تحریک میں بھارتی جن سنگھ کا اہم کردار رہا۔ قابل احترام جے پرکاش نارائن کی قیادت میں چلنے والی اس تحریک میں بھارتی جن سنگھ کے کارکنوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آج ملک میں جمہوریت کی مضبوطی اور اس کے تئیں جو بیداری نظر آتی ہے، اس کے پیچھے ان تمام جمہوری تحریکوں کا اہم کردار ہے، جن میں اٹل جی جیسے رہنماؤں نے اپنا تعاون دیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 1989 کے بعد جب ملک کے معاشی اور سیاسی حالات چیلنجنگ تھے، اس وقت عالمی سطح پر ہندوستان کا موقف مضبوطی سے پیش کرنے کے لیے قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے اٹل بہاری واجپئی کو ذمہ داری دی گئی۔ اٹل جی نے واضح کہا تھا کہ عالمی سطح پر جو بھی معاملہ ہندوستان کے مفاد سے متعلق ہوگا، وہ اسے پوری مضبوطی سے پیش کریں گے۔

بنگلہ دیش کے وزیر اعظم طارق رحمان کا دورۂ ہند فی الحال ملتوی

نئی دہلی (ایجنسی) ڈھاکہ کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ پہلے ہندوستان سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کو واپس بھیجے، اس کے بعد ہی وزیر اعظم طارق رحمان کے دورۂ ہندوستان کی تیاریوں کو آگے بڑھایا جائے گا۔ وزارت خارجہ کے ترجمان اے کے شاہدال کریم نے کہا کہ موجودہ حالات میں دورے کے لیے مناسب ماحول نہیں ہے۔ بنگلہ دیش کے وزیر اعظم 21 اگست کو نئی دہلی آنے والے تھے اور اس دورے کے حوالے سے دونوں ممالک کے درمیان بات چیت جاری تھی۔ شاہدال کریم نے کہا کہ 5 اگست کو نئی دہلی میں سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ نے پریس کانفرنس کی تھی اور ہندوستان کی سرزمین سے سیاسی بیانات دیے تھے۔ اس سے دورے کے لیے بنایا گیا ماحول خراب ہو گیا۔

کریم نے کہا کہ بنگلہ دیش اس معاملے پر پہلے بھی اپنا موقف واضح کر چکا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وزیر اعظم طارق رحمان کے دورے سے پہلے دونوں ممالک کے درمیان مناسب ماحول قائم کیا جائے۔ طارق رحمان کے اگست کے تیسرے ہفتے میں ہندوستان آنے کی خبریں سامنے آئی تھیں۔ بنگلہ دیش کی انٹرنیشنل کرائمز ٹریبونل شیخ حسینہ کو انسانیت کے خلاف جرائم کے معاملے میں قصوروار قرار دے چکی ہے۔ طارق رحمان کے دورۂ ہندوستان کو لے کر بنگلہ دیش میں سیاسی مخالفت بھی ہو رہی ہے۔ حکمراں جماعت بی این پی کے رہنماؤں نے ہندوستان میں شیخ حسینہ کی سیاسی سرگرمیوں پر سوال اٹھائے ہیں۔

'حد بندی سے زیادہ ضروری سرحدوں کی حفاظت'، اکھلیش یادو کا حکومت پر حملہ

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے اتوار کو مرکزی اور اتر پردیش کی بھارتیہ جنتا پارٹی حکومت کو مختلف مسائل پر تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک کے سامنے حد بندی سے زیادہ اہم مسئلہ ملک کی سرحدوں کی حفاظت ہے۔ اکھلیش یادو نے بی جے پی سے سوال کیا کہ اسے بتانا چاہیے کہ 2014 میں ملک کا رقبہ کتنا تھا اور اب کتنا ہے۔ لکھنؤ میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ ملک کی سرحدوں کی حفاظت پر سوال اٹھ رہے ہیں اور حکومت کو اس معاملے پر واضح جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حد بندی کے ساتھ ساتھ ملک کی خارجہ پالیسی، دہشت گردی اور نکسل ازم جیسے موضوعات بھی انتہائی اہم ہیں۔ سماج وادی پارٹی صدر نے مہنگائی کے مسئلے پر بھی مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ عام لوگوں پر مہنگائی کا دباؤ مسلسل بڑھ رہا ہے۔ پٹرول میں ای-20 ایندھن کی آمیزش کا معاملہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے حکومت سے اس بارے میں جواب طلب کیا۔ اکھلیش یادو نے کسانوں کو کھاد اور ڈی اے پی کی دستیابی پر بھی سوال اٹھائے۔

راہل گاندھی نے مودی کی پرتشدد حکمرانی کے خلاف کھڑے ہونے پر نوجوانوں کی تعریف کی

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس کے رہنما راہول گاندھی نے اتوار کو کہا کہ ہندوستان کے نوجوان جس جرات کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی کی پرتشدد حکومت کے خلاف ڈٹے وہ قابل ستائش ہے۔ انہوں نے ان لڑکیوں کی بھی تعریف کی جنہیں بی جے پی کے غنڈوں کے ہاتھوں بدسلوکی، زبانی بدسلوکی اور تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔ گاندھی نے سوالیہ پرچہ لیک ہونے کے معاملے پر اس وقت کے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے والے طلباء کے ساتھ اپنی بات چیت کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر شیئر کیا جنہوں نے گزشتہ ماہ احتجاج کیا۔ 20 جولائی کو احتجاج کے دوران طلباء کو پولیس کی مبینہ بربریت کا سامنا کرنا پڑا۔ گاندھی نے طلباء کی بات سنی، جنہوں نے اپنی آواز اٹھانے کے بعد پولیس کی مبینہ بربریت اور ہراساں کیے جانے کے اپنے تجربات شیئر کیے۔ گاندھی اور طلباء کے درمیان یہ بات چیت اس مہینے کے شروع میں ہوئی تھی۔ کانگریس لیڈر گاندھی نے انسٹاگرام پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ہندوستان کے نوجوان جس ہمت اور طاقت کے ساتھ مودی کے پرتشدد حکمرانی کے خلاف کھڑے ہوئے اور احتساب کا مطالبہ کیا وہ قابل ستائش ہے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر گاندھی نے کہا کہ طلباء نے امن، محبت اور مزاح کے ساتھ اپنی آواز بلند کی۔ انہوں نے کہا 'مجھے ہر نوجوان پر فخر ہے'۔

مسلمان دہشت گرد نہیں، مسلمانوں کو دہشت گرد کہنے اور نفرت پھیلانے والے فرقہ پرست اور دہشت گرد ہیں: مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی۔ (یواین آئی) ہندوستان میں مدارس اسلامیہ کی جنگ آزادی میں انمٹ اور ناقابل فراموش خدمات کا ذکر کرتے ہوئے صدر جمعیۃ علماء ہند و ام المدارس دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین مولانا سید ارشد مدنی نے کہا کہ مدارس اسلامیہ نے جنگ آزادی میں اس وقت کردار ادا کیا تھا جب پورا ملک انگریزوں کی دہشت میں مبتلا تھا۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند میں یوم آزادی کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آزادی کیا ہوتی ہے ہم سے پوچھو، قربانیاں ہم نے دی ہیں، جن مدارس کے حجروں، درسگاہوں اور خانقاہوں سے غلامی کے خلاف آزادی کا صور پھونکا گیا، آج انہی کو دہشت گردی سے جوڑنا تاریخ کو مسخ کرنے کی ناپاک کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اسلاف نے قومی یکجہتی اور سیکولرازم کا تصور اس وقت پیش کیا تھا جب جلاوطن حکومت قائم کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کابل کی جلاوطن حکومت میں ہندو راجہ مہندر پرتاپ صدر، کو بنا کر ہمارے اکابر نے آزادی سے پہلے ہی سیکولرازم کا تصور دیا اور افسوس آج فرقہ پرست طاقتیں سیکولر کا لفظ دستور سے نکالنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیکولرازم ہندوستان کی شناخت ہے اور اس کی روح ہے اور جس دن ملک سے سیکولرازم نکل جائے گا اس دن ملک کا تانا بانا بکھر جائے گا۔ انہوں نے ملک کے حالات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پہلے مسلمان نشانے پر تھے، اب اسلام بھی نشانے پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کو مٹانے والے خود مٹ گئے، اسلام زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔ انہوں نے اسلاف کی جنگ آزادی میں نمایاں کردار اور آزادی کی قیمت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آزادی کیا ہوتی ہے ہم سے پوچھو قربانیاں ہم نے دی ہیں ہندوستان کی جنگ ازادی کی تاریخ دارالعلوم دیوبند، علماء، مدارس اور مسلمانوں کی عظیم قربانیوں کے ذکر کے بغیر نہ لکھی جا سکتی ہے اور نہ سمجھی جا سکتی ہے اور خاص کر دارالعلوم دیوبند کی کیوں کہ دارالعلوم دیوبند کا قیام 1857 میں قتل عام کے بعد 1866 میں کیا گیا تھا دارالعلوم کا قیام ہی مجاہدین ازادی پیدا کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ افسوس آج تاریخ کو مسخ کر کے انہیں مدارس کو دہشت گردی سے جوڑنے کی ناپاک کوشش کی جا رہی ہے جن کے حجروں درسگاہوں اور خانقاہوں سے غلامی کے خلاف سب سے پہلے ازادی کا سور پھونکا گیا تھا۔ مولانا مدنی نے کہا کہ تحریک ریشمی رومال اور مالٹا کی اسیری ہماری تاریخ کے ایسے روشن ابواب ہیں جنہیں کوئی فرقہ پرست طاقت مٹا نہیں سکتی شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی اور ان کے رفقاء کو سات سمندر پار مالٹا میں اس لیے قید کیا گیا تھا کہ وہ ہندوستان کو برطانوی غلامی سے ازاد دیکھنا چاہتے تھے فرقہ پرستوں سے سوال ہے کہ جب ہمارے اکابر مالٹا میں قید تھے اور علماء انگریزوں کے خلاف جیلیں بھر رہے تھے اور ازادی کے لیے اپنی جانیں قربان کر رہے تھے تو اج حب الوطنی کا سند بانٹنے والوں کے نظریاتی پیشوا اس وقت کہاں تھے اس لیے مسلمانوں اور مدارس سے وطن پرستی کا ثبوت مانگنے سے پہلے انہیں تاریخ کے ائینے میں اپنا ماضی دیکھنا چاہیے۔ مولانا مدنی نے مزید کہا کہ ایسا نہیں ہے پہلے جو لوگ اقتدار میں تھے وہ ان حالات کے ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ انہوں نے بھی مسلمانوں کو سماجی تعلیمی سیاسی طور پر نقصان پہنچانے کی ہمیشہ کوششیں کی مسلم کش فسادات بھی ہوتے رہے لیکن تب میں اور اب میں بڑا فرق یہ ہے کہ اس وقت مسلمان نشانے پہ تھے مگر اب اسلام بھی نشانے پر ہے۔

یمن میں حوثی حملوں میں تیزی، مخا، ماریب کو بنایا نشانہ

یمن کی مخا بندرگاہ پر حوثی حملوں کے بعد کارروائیاں بند

صنعاء، 16 اگست (یو این آئی) یمن میں حوثی گروپ نے مخا اور ماریب میں میزائل اور ڈرون حملے تیز کر دیے ہیں۔ سرکاری فورسز اور مقامی حکام نے یہ اطلاع دی۔ بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ یمن حکومت کی حمایت کرنے والی نیشنل ریزسٹنس فورسز نے بتایا کہ ایک میزائل مخا میں گرا۔ صدارتی قیادت کونسل کے رکن طارق صالح کی قیادت والی ان فورسز نے حملے میں کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے یا نقصان کے بارے میں فوری طور پر کوئی اطلاع نہیں دی۔ ماریب میں صوبائی حکومت کے میڈیا دفتر کے مطابق، ہفتہ کی شام 6 بیلسٹک میزائلوں اور 4 ڈرونز سے رہائشی علاقوں کو نشانہ بنایا گیا۔ حملوں میں 4 افراد زخمی ہوئے اور مکانات، گاڑیوں اور دیگر شہری املاک کو نقصان پہنچا۔ بیان کے مطابق، ایک میزائل ماریب شہر کے شمال میں الشریقہ علاقے کی ایک بیکری پر گرا، جس میں ایک شخص زخمی ہو گیا۔ مقامی میڈیا کے مطابق، کئی دیگر گنجان آبادی والے علاقوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ ماریب انتظامیہ نے عالمی برادری سے رہائشی علاقوں، بے گھر افراد کے کیمپوں اور شہری تنصیبات پر ہوئے حملوں کی مذمت کرنے کی اپیل کی۔ اس نے ان واقعات کو ممکنہ بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزیوں کے طور پر درج کیے جانے کا بھی مطالبہ کیا۔ حالیہ دنوں میں مخا اور ماریب پر حوثی حملوں کے کئی واقعات سامنے آئے ہیں۔ الجوف، الضالع اور تعز کے کچھ حصوں میں بھی لڑائی تیز ہوئی ہے۔ یمن میں اپریل 2022 کے بعد تنازع میں نسبتاً امن قائم تھا۔ اس سے پہلے 2014 میں حوثیوں نے دارالحکومت صنعاء اور ملک کے کئی دیگر حصوں پر قبضہ کر لیا تھا، جس کے بعد بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حکومت اور حوثیوں کے درمیان کئی برس تک تنازع جاری رہا۔ حالیہ تشدد سے یمن میں پہلے سے سنگین انسانی اور اقتصادی بحران مزید گہرا ہونے کا خدشہ ہے۔ ملک کی انسانی صورت حال پہلے ہی دنیا کی بدترین صورت حال میں شامل ہے۔

□ یمن کی اہم بحیرہ احمر میں واقع مخا بندرگاہ نے حالیہ دنوں میں 25 سے زیادہ میزائل حملوں کے بعد تجارتی اور بحری سرگرمیاں معطل کر دی ہیں۔ ان حملوں میں 7 افراد ہلاک ہوئے ہیں اور تقریباً 6.1 کروڑ ڈالر کا نقصان ہوا ہے بندرگاہ کے ڈائریکٹر نے کہا کہ میزائل حملوں سے بڑے پیمانے پر نقصان ہوا، جس کے باعث کارروائیاں روکنی پڑیں۔ مخا بندرگاہ باب المندب آبنائے کے قریب واقع ہے، جو بحیرہ احمر کو خلیج عدن سے جوڑنے والا اہم سمندری راستہ ہے۔ یمن کی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حکومت کے مطابق حوثی باغیوں نے جمعہ کو مخا پر 6 بیلسٹک میزائل داغے۔ حوثی فوجی ترجمان یحییٰ ساری نے کہا کہ حملوں میں سعودی فوجیوں کے ٹھکانوں اور ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ سعودی حمایت یافتہ یمنی حکومت سے وابستہ افواج کی فوجی کشتیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ 9 اگست کو بھی مخا پر حوثیوں کے حملے میں 7 افراد کی ہلاکت اور 30 کے زخمی ہونے کی اطلاع سامنے آئی تھی۔ حوثیوں نے اس وقت بھی سعودی فوجیوں کے ٹھکانوں اور اسلحہ کے گوداموں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا تھا۔ حالیہ حملوں سے یمن میں طویل عرصے سے جاری جنگ بندی کے کمزور پڑنے اور بحیرہ احمر میں تجارتی جہازوں کی آمد و رفت متاثر ہونے کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ ایران کی حمایت یافتہ حوثی، جنہیں انصار اللہ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، شمالی یمن کے بڑے حصے پر کنٹرول رکھتے ہیں۔ ان علاقوں میں دارالحکومت صنعاء اور بحیرہ احمر کا وسیع ساحلی علاقہ شامل ہے۔ تنظیم نے علاقائی تنازعات کے دوران بحیرہ احمر میں تجارتی جہازوں کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ یمن میں تنازع ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے جاری ہے اور بنیادی طور پر حوثیوں اور سعودی عرب و دیگر علاقائی ممالک کی حمایت والی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حکومت کے درمیان ہے۔ سعودی عرب نے 2015 میں حوثیوں کے خلاف فوجی کارروائی شروع کی تھی۔ اقوام متحدہ کی ثالثی میں 2022 میں ہوئی جنگ بندی سے لڑائی کی شدت کم ہوئی تھی، لیکن مستقل امن قائم نہیں ہو سکا۔ مخا بندرگاہ پر تازہ حملوں نے بحیرہ احمر میں بحری سلامتی اور علاقائی تجارت کے حوالے سے تشویش مزید بڑھا دی ہے۔

حماس کے اعلیٰ سطحی وفد کا مصری حکام کے ساتھ مذاکرات

قاہرہ، 16 اگست (یو این آئی) حماس کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے اتوار کو قاہرہ میں مصری حکام کے ساتھ مذاکرات کیے۔ فلسطینی تنظیم کے مطابق، بات چیت کا مقصد مصر کو اسرائیل کی مبینہ خلاف ورزیوں سے آگاہ کرنا اور غزہ کے لیے طے کیے گئے روڈ میپ پر عمل درآمد کو یقینی بنانا تھا۔ حماس کے ترجمان حازم قاسم نے کہا کہ یہ ملاقاتیں ثالثوں کے ساتھ تنظیم کے جاری سفارتی رابطوں کا حصہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حماس مصری حکام کو ان واقعات سے آگاہ کرنا چاہتی ہے جنہیں وہ اسرائیل کی جانب سے کی جانے والی خلاف ورزیاں سمجھتی ہے اور یہ بھی یقینی بنانا چاہتی ہے کہ اسرائیل 'بورڈ آف پیس' کے ساتھ طے شدہ روڈ میپ پر عمل کرے۔ خبر رساں ادارے اناطولیہ کے حوالے سے حماس کے ایک ذریعے نے بتایا کہ حماس کے رہنما خلیل الحیہ کی قیادت میں وفد قاہرہ پہنچا ہے۔ مذاکرات میں غزہ میں جنگ بندی کو مضبوط بنانے اور اسے برقرار رکھنے کی کوششوں پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ثالث جنگ بندی کو برقرار رکھنے اور اس پر عمل درآمد سے متعلق اختلافات دور کرنے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہے ہیں۔ اسرائیل نے اکتوبر 2023 میں غزہ پٹی میں فوجی کارروائی شروع کی تھی۔ غزہ کی وزارتِ صحت کے مطابق، تنازع شروع ہونے کے بعد سے 000,73 سے زیادہ فلسطینی ہلاک اور 74.1 لاکھ سے زیادہ زخمی ہو چکے ہیں۔ اکتوبر 2025 سے جنگ بندی نافذ ہے، تاہم غزہ کی وزارتِ صحت کا کہنا ہے کہ اس کے بعد بھی اسرائیلی فوج کے حملے جاری رہے ہیں۔ وزارت کے مطابق، جنگ بندی شروع ہونے کے بعد سے ان حملوں میں کم از کم 260,1 افراد ہلاک اور 100,4 سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں۔ حماس کے وفد کا قاہرہ کا یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب ثالث جنگ بندی کو ٹوٹنے سے روکنے اور غزہ کے وسیع روڈ میپ پر عمل درآمد آگے بڑھانے کے لیے سفارتی کوششیں کر رہے ہیں۔ اس سے تقریباً ایک ہفتہ قبل اسرائیل کے وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے غزہ کے لیے امریکہ کی حمایت یافتہ تازہ ترین امن منصوبے کو مسترد کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ اسرائیلی فوج کی کسی بھی واپسی سے پہلے حماس کو مکمل طور پر غیر مسلح کرنا ضروری ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے مذاکرات میں کامیابی کے اعلان کے ایک ہفتے سے زیادہ عرصے بعد نیتن یاہو نے پہلی مرتبہ اس منصوبے پر براہِ راست ردعمل ظاہر کیا۔ ٹرمپ کے 'بورڈ آف پیس' نے غزہ میں مستقل امن یقینی بنانے کے مقصد سے 15 نکاتی منصوبہ پیش کیا تھا۔ نیتن یاہو نے کہا، "میں یہاں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اسرائیل 15 نکاتی دستاویز کو مسترد کرتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ اسرائیلی فوج "اس وقت تک بالکل پیچھے نہیں ہٹے گی جب تک حماس کو حقیقی طور پر غیر مسلح نہیں کر دیا جاتا" اور وہ اپنے فوجیوں اور شہریوں کو لاحق خطرات کو روکنے کا سلسلہ جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل اس معاملے پر امریکہ کے ساتھ مذاکرات کر رہا ہے۔ امریکہ کے پاس کچھ ایسے خیالات ہیں جنہیں اسرائیل قبول کر سکتا ہے، جبکہ بعض دیگر تجاویز سے وہ متفق نہیں ہے۔ نیتن یاہو نے کہا، "جب تک میں وزیر اعظم ہوں، کوئی فلسطینی ریاست قائم نہیں ہوگی، نہ غزہ میں اور نہ ہی مغربی کنارے میں۔" ٹرمپ کی جانب سے 31 جولائی کو مذاکرات میں پیش رفت کا اعلان کیے جانے کے بعد غزہ میں اسرائیلی حملوں میں تیزی آئی تھی، تاہم گزشتہ چند دنوں کے دوران حملوں میں کمی آئی ہے۔

ہنگری میں خوفناک سڑک حادثہ، پولینڈ کی سیاحتی بس کھائی میں گری، 12 افراد جاں بحق

ہنگری میں اتوار کی صبح سویرے ایک خوفناک سڑک حادثے میں 12 افراد ہلاک ہو گئے، جبکہ 10 افراد کی حالت تشویش ناک بتائی جا رہی ہے۔ ایم 3 موٹروے (شاہراہ) پر میزوکیریشتیش شہر کے قریب پولینڈ میں رجسٹرڈ ایک سیاحتی بس کھائی میں جا گری۔ 24 ٹن وزنی بس کو ہٹانے کے لیے کرین کا استعمال کرنا پڑا۔ اس کے نیچے کئی مسافر دبے ہوئے تھے۔ پولیس کے مطابق یہ حادثہ رات تقریباً ایک بجے میزوکیریشتیش سے روانہ ہونے کے کچھ دیر بعد نیرنیگ ہازا شہر کی جانب جانے والی موٹروے پر پیش آیا۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی 'ایم ٹی آئی' کے مطابق بس میں 57 مسافر اور 2 ڈرائیور سوار تھے۔ ابتدائی تحقیقات کی بنیاد پر پولیس کا ماننا ہے کہ ڈرائیور کو اچانک نیند کی جھپکی آ گئی، جس کے باعث وہ گاڑی پر قابو کھو بیٹھا اور یہ حادثہ پیش آیا۔ ڈرائیور کو پولیس کی تحویل میں لے لیا گیا ہے۔ نیشنل ایمبولنس سروس (او ایم ایس زیڈ) نے کہا کہ حادثہ شدید نوعیت کا تھا، اس لیے 14 ایمبولینس یونٹس کو موقع پر بھیجا گیا۔ ایک شخص کی حالت تشویش ناک ہے، جبکہ 9 افراد کو شدید چوٹیں آئی ہیں اور 37 دیگر افراد کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ ریسکیو آپریشن کے دوران کافی مشکلات پیش آئیں کیونکہ کئی مسافر الٹی ہوئی بس کے نیچے پھنسے ہوئے تھے۔ صبح تقریباً 3 بجے تک فائر فائٹرز نے بس سے 35 افراد کو بچا لیا تھا۔ 24 ٹن وزنی بس کو ہٹانے کے لیے کافی مشقت کرنی پڑی تاکہ ریسکیو ٹیم اس کے نیچے پھنسے لوگوں تک پہنچ سکے۔ موقع پر سویلین کرینیں بلائی گئیں، جبکہ کرینوں کے پہنچنے تک فائر فائٹرز نے گاڑی کے پچھلے ایکسل کو اٹھانے کے لیے ونچ کا استعمال کیا۔ اس حادثے پر ہنگری اور پولینڈ کے حکام نے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم پیٹر میگیار نے متاثرین کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا اور امدادی کارروائی میں شامل ایمرجنسی سروسز اور شہریوں کا شکریہ ادا کیا۔ ہنگری کی وزیر خارجہ انیتا اوربن نے کہا کہ ان کا ملک ہر ممکن مدد فراہم کر رہا ہے، جبکہ پولش سفارت خانہ حادثے کے متاثرین سے متعلق معاملات پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔ پولینڈ کے صدر کارول ناوروکی اور وزیر خارجہ رادوسلاو سیکورسکی نے حادثے پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پولش قونصلر حکام مسلسل ہنگری کے حکام کے رابطے میں ہیں اور صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

فلپائن اور چین میں پھر لفظی جنگ، منیلا کا چینی سفارتخانے پر "گمراہ کن بیانات" کا الزام

منیلا۔ 16 راگست۔ ایم این این۔ فلپائن کے محکمہ قومی دفاع (DND) نے منیلا میں چینی سفارتخانے پر سخت تنقید کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ وہ بحیرہ جنوبی چین سے متعلق معاملات پر "حقائق سے گریز" اور "گمراہ کن بیانات" کا سہارا لے رہا ہے۔ یہ ردعمل چینی سفارتخانے کی جانب سے فلپائن کے وزیر دفاع گلبرٹ ٹیوڈورو کے حالیہ بیانات پر تنقید کے بعد سامنے آیا۔ فلپائنی محکمہ دفاع نے کہا کہ چینی سفارتخانہ اصل مسائل کا جواب دینے کے بجائے توجہ ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ منیلا کا موقف ہے کہ بحیرہ جنوبی چین میں چین کی سرگرمیاں، خصوصاً فلپائن کے خصوصی اقتصادی زون میں چینی کوسٹ گارڈ اور دیگر جہازوں کی موجودگی، بین الاقوامی قوانین اور فلپائن کے خود مختار حقوق کے لیے چیلنج ہیں۔ فلپائن نے ایک بار پھر 2016 کے بین الاقوامی ثالثی فیصلے کا حوالہ دیا، جس نے بحیرہ جنوبی چین کے بیشتر حصے پر چین کے وسیع تاریخی دعووں کی قانونی بنیاد کو مسترد کیا تھا۔ بیجنگ اس فیصلے کو تسلیم نہیں کرتا۔ حالیہ بیان دونوں ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی سفارتی کشیدگی کی عکاسی کرتا ہے۔ فلپائن کا کہنا ہے کہ وہ اپنے سمندری حقوق اور قومی مفادات کے دفاع سے پیچھے نہیں ہٹے گا، جبکہ چین اپنے علاقائی دعووں کو بدستور جائز قرار دیتا ہے۔

امریکہ میں 24 گھنٹے میں دو مقامات پر فائرنگ، پارک میں کھیل رہا 4 سالہ بچہ بھی زخمی

واشنگٹن: امریکہ میں 24 گھنٹوں کے اندر فائرنگ کے دو الگ الگ واقعات میں ایک شخص ہلاک اور متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ کینٹکی کے شہر لیکسنگٹن میں واقع چارلس ینگ پارک میں ہفتے کی شام ہونے والی فائرنگ میں 5 افراد کو گولیاں لگیں، جن میں 4 سالہ بچہ اور 14 سالہ لڑکا بھی شامل ہیں۔ اس سے چند گھنٹے قبل ورجینیا اسٹیٹ یونیورسٹی میں بھی فائرنگ کا واقعہ پیش آیا تھا، جس میں 5 افراد زخمی ہوئے۔ لیکسنگٹن پولیس چیف لارنس ویدرز کے مطابق چارلس ینگ پارک میں فائرنگ کے نتیجے میں زخمی ہونے والے پانچوں افراد کو اسپتال منتقل کیا گیا۔ زخمیوں میں چار سالہ بچہ، 14 سالہ نوجوان اور دو بالغ افراد شامل ہیں۔ پولیس نے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں اور فی الحال کسی مشتبہ شخص کی گرفتاری کی اطلاع نہیں دی گئی ہے۔ چینی خبر رساں ایجنسی شنہوا کے مطابق ہفتے کی رات لیکسنگٹن کے مرکزی علاقے میں بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات رہے۔ تحقیقات کے دوران اطراف کی کئی سڑکیں بند کر دی گئی تھیں۔ پولیس نے تاحال فائرنگ کے محرکات، مشتبہ حملہ آور یا ہلاک ہونے والے شخص کے بارے میں تفصیلات جاری نہیں کی ہیں۔ دوسری جانب ورجینیا اسٹیٹ یونیورسٹی میں ہفتے کی صبح تقریباً ڈیڑھ بجے فائرنگ ہوئی۔ پولیس جب یونیورسٹی کے رہائشی ہال کے باہر پہنچی تو وہاں پانچ افراد گولی لگنے سے زخمی حالت میں ملے۔ تمام زخمیوں کو قریبی اسپتال منتقل کیا گیا۔ یونیورسٹی کے مطابق زخمیوں میں سے ایک کی حالت تشویش ناک تھی، جبکہ دیگر کی حالت بھی اسپتال میں زیر علاج رہنے کے دوران سنجیدہ بتائی گئی۔ فائرنگ کے بعد یونیورسٹی انتظامیہ نے پورے کیمپس کو کچھ وقت کے لیے بند کر دیا تھا۔ یونیورسٹی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بتایا کہ فائرنگ میں متعدد مشتبہ افراد کے ملوث ہونے کا امکان ہے۔ بعد میں کیمپس کا لاک ڈاؤن ختم کر دیا گیا، تاہم کاؤنٹی اور یونیورسٹی پولیس نے مشترکہ طور پر تحقیقات جاری رکھیں۔ فوری طور پر یہ واضح نہیں ہو سکا کہ اس واقعے میں کسی مشتبہ شخص کو حراست میں لیا گیا یا نہیں۔ ورجینیا اسٹیٹ یونیورسٹی چیسٹر فیلڈ، ورجینیا میں واقع ہے اور نئے تعلیمی سال کا آغاز پیر سے ہونا تھا۔ فائرنگ کے واقعے کے باعث یونیورسٹی میں طلبہ اور عملے کی سلامتی سے متعلق تشویش پیدا ہو گئی۔ اس دوران ریاست جارجیا کے ہوسٹن کاؤنٹی میں بھی ایک ہائی اسکول میں فائرنگ کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ بدھ کو پیش آنے والے اس واقعے میں دو طلبہ زخمی ہوئے تھے، جبکہ پولیس نے ایک مشتبہ شخص کو حراست میں لے لیا ہے۔ امریکہ میں ایک ہی مختصر مدت کے دوران فائرنگ کے ان واقعات نے ایک بار پھر عوامی مقامات، تعلیمی اداروں اور بچوں کی سلامتی سے متعلق خدشات کو نمایاں کر دیا ہے۔

'مہنگا تیل خریدو'، آبنائے ہرمز بحران کے درمیان ٹرمپ کی عوام سے اپیل

ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے جمعہ (14 اگست) کو اپنے ملک کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پٹرول کی تھوڑی زیادہ قیمتیں قبول کریں۔ نیویارک گارڈن سٹی کی ایک سیاسی ریلی میں ٹرمپ نے کہا ہے کہ "پٹرول کے لیے تھوڑا زیادہ پیسہ دینا اس بات کو یقینی بنانے کے لیے درست ہے کہ ایک انتہائی برے ملک کے پاس ایٹمی ہتھیار نہ ہوں۔" ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق امریکی صدر ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کو ہرانے کے بعد وہ آبنائے ہرمز کو امریکہ کا علاقہ کر دیں گے۔ جنگ بندی کی سمت میں رکاوٹیں مسلسل برقرار ہیں۔ اس وجہ سے آبنائے ہرمز سے تیل کے ٹینکروں کی آمد و رفت بھی رکی ہوئی ہے۔ ٹرمپ کی طرف سے آبنائے ہرمز کو امریکی کنٹرول میں لانے کا وعدہ کرنے کے ایک دن بعد ہفتے کو ایران نے امریکہ سے شکست کی سچائی تسلیم کرنے کو کہا ہے۔ واضح رہے کہ آبنائے ہرمز پر امریکہ اور ایران کا تعطل جاری ہے۔ خام تیل اور نیچرل گیس کی شپنگ کے لیے اس آبی گزرگاہ پر بحران مزید گہرا ہو گیا ہے۔ ایران نے کہا ہے کہ اسے صرف اس کے حکم پر ہی کھولا اور بند کیا جائے گا۔ ایران کے نائب وزیر خارجہ کاظم غریب آبادی نے 'ایکس' پر کہا ہے کہ جب تک حقیقت کو تسلیم نہیں کرتا اور تصوراتی دنیا میں کھوئے رہنا بند نہیں کرتا، ایران ناکہ بندی جاری رکھے گا۔ ایران کے وزیر خارجہ عراقچی نے بھی کہا ہے کہ ایران نے امریکہ کے ساتھ مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ میں آبنائے ہرمز کے بحران کے اثرات پٹرول کی قیمتوں پر نظر آنے لگے ہیں۔ 'رائٹرز' کے مطابق جمعہ کے روز امریکہ میں پٹرول کی اوسط قیمت 08.4 ڈالر فی گیلن رہی۔ یہ ایک سال پہلے کے مقابلے میں 29 فیصد زیادہ ہے۔ جمعہ کو خام تیل کی وائدہ قیمتوں میں تقریباً ایک ڈالر فی بیرل کا اضافہ ہوا۔ بینچ مارک برینٹ کروڈ میں ہفتہ وار بنیادوں پر 0.6 فیصد اور ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ میں 4.5 فیصد اضافے کی توقع تھی۔

انڈونیشیا: زلزلے سے 51 افراد ہلاک

9290 افراد امدادی کیمپوں میں پہنچے، ہنگامی حالت نافذ

جکارتہ، 16 اگست (یو این آئی) انڈونیشیا کے مشرقی نوسا تنگارا صوبے میں ہفتہ کو آئے 7.7 شدت کے زلزلے اور اس کے بعد آنے والے جھٹکوں میں 51 افراد ہلاک اور 113 افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ قومی آفات سے نمٹنے کی ایجنسی (بی این پی بی) کے مطابق 9,290 افراد امدادی اور انخلا مراکز میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے ہیں۔ بی این پی بی کے اعداد و شمار، اطلاعات اور آفات سے متعلق مواصلاتی مرکز کے قائم مقام سربراہ برٹن ایس پی پنجیتان نے اتوار کو بتایا کہ سکا ضلع میں سب سے زیادہ 3,356 افراد اور منگرائی میں 2,078 افراد امدادی کیمپوں میں ہیں۔ مشرقی نوسا تنگارا کی صوبائی حکومت نے زلزلے کے بعد 15 سے 28 اگست تک 14 روزہ ہنگامی کارروائی کی مدت کا اعلان کیا ہے۔ گورنر میلکی لاکالینا کی جانب سے جاری حکم کے مطابق اس سے متاثرہ علاقوں میں امداد، بچاؤ اور باز آبادکاری کے کاموں میں تیزی لانے میں مدد ملے گی۔ بی این پی بی کے مطابق زلزلے کے بعد 341 جھٹکے بھی درج کیے گئے۔ منگرائی میں سب سے زیادہ 23 افراد ہلاک ہوئے، جبکہ مشرقی منگرائی میں 17، سکا میں 4 اور مغربی منگرائی، اینڈے اور ناگیکیو میں ایک ایک شخص کی موت ہوئی ہے۔ زلزلے سے 1,357 مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ ان میں 914 مکانات کو شدید، 126 کو درمیانہ اور 317 کو معمولی نقصان پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ 93 تعلیمی اداروں، 36 صحت مراکز اور 38 سرکاری دفاتر کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ سکا ضلع میں 1,356 افراد سما دور اسپورٹس ہال میں پناہ لیے ہوئے ہیں، جبکہ تقریباً 2,000 افراد 10 مختلف مقامات پر رہ رہے ہیں۔ ناگیکیو، مغربی نوسا تنگارا کے بیما شہر اور جنوبی سولاویسی کے سیلایار جزائر میں بھی لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا ہے۔ برٹن نے کہا کہ ہنگامی کارروائی کے دوران امدادی کیمپوں میں لوگوں کی بنیادی ضروریات پوری کرنا اور ضروری سامان پہنچانا ترجیح ہے۔

آسٹریلیا میں ہندستانی نژاد 3 کاروباریوں کی دکانوں میں چوری، پولیس کی تاخیر پر ناراضی

ایڈیلیڈ، 16 اگست (یو این آئی) آسٹریلیا کے بلیئر ایتھول علاقے میں ایک ہی رات ہندستانی نژاد 3 کاروباریوں کی دکانوں میں چوری کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ چوروں نے دکانوں کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ کر نقدی کے رجسٹر اکھاڑ لیے، جس سے کاروباریوں کو ہزاروں ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ متاثرہ کاروباری جسپال سنگھ نے 7 نیوز کو بتایا کہ چوروں نے دکانوں میں گھس کر بھاری نقصان کیا۔ ان کی دکان سے تقریباً 1,500 سے 1,800 آسٹریلیائی ڈالر کی نقدی چوری ہوئی۔ ایک دیگر متاثرہ دکاندار کرونال پٹیل نے بتایا کہ پولیس کو صبح تقریباً 7.15 بجے واقعے کی اطلاع دی گئی، لیکن اہلکار 2 سے 3 گھنٹے بعد موقع پر پہنچے۔ پولیس کے پہنچنے میں تاخیر کے باعث کاروباریوں کو دکانیں دوبارہ کھولنے سے پہلے خود ہی ٹوٹے ہوئے شیشے اور ملبہ صاف کرنا پڑا۔ جسپال سنگھ نے کہا کہ علاقے میں بار بار ہونے والے واقعات کی وجہ سے چھوٹے کاروباریوں کے لیے کام کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ انہوں نے علاقے میں پولیس گشت بڑھانے کا مطالبہ کیا۔ ایک دیگر کاروباری امرجیت بھامرا نے کہا کہ باہر سے آ کر محنت سے کاروبار قائم کرنے والے لوگوں کو اس طرح کے واقعات سے نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ واقعے کے بعد بلیئر ایتھول اور کیپس کراس کے تجارتی علاقوں میں حفاظتی انتظامات کو لے کر تشویش بڑھ گئی ہے۔ کاروباریوں کا کہنا ہے کہ وہاں دکانوں میں چوری اور لوٹ کی کوششیں مسلسل ہو رہی ہیں۔

ایران نے فرانس کو اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کی وارننگ دی

ایران کی وزارت انٹیلی جنس نے فرانسیسی حکومت کو ایران کے اندرونی معاملات میں 'غیر قانونی مداخلت' کے خلاف خبردار کیا ہے۔ وزارت نے ہفتہ (15 اگست) کو اپنی ویب سائٹ پر جاری ایک بیان میں کہا کہ جولائی میں تہران میں 2 فرانسیسی سفارت کاروں نے غیر ملکی دراندازی اور مداخلت سے متعلق ایک بڑے معاملے کے مشتبہ افراد کے ساتھ ایک خفیہ ملاقات میں شرکت کی تھی۔ تحقیقات کے بعد وزارت نے کہا کہ ان سفارت کاروں کا ایران کے ملکی قوانین اور اپنی سفارتی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کرنے اور اس طرح کی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا ایک طویل ریکارڈ رہا ہے۔ وزارت نے کہا کہ وہ ایران میں غیر ملکی سفارت کاروں کو 'غیر قانونی مداخلت' پر مبنی سرگرمیوں میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دے گی۔ ساتھ ہی خبردار کیا کہ اگر ایسا رویہ دوبارہ سامنے آیا تو مناسب کارروائی کی جائے گی۔ یہ اطلاع شنہوا نیوز ایجنسی نے دی ہے۔ 20 جولائی کو فرانس کے وزیر خارجہ جین نوئل بیروٹ نے کہا تھا کہ تہران میں فرانسیسی سفارت خانے کے 2 اہلکاروں کو حراست میں لیا گیا اور ان کے ساتھ بدسلوکی کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ سفارت خانے واپس جانے سے پہلے دونوں کو بلاوجہ کئی گھنٹوں تک حراست میں رکھا گیا، ان سے پوچھ گچھ کی گئی اور ان میں سے ایک کے ساتھ جسمانی بدسلوکی بھی کی گئی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "اب دونوں محفوظ ہیں اور چند ہی گھنٹوں میں فرانس واپس جانے والے ہیں۔" جین نوئل بیروٹ نے مزید کہا کہ "یہ حملہ اس لیے اور بھی حیران کن ہے کہ یہ دونوں اہلکار سول سوسائٹی، خاص طور پر ایرانی فن کاروں اور سائنس دانوں کی مدد کرنے والے ہمارے پروگراموں کی نگرانی کرتے ہیں۔" ایک بیان میں انہوں نے اس واقعے کو 'حیران کن' قرار دیا اور کہا کہ انہوں نے ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی کو خبردار کیا تھا کہ اس سنگین اور ناقابل قبول واقعے کے نتائج بھگتنے ہوں گے۔ بعد میں عراقچی نے بیروٹ سے فون پر بات چیت کے دوران احتجاج درج کرایا اور کہا کہ دونوں فرانسیسی سفارت کاروں کی غیر معمولی سرگرمیاں سفارتی ضابطوں کے خلاف اور ناقابل قبول تھیں۔

پاکستان کے گردشی قرضے میں 364 ارب روپے کا اضافہ

اسلام آباد۔ 16 راگست۔ ایم این این۔ حکومت نے نااہلی، تقسیم کار کمپنیوں کی کم وصولیوں اور کے الیکٹرک کے ساتھ ادائیگیوں کے تنازعات کی وجہ سے پاور سیکٹر کے سرکلر ڈیٹ کے بہاؤ میں مزید 364 ارب روپے کا اضافہ کیا ہے اور 302 ارب روپے کی سبسڈی دینے کے باوجود وہ قرضے کی تکرار کو نہیں روک سکی۔ جون 2026 کی سرکلر ڈیٹ رپورٹ کے مطابق مالی سال 2025-26 کے دوران قرضوں میں 364 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ یہ پچھلے سال کے مقابلے میں 319 ارب روپے یا 709 فیصد زیادہ تھا۔ پاور ڈویژن نے ابھی تک باضابطہ طور پر ایک صفحے کی رپورٹ اپنی ویب سائٹ پر جاری نہیں کی۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے حکومت کو گردشی قرضوں کے بہاؤ میں 400 ارب روپے شامل کرنے کی اجازت دی تھی لیکن بجٹ سے سبسڈی دے کر اسے صفر پر لانے کا بھی کہا تھا۔ گردشی قرضے میں مسلسل اضافہ ان وجوہات کی بناء پر جنہیں بہتر طرز حکمرانی اور شعبہ سے متعلق پالیسیوں کے ذریعے مکمل طور پر حل کیا جا سکتا ہے، آئی ایم ایف اور حکومت دونوں پر بری طرح جھلکتا ہے۔ حکومت نے گردشی قرضوں کے ذخیرے کو ختم کرنے کے لیے 302 ارب روپے کی سبسڈی دی، جو جون 2025 تک قرضے کو 614.1 ٹریلین روپے پر رکھنے کے لیے درکار رقم کی کمی تھی۔ گزشتہ ماہ جاری ہونے والے ایک بیان میں پاور ڈویژن نے کہا تھا کہ وفاقی حکومت نے مالی سال 2025-26 کے بجٹ میں پاور سیکٹر کے لیے 893 ارب روپے مختص کیے تھے۔ تاہم مختص رقم میں 98 ارب روپے کی کمی نے قرضوں میں کمی کی رفتار کو بری طرح متاثر کیا۔ پاور ڈویژن کے ترجمان نے کہا کہ اگر ڈویژن کو مکمل بجٹ مختص کیا جاتا تو گردشی قرضہ مزید کم ہو کر 577.1 ٹریلین روپے رہ جاتا۔ اس کے بجائے 98 ارب روپے کے شارٹ فال کی وجہ سے رواں مالی سال کے دوران قرضوں میں 61 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ پاور سیکٹر کے لیے 800 ارب روپے کی کل سبسڈیز کے مقابلے میں حکومت نے گیس سیکٹر کے لیے کوئی سبسڈی نہیں دی اور پھر بھی توقع کی جا رہی تھی کہ گزشتہ مالی سال میں گیس سیکٹر کے گردشی قرضے میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ تاہم، حکومت نے جولائی میں گیس کی قیمتوں میں کمی کو صارفین تک نہیں پہنچایا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ اس شعبے کے قرضوں میں مزید اضافہ نہ ہو۔

نیوزی لینڈ کا چین پر بڑے پیمانے پر جاسوسی کا الزام، بیجنگ کا نام کھل کر لینے کا فیصلہ

ویلنگٹن۔ 16 راگست۔ ایم این این۔ نیوزی لینڈ کی سیکورٹی انٹیلی جنس سروس (NZSIS) نے اپنی تازہ سالانہ خطرات کی رپورٹ میں چین پر ملک کے خلاف بڑے پیمانے پر جاسوسی اور خفیہ معلومات حاصل کرنے کی سرگرمیوں کا الزام عائد کیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ متعدد ممالک نیوزی لینڈ کے خلاف جاسوسی کرتے ہیں، لیکن چین واحد ملک ہے جس کی ایسی سرگرمیاں "بڑے پیمانے" پر دیکھی گئی ہیں۔ نیوزی لینڈ کی سیکورٹی انٹیلی جنس سروس کے مطابق چینی انٹیلی جنس سے منسلک سرگرمیوں میں سیاسی اور تجارتی اہمیت کی معلومات حاصل کرنا، اثر و رسوخ بڑھانے کی کوششیں اور نیوزی لینڈ میں مقیم چینی کمیونٹیز کے بعض حصوں پر دباؤ ڈالنا شامل ہے۔ حساس تنصیبات اور اہم قومی اثاثوں سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوششوں کو بھی تشویش کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ چار برسوں کے دوران نیوزی لینڈ کی انٹیلی جنس ایجنسی نے چین سے منسلک سرگرمیوں کے بارے میں اپنے انتباہات مسلسل سخت کیے ہیں۔ ایک وقت میں نیوزی لینڈ کو 'فائیو آئیز' انٹیلی جنس اتحاد میں چین کے معاملے پر نسبتاً نرم ملک سمجھا جاتا تھا، لیکن اب ویلنگٹن کھلے عام بیجنگ کا نام لے رہا ہے۔ چین نے نیوزی لینڈ کی جانب سے اس طرح کے الزامات اور بیانات پر اعتراض کیا ہے اور ویلنگٹن کے سخت ہوتے موقف پر ناراضی ظاہر کی ہے۔ تاہم نیوزی لینڈ کی سیکورٹی ایجنسیاں اب چین سے منسلک مبینہ جاسوسی اور غیر ملکی مداخلت کو عوامی سطح پر واضح کرنے کی پالیسی پر قائم دکھائی دیتی ہیں۔ تازہ پیش رفت سے ظاہر ہوتا ہے کہ چین کے ساتھ اہم تجارتی تعلقات کے باوجود نیوزی لینڈ قومی سلامتی، غیر ملکی مداخلت اور جاسوسی کے معاملات پر زیادہ سخت اور کھلا موقف اختیار کر رہا ہے۔

80ویں یوم آزادی ہند پر مدرسے اداروں اور دفتروں میں کی گئی پرچم کشائی

لکھنؤ۔حسب سابق امسال بھی دفترِ اصلاح لکھنؤ کے روبرو ادارہ اصلاح کی جانب سے 80ویں یوم آزادی کی تقریب ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد صدر جلسہ سابق

ڈپٹی ایس پی اتر پردیش پولیس جناب وسیم قیصر نے پرچم کشائی کی اور حب الوطنی پر مشتمل مقررا شعار سب نے مل کر انتہائی جوش وخروش سے پیش کئے۔ مدیر اصلاح نے توجہ دلائی کہ آزادی ہم نے متحدہ کوششوں سے حاصل کی ہے۔ تحریکِ آزادی میں پورا خیال رکھا گیا تھا کہ ہر مسلک اور قوم کے افراد مہاتما گاندھی جیسی مضبوط قیادت کے زیر سایہ جدوجہد آزادی میں حصہ لیں اور کوئی ایسی بات نہ ہونے پائے جس سے کسی کی دل آزاری ہوتی ہو اور مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہو تاکہ تحریک کمزوری سے بچی رہے۔ مولانا محمد حسنین الماس رجبیٹوی نے ولولہ انگیز نظم پیش کی جس کے منتخب اشعار یہ ہیں

بتادو اہل عالم کو یہ ہم کو دل سے پیارا ہے
کہ رنگ و روپ کے اس کے لہو دے کر نکھارا
ترنگا جان سے پیارا سمجھنا شان دے دینا
بچانے کے لئے اس کو تم اپنی جان دے دینا

مجلس مشاورت کے رکن الحاج سید محمد جعفر موہانی نے فرمایا کہ اسرائیل کا ایجنڈا اس وقت عام ہو رہا ہے اور اگر اس پر توجہ نہ دی گئی تو آئندہ خدانخواستہ بہت سے شہریوں کی حالت فلسطینیوں جیسی ہوجائے گی۔ الحاج وسیم قیصر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا کہ امسال یوم آزادی کیم ربیع الاول کو پڑا ہے اور ایام عزا چل رہے ہیں لہٰذا سالار حریت سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی یزیدیت کے مقابلے میں مثالی جدوجہد کو پیش نظر رکھا جائے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اس آزاد ہندوستان کے پہلے صدر جمہوریہ تھے ڈاکٹر راجیندر پرساد جو اپنے وطن میں عشرہ محرم کے دوران پائک بنتے تھے اور عزاداریٔ امام حسین علیہ السلام خصوصی حصہ لیتے تھے بقول لے انہوں نے ہی پہلی مرتبہ عاشورہ محرم کی تعطیل میں خصوصی اہتمام کیا تھا۔ وسیم قیصر صاحب نے یہ بھی کہ گزشتہ دنوں طلبا نے جو تحریک چلائی اور جس کے نتیجے میں سابق وزیر تعلیم کو استعفیٰ دینا پڑا کا کروچ جنتا پارٹی کا یہ بھی نعرہ تھا کہ "ہم لے کے رہیں گے آزادی، ہم لے کے رہیں گے آزادی"۔ آزاد ہندوستان میں یہ کس آزادی کا مطالبہ ہے۔ کیا جوان اس آزاد ملک میں اپنے کو آزاد نہیں سمجھ رہے ہیں۔ شرکاء نے اس بات کا اظہار خیال کیا کہ یہ افسوسناک ہے کہ ہمارا عدلیہ عوامی جذبات کا احترام کرتا ہے لیکن حکومتیں بعض اوقات ایسا نہیں کر پاتیں۔ ہندوستانی مسلمانوں نے وقف قانون واپس لینے کے لئے بھی آواز اٹھائی اور آج بھی ان کی یہ تمنا ہے کہ قومی گیت کے سلسلے میں حکومت قانون واپس لے کر یہ ثابت کرے کہ ہم اکثریت ہی نہیں اقلیت کے بھی مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہیں۔ تقریب یوم آزادی میں جن مخصوص حضرات نے شرکت کی وہ اس طرح ہیں صدر جلسہ سابق ڈپٹی ایس پی اتر پردیش پولیس جناب وسیم قیصر، مشہور عالم وخطیب وشاعر مولانا محمد حسنین الماس رجبیٹوی، مدیر اصلاح مولانا سید محمد جابر جوراسی، الحاج سید محمد جعفر رضوی، مولانا جواد عسکری، مولانا حسن عسکری، مولانا محمد وصی اختر معروفی، مولانا محمد شاداب تفضلی، جناب سکندر سطوت، سید محمد عباس نقوی، خوش نویس جناب وزیر حسن چندا۔ تقریب کے بعد شرکاء کی ضیافت کی گئی۔

مولانا آزاد میموریل اکادمی میں پرچم کشائی

لکھنؤ، 16 اگست: مولانا آزاد میموریل اکادمی، لکھنؤ کے احاطہ میں یوم آزادی کے موقع پر پرچم کشائی اور مذاکرہ کا انعقاد کیا گیا۔ اکادمی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی نے قومی پرچم لہرایا۔ اس موقع پر ڈاکٹر ہاشمی نے مجاہدین آزادی، شہدا اور علماء کی قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ بہادر شاہ ظفر، بیگم، رانی لکشمی بائی، بیگم حضرت محل، مہاتما گاندھی چندر شیکھر آزاد ، اور مولانا ابوالکلام آزاد سمیت بے شمار رہنماؤں اور علماء کرام نے ملک کی آزادی کے لیے عظیم قربانیاں دیں۔ مولانا آزاد نے اپنے قلم وکلام کے ذریعے آزادی کا شعور بیدار کیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ان قربانیوں ہی کی بدولت آج ہم آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج کا دن ہمیں اس عہد کی تجدید کا موقع دیتا ہے کہ ہم سب مل کر "وکست بھارت 2047" کے خواب کو حقیقت میں بدلیں۔ اس مقصد کے لیے نوجوان نسل کا کردار نہایت اہم ہے، کیونکہ ملک کی ترقی اور خوشحالی کا دارومدار انہی کے علم، محنت اور جدوجہد پر ہے۔ نوجوان اگر عزم وحوصلے کے ساتھ آگے بڑھیں تو بھارت کو ایک ترقی یافتہ، مضبوط اور خود کفیل ملک بنایا جاسکتا ہے۔ اس موقع پر علاقے کے طلباء اور نوجوانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

آئی آئی ٹی ایم کمپیوٹر سینٹر میں پرچم کشائی

لکھنؤ، 15 اگست: ملک کے 80ویں یوم آزادی کے پُرمسرت موقع پر آئی آئی ٹی ایم کمپیوٹر سینٹر، کیمپبل روڈ، بالا گنج، لکھنؤ میں مرکز کے ڈائریکٹر نثار احمد کے زیرِ اہتمام جشنِ آزادی کی پُروقار تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر آل انڈیا محمدی مشن کے جنرل سکریٹری سید بابر اشرف کچھاؤچھوی نے قومی پرچم ترنگا لہرایا۔ تقریب میں خصوصی طور پر انیس راجہ اور آل انڈیا محمدی مشن کے یوتھ پریزیڈنٹ محمد احمد میاں سمیت دیگر معززین نے شرکت کی۔ ترنگا لہرانے کے بعد قومی ترانے کے ذریعے ملک کی یکجہتی اور سالمیت کے عزم کا اظہار کیا گیا اور آزادیِ ہند کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے تمام معروف وغیر معروف مجاہدینِ آزادی اور شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ اپنے خطاب میں سید بابر اشرف کچھاؤچھوی نے کہا کہ ہندوستان کی آزادی کسی ایک طبقے، مذہب یا خطے کی کامیابی نہیں بلکہ پورے ہندوستان کی مشترکہ جدوجہد، قربانیوں اور شہادتوں کا ثمر ہے۔ اس آزادی کی بنیاد میں ان بے شمار ہندوستانیوں کا خون اور ایثار شامل ہے جنھوں نے وطن کی آزادی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کی تاریخ بیان کرتے وقت ہندوستان کے مسلمان مجاہدینِ آزادی اور صوفی خانقاہوں کے کردار کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ بہادر شاہ ظفر، اشفاق اللہ خاں، خان عبدالغفار خاں المعروف سرحدی گاندھی اور بے شمار دیگر شخصیات نے اپنے اپنے انداز میں ہندوستان کی آزادی، قومی اتحاد اور عوامی بیداری کے لیے نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ خصوصاً خانقاہیں صرف روحانی مراکز ہی نہیں رہیں بلکہ انہوں نے انسانیت، محبت، اخوت، خودداری اور ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کا شعور بھی پیدا کیا۔ آزادی کی جدوجہد کے دوران بھی متعدد خانقاہوں، صوفیاء اور ان سے وابستہ افراد نے عوام میں حب الوطنی اور آزادی کا جذبہ بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

آر ڈی ایس او میں پرچم کشائی

لکھنؤ۔ 80واں یومِ آزادی تحقیق ڈیزائن ومعیارات تنظیم (آر ڈی ایس او) لکھنؤ میں 2026.08.15 کو جوش وخروش، وقار اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر آر ڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل جناب پربھاس دنسانا نے پرچم کشائی کی اور موجود افسران، ملازمین اور ان کے اہلِ خانہ کو یومِ آزادی کی مبارکباد دی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈائریکٹر جنرل جناب پربھاس دنسانا نے ملک کی آزادی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے والے مجاہدینِ آزادی کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ آزادی صرف ہمارا حق ہی نہیں، بلکہ ملک کی یکجہتی، ترقی اور خوشحالی کے لیے اپنی ذمہ داریوں کو پوری دیانت داری کے ساتھ ادا کرنے کا عزم بھی ہے۔ انہوں نے ہندوستانی ریل کو ملک کی "لائف لائن" قرار دیتے ہوئے آر ڈی ایس او کے افسران اور ملازمین کے تعاون کو سراہا۔ ڈائریکٹر جنرل نے کہا کہ آر ڈی ایس او تحقیق، جدت، ڈیزائن، جانچ اور معیار بندی کے ذریعے ہندوستانی ریل کو زیادہ محفوظ، جدید، قابلِ اعتماد اور مستقبل کے لیے تیار بنانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے آر ڈی ایس او کی جانب سے حالیہ برسوں میں کیے گئے مختلف اہم کاموں اور کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے ملازمین کی لگن، جدت اور تکنیکی عمدگی کو سراہا۔ اس موقع پر پُرکشش ثقافتی پروگرام بھی پیش کیے گئے۔ 80ویں یومِ آزادی کے موقع پر 2026.08.12 کو منعقد کیے گئے۔

یو پی سنی سینٹرل وقف بورڈ دفتر میں پرچم کشائی

لکھنؤ: 16 اگست۔ اتر پردیش سنی سینٹرل وقف بورڈ دفتر میں سی ای او آئی اے ایس معصوم علی سرور نے یوم آزادی کے موقع پر قومی پرچم کو سلامی پیش کی۔ اور یوم آزادی کی تقریب جوش وخروش اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ منعقد کی گئی۔ اس موقع پر دفتر کے احاطے میں قومی پرچم لہرایا گیا، جس کے بعد یوم آزادی کی مناسبت سے خصوصی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ دفتر کے تمام ملازمین نے راشٹریہ گیت اور قومی ترانہ بھی پیش کیا، جس سے تقریب کا ماحول قومی جذبے سے سرشار ہوگیا اس موقع پر سی ای او آئی اے ایس معصوم علی سرور نے یوم آزادی کی اہمیت، ملک کی آزادی کے لیے دی گئی قربانیوں اور نئی نسل کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے تمام حاضرین سے کہا اعلیٰ اخلاق، نظم وضبط، محنت اور خدمت خلق کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ انہوں نے اچھے کردار کے ذریعہ ملک وملت کی خدمت کا بھی پیغام دیا۔ نیز تمام اہل وطن کو یوم آزادی کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے قومی یکجہتی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو یقینی بنانے پر زور دیا۔ آخر میں ملک کی ترقی، امن وسلامتی، باہمی اتحاد اور خوش حالی کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ اس موقع پر وقف بورڈ دفتر کے تمام کے افسران اور ملازمین نے قومی پرچم کو سلامی پیش کرتے ہوئے ترنگا لہرایا۔

مدرسہ اسلامیہ شاہی عیدگاہ میں پرچم کشائی

لکھنؤ، 16 اگست (پریس ریلیز): مدرسہ اسلامیہ شاہی عیدگاہ، چاند مسجد، نشاط گنج، لکھنؤ میں 15 اگست کو یوم آزادی کی تقریب جوش وخروش اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ منعقد کی گئی۔ اس موقع پر مدرسہ کے احاطے میں قومی پرچم لہرایا گیا، جس کے بعد یوم آزادی کی مناسبت سے خصوصی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کی صدارت شاہی عیدگاہ چاند مسجد کے امام مفتی محمد عتیق ندوی نے کی۔ پرچم کشائی کے بعد منعقدہ جلسے میں مدرسہ کے طلبہ نے مختلف تعلیمی، اصلاحی اور ثقافتی پروگرام پیش کیے۔ طلبہ نے راشٹریہ گیت اور قومی ترانہ بھی پیش کیا، جس سے تقریب کا ماحول قومی جذبے سے سرشار ہوگیا اور حاضرین نے طلبہ کی پیش کش کو سراہا۔ اس موقع پر صدارتی خطاب کرتے ہوئے مفتی محمد عتیق ندوی نے یوم آزادی کی اہمیت، ملک کی آزادی کے لیے دی گئی قربانیوں اور نئی نسل کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ ملک کا مستقبل ہیں، اس لیے انہیں اپنی تعلیم کے ساتھ اعلیٰ اخلاق، نظم وضبط، محنت اور خدمت خلق کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ انہوں نے طلبہ کو تعلیم اور اچھے کردار کے ذریعے ملک وملت کی خدمت کا پیغام دیا۔ تقریب میں مدرسہ اسلامیہ شاہی عیدگاہ کے اساتذہ کرام مولانا سہیل، مولانا اظہر اور قاری ساجد حسین کی خصوصی شرکت رہی۔

قیصر باغ میں مسلم مجلس نے یوم آزادی منایا

لکھنؤ، 16 اگست (پریس ریلیز): آل انڈیا مسلم مجلس کے دفتر، تکیہ پیر جلیل قیصر باغ لکھنؤ میں یوم آزادی کی 80ویں سالگرہ کے موقع پر پرچم کشائی کی گئی۔ اس موقع پر مجلس کے قومی وریاستی عہدیداران اور سینئر رہنماؤں نے ملک کے تمام باشندوں کو یوم آزادی کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے قومی یکجہتی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے پر زور دیا۔ مجلس کے رہنماؤں نے کہا کہ آج ملک، بالخصوص ریاست اتر پردیش میں بعض فرقہ پرست عناصر مسلسل فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن حکومت کی جانب سے ایسے عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی نہ ہونے سے ان کے حوصلے بڑھ رہے ہیں، جو انتہائی افسوسناک ہے۔ رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک کے تمام شہریوں کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے، تاکہ ہر شخص نہ صرف آزادی کا احساس کرے بلکہ اسے یہ یقین بھی ہو کہ وہ واقعی ایک آزاد ہندوستان کا شہری ہے اور اسے مساوی حقوق وتحفظ حاصل ہے۔ پرچم کشائی کے پروگرام میں مجلس کے قومی صدر وصی احمد ایڈووکیٹ، ریاستی صدر محمد ندیم صدیقی ایڈووکیٹ، مسلم مجلس کے جنرل سکریٹری محمد عرفان خان قادری، سینئر لیڈر غیاث عالم شیروانی، نوید احمد، محمد عتیق کرم، عبداللہ اور عاشق علی سمیت دیگر کارکنان ورہنما موجود رہے۔

دارالعلوم فرنگی محل میں جشن آزادی منایا گیا

لکھنؤ، ۱۶راگست۔ وطن عزیز کو انگریزوں سے آزاد کرانے کی طویل جنگ ہندوؤں اور مسلمانوں نے آپسی اتحاد، بھائی چارہ اور مذہبی ہم آہنگی کے ساتھ لڑی۔ اسی وجہ سے کامیابی ملی۔ علمائے کرام نے فتووں اور جہاد کے اعلانات کے ذریعے عوام میں شوق اور جوش پیدا کیا اور مجاہدین آزادی نے زبردست ہمت اور بہادری کے ساتھ ظالموں کا مقابلہ کیا۔ اس تحریک آزادی میں دارالعلوم فرنگی محل اور دیگر مدارس نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ ان خیالات کا اظہار مہتمم دارالعلوم فرنگی محل مولانا نعیم الرحمن صدیقی نے کیا۔ وہ دارالعلوم میں جشن آزادی کے موقع پر خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے طلبہ، اساتذہ اور معززین شہر کی موجودگی میں پرچم کشائی کی۔ مولانا نے کہا کہ اسلام جیسے سچے اور امن وسلامتی کے داعی مذہب کو یہ پسند ہی نہیں ہے کہ اپنے ہی جیسے خدا تعالیٰ کے آزاد بندوں کو اپنا غلام بنایا جائے۔ اسی وجہ سے علمائے کرام نے ظالم انگریزی سامراج کا بھرپور مقابلہ کیا۔ ان گنت جاں بازوں کی بیش بہا قربانیوں کے نتیجے میں انگریزوں کے قدم اکھڑ گئے اور ہمارا وطن آزاد ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں آزادی کا صحیح مطلب یہ ہے کہ ملک کے ہر شہری کے حقوق یکساں اور آزاد ہوں۔ ان کو اپنے مذہب وعقیدے پر عمل کرنے کی آزادی ہو۔ وہ اپنی تعلیم، روزگار اور معاشرت کے مسائل حل کرنے میں آزاد ہوں۔ ترانہ ہندی دارالعلوم کے طلبہ محمد عفان نے پڑھا۔ پرچم کشائی کے بعد دارالعلوم فرنگی محل اور شاہین اکیڈمی کے طلبہ وطالبات کے مابین جنگ آزادی تقریری مقابلہ کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام طلبہ نے پورے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔

مدرسہ اسلامیہ نور العلوم فیروزآباد میں یومِ آزادی کی تقریب

فیروزآباد، 15 اگست (پریس ریلیز): مدرسہ اسلامیہ نور العلوم فیروزآباد، ضلع اناؤ میں 15 اگست 2026 کو یومِ آزادی کے موقع پر ایک باوقار تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں مدرسہ کے اراکین، اساتذہ اور اہلِ علاقہ نے شرکت کر کے قومی یکجہتی، حب الوطنی اور ملک کی ترقی کے عزم کا اظہار کیا۔ تقریب کے خصوصی مہمان مولانا سید عنایت اللہ ندوی، استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ تھے۔ اس موقع پر مدرسہ کے اراکین لیاقت علی خان، مولانا انور حسن ندوی، قاری عبداللہ ندوی، مولوی عبدالحئی (عرفی)، قاری شعبان صاحب، مولانا مطیع الحق ندوی اور فیروزآباد کے دیگر معزز اہالیان نے شرکت کی۔ تقریب میں یومِ آزادی کی اہمیت، ملک کی تعمیر وترقی اور معاشرے میں باہمی اتحاد و بھائی چارے کے فروغ کے حوالے سے اظہارِ خیال کیا گیا۔ شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ملک کی ترقی، امن وسلامتی اور قومی یکجہتی کے لیے ہر شہری کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے۔ خصوصی مہمان مولانا سید عنایت اللہ ندوی نے اپنے خطاب میں یومِ آزادی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ملک کی خوش حالی، امن واتحاد اور عوامی خدمت کی ضرورت پر زور دیا۔

دارالعلوم فاروقیہ کاکوری میں پرچم کشائی

لکھنؤ: ملک بھر میں 15 اگست کو یومِ آزادی قومی جوش وجذبے کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ یہ دن ہندوستان کی تاریخ کا ایک اہم سنگِ میل ہے، کیونکہ 15 اگست 1947 کو ملک نے طویل برطانوی اقتدار سے آزادی حاصل کی۔ ہندوستان کی آزادی کسی ایک دن کی کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک طویل جدوجہد اور بے شمار قربانیوں کا ثمر ہے۔ 1857 کی تاریخی جدوجہد سے لے کر آزادی کی مختلف تحریکوں تک ملک کے مختلف طبقات، علماء، دانشوروں، طلبہ، خواتین، کسانوں اور عام شہریوں نے اپنی اپنی حیثیت سے حصہ لیا۔ بیسویں صدی میں آزادی کی تحریک نے ایک وسیع قومی تحریک کی شکل اختیار کی اور مکمل آزادی کا مطالبہ مضبوط ہوتا گیا۔ برطانوی پارلیمنٹ نے Indian Independence Act 1947 منظور کیا، جس کے تحت 15 اگست 1947 کو ہندوستان آزاد ہوا۔ آزادی کے بعد ملک کی تعمیرِ نو اور ایک مضبوط جمہوری نظام کے قیام کا سفر شروع ہوا۔ دستور ساز اسمبلی کی مسلسل محنت کے نتیجے میں آئین تیار ہوا، جو 26 نومبر 1949 کو منظور اور 26 جنوری 1950 کو نافذ ہوا۔ یومِ آزادی ہمیں آزادی کے لیے دی گئی قربانیوں کو یاد کرنے کے ساتھ یہ پیغام بھی دیتا ہے کہ آزادی کے ساتھ ذمہ داریاں بھی وابستہ ہیں۔ ملک کی ترقی، امن، بھائی چارے، تعلیم، قانون کی پاسداری اور قومی اتحاد کو مضبوط بنانا ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ اس موقع پر مدرسہ دارالعلوم فاروقیہ، کاکوری، لکھنؤ میں بھی یومِ آزادی کی مناسبت سے پروگرام منعقد کیا گیا۔

راجکیہ انٹر کالج محمود آباد میں پرچم کشائی

یوم آزادی کے پُرمسرت موقع پر قومی یکجہتی، حب الوطنی اور بھائی چارے کا پیغام عام کرنے کے مقصد سے مسلم نیشنل فورم اور راجکیہ انٹر کالج لیلکھر محمود آباد کے مشترکہ زیرِ اہتمام ایک شاندار ترنگا یاترا کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے انچارج ڈاکٹر علی ظفر رہے۔ ترنگا یاترا میں کالج کے طلبہ و طالبات، اساتذہ، مسلم نیشنل فورم کے عہدیداران اور کارکنان نے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔ ہاتھوں میں ترنگا لیے طلبہ نے حب الوطنی کے نعروں کے ساتھ عوام کو قومی اتحاد، سالمیت اور بھائی چارے کا پیغام دیا۔ یاترا کے پورے راستے پر حب الوطنی اور جوش وجذبے کا ماحول نظر آیا۔ اس موقع پر پروگرام انچارج ڈاکٹر علی ظفر نے کہا کہ "ترنگا صرف ہمارے ملک کا قومی پرچم نہیں بلکہ ہندوستان کی یکجہتی، سالمیت، وقار اور مشترکہ تہذیب وثقافت کی علامت ہے۔ ہر ہاتھ میں ترنگا اور ہر دل میں ہندوستان کا جذبہ ہی مضبوط اور خوشحال ہندوستان کی پہچان ہے۔" انہوں نے کہا کہ آزادی ہمیں ایک طویل جدوجہد اور بے شمار قربانیوں کے بعد حاصل ہوئی ہے۔ آج کی نسل کی ذمہ داری ہے کہ وہ مجاہدینِ آزادی کی قربانیوں کو یاد رکھتے ہوئے ملک کی یکجہتی اور سالمیت کو مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ انہوں نے طلبہ سے تعلیم، نظم وضبط، خدمت، باہمی احترام اور حب الوطنی کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی اپیل کی۔ ڈاکٹر علی ظفر نے کہا کہ ہندوستان کی خوبصورتی اس کے اتحاد وتنوع اور باہمی بھائی چارے میں ہے۔ ترنگا ہم سب کو ایک لڑی میں پروتا ہے اور یہ پیغام دیتا ہے کہ ہماری سب سے بڑی مشترکہ شناخت ہندوستانی ہونا ہے۔ ترنگا یاترا کے دوران "بھارت ماتا کی جے"، "وندے ماترم" اور "ہندوستان زندہ باد" جیسے حب الوطنی کے نعروں سے پورا ماحول گونج اٹھا۔ طلبہ نے ہاتھوں میں قومی پرچم لے کر پورے جوش وخروش کے ساتھ یاترا میں شرکت کی۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو فرشِ عزا نصیب ہوتا ہے: مولانا صدف جونپوری

انجمن غنچۂ مظلومیہ کی شب بیداری شروع □ ایام عزا کی آخری راتیں

لکھنؤ۔ انجمن غنچۂ مظلومیہ کی تین روزہ سالانہ شب بیداری کا آغاز امام باڑہ ابو طالب حسن پوریا میں ہوگیا۔ تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع ہوئی شب بیداری کی مجلس کو مولانا غلام حسین "صدف جونپوری" نے خطاب کیا۔ انہوں نے مولا علی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں تعلیماتِ اہلِ بیت پر عمل کرنا چاہیے۔ مولانا نے فرشِ عزا کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہا کہ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو فرشِ عزا نصیب ہوتا ہے۔ مولانا نے جب امام حسینؑ کے چھ ماہ کے معصوم بیٹے حضرت علی اصغرؑ اور چار سال کی معصوم بیٹی حضرت سکینہؑ سمیت کربلا کے دیگر شہیدوں کی شہادت کو بیان کیا تو عزاداروں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ مجلس کے بعد انجمن غریب العزا، معراج الاسلام، حسینیہ قدیم، تصویر العزا، محبانِ حسین اور شاہدانِ کربلا نے انجمن کی طرز کی پنگتی "صدیوں سے یہ حسین کا ماتم سفر میں ہے" پر اپنے سلام پیش کیے، جسے سن کر لوگوں نے خوب داد دی۔ وہیں انجمنوں کی جانب سے پڑھے گئے نوحوں کو سن کر کربلا کے شہیدوں کی یاد میں آنسو بہائے۔ امام باڑہ محمد ڈپٹی عظیم وزیر گنج میں انجمن شامِ غریباں کی شب بیداری کی الوداعی مجلس کو مولانا ارشد حسین موسوی "عرشی" نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد علم کی زیارت کرائی گئی۔ شہیدانِ کربلا کی یاد میں شبیہ روضۂ حضرت علی سرفراز گنج میں مجلسِ عزا کو مولانا سید حیدر عباس رضوی نے خطاب کیا۔ انہوں نے ولایت مولا علی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام غدیر میں مکمل اور کربلا میں محفوظ ہوا۔ مولانا نے جب امام حسنؑ کی شہادت بیان کی تو عزاداروں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ مجلس کا انعقاد علی طاہر رضوی اور علی ماہر رضوی نے کیا تھا۔ عزادار خانہ اشرف النساء بنیاد باغ میں مولانا انبر عابدی نے مجلس کو خطاب کیا۔ انہوں نے شہزادی فاطمہ زہراؑ کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے ان پر ہوئے مظالم کو بیان کیا۔ مجلس کے بعد انجمنوں نے سینہ زنی کی۔ عزادار خانہ نجم الحسن رستم نگر میں مولانا تقی رضا نے نمازِ مغرب پڑھائی، اس کے بعد مجلس کو خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن جعفر الایمان، غنچۂ مظلومیہ، شاہدانِ کربلا، فردوسیہ اور سجادیہ نے نوحہ خوانی کی۔ امام باڑہ غفران مآب چوک میں اظہار حسین کی جانب سے منعقدہ مجلس کو مولانا علی ہاشم عابدی نے خطاب کیا۔ چھوٹا امام باڑہ حسین آباد میں اتوار سے پانچ روزہ مجالس کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مجلس کو مولانا فیض عباس مشہدی نے "منبر، محراب اور مقتل" کے عنوان سے خطاب کیا۔

انجمن ندائے عزا کی شب بیداری شروع

لکھنؤ۔ کربلا عظمت الدولہ بہادر مہندی گنج میں انجمن ندائے عزا کی شب بیداری کا انعقاد کیا گیا۔ شب بیداری کی مجلس کو مولانا سیف عباس نے خطاب کیا۔ مجلس کا آغاز قاری فرقان حسین نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا۔ مجلس کے بعد انجمنوں نے اپنے سلام اور نوحے پیش کیے۔ انجمن کے سکریٹری ریحان رضوی نے بتایا کہ انجمن کی الوداعی مجلس پیر کو نمازِ مغرب کے بعد ہوگی، جسے مولانا دانش زیدی خطاب کریں گے۔ اس کے بعد الوداعی علم کی زیارت کرائی جائے گی۔

انجمن شہیدانِ کربلا کی شب بیداری آج

لکھنؤ۔ شبیہ بیت الحزن رستم نگر میں پیر سے انجمن شہیدانِ کربلا کی سالانہ شب بیداری کا انعقاد کیا جائے گا۔ شب بیداری کی مجلس کو مولانا جعفر عباس رات 10 بجے خطاب کریں گے۔ انجمن کے شاعر اور صاحب بیاض حیدر رضا نے بتایا کہ شب بیداری میں شہر کی 20 انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔ انجمن کی الوداعی مجلس منگل کی رات 10 بجے ہوگی، جسے مولانا دانش زیدی خطاب کریں گے۔

قبضہ فیکٹری میں مجلس آج

امام باڑہ حسن فراز قبضہ فیکٹری منصور نگر میں پیر کو رات 8:30 بجے منعقد ہونے والی شب بیداری کی مجلس کو مولانا دانش زیدی خطاب کریں گے۔

ڈیوڑھی 700 والی میں پانچ مجالس آج سے

لکھنؤ۔ ڈیوڑھی 700 والی کشمیری محلہ میں پیر سے پانچ روزہ مجالس کا آغاز ہوگا۔ پہلی مجلس کو مولانا وصیع الحسن جائسی، دوسری کو مولانا شاہب حسین، تیسری کو رضا حسین جروالی، چوتھی مجلس کو مولانا رضا حسین رات 7:30 بجے خطاب کریں گے۔ آخری مجلس کو امام جمعہ مولانا کلبِ جواد نقوی شام تین بجے خطاب کریں گے۔

انجمن تصویر العزا کی شب بیداری آج

لکھنؤ۔ عزاخانہ ارشاد نواب شاہی خیرات خانہ ٹوریہ گنج میں پیر کو انجمن تصویر العزا کی سالانہ شب بیداری کی مجلس کو مولانا حسن ظہیر رات نو بجے خطاب کریں گے۔ شب بیداری میں شہر کی تقریباً 22 انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔ الوداعی مجلس منگل کی رات 10 بجے ہوگی، جسے مولانا رحمت حسین خطاب کریں گے۔

انجمن رضائے حسین کی شب بیداری کل

لکھنؤ۔ امام باڑہ علی رضا کٹرا خدا یار خان میں منگل کو انجمن رضائے حسین کی شب بیداری کا انعقاد کیا جائے گا۔ مجلس کو مولانا محمد عسکری رات 9 بجے خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔ نمازِ صبح کے بعد الوداعی مجلس ہوگی اور علم کی زیارت کرائی جائے گی۔

امام باڑہ قصرِ حسنین میں مجلس کل

لکھنؤ۔ امام باڑہ قصرِ حسنین کاظمین روڈ پر منگل کو رات 10 بجے مجلسِ عزا و شب بیداری کا انعقاد کیا جائے گا۔ مجلس کو مولانا غلام حسین صدف جونپوری خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔

عزا خانہ حسن فراز میں سالانہ مجلس عزا آج

مشہور ومعروف شاعر اہلبیت حسن فراز کے فرزند نصیر رضوی کے مطابق آج ۳ ربیع الاول کو ٹھیک ۳۰-۸ بجے شب میں قدیمی سالانہ مجلس عزا و شب بیداری قبضہ فیکٹری نزدسی ایم ایس اسکول منصور نگر لکھنؤ میں منعقد ہوگی مجلس کا آغاز جناب قاری فرقان تلاوت کلام سے کریں گے شعر کرام کے بارگاہ مظلوم کربلا میں منظوم نذرانہ عقیدت کے بعد خطیب شاہ نجف مولانا سید محمد دانش زیدی صاحب مجلس کو خطاب کریں گے اور انجمنہا ماتمی شب بھر نوحہ خوانی وسینہ زنی کریں گی مجلس خواتین چار ربیع الاول کو اسی عزا خانے میں ۱۱ بجے دن میں برپا ہوگی

یوگی حکومت کی نئی پہل: یومِ آزادی پر UPSDM نے لانچ کیا 'کوشل سمپرک' QR کوڈ

لکھنؤ، 15 اگست۔ یوگی حکومت نے ہنرمندی کے فروغ کو جدید ٹیکنالوجی اور شفافیت سے جوڑتے ہوئے یومِ آزادی کے موقع پر ایک نئی پہل کی شروعات کی ہے۔ اتر پردیش کوشل وکاس مشن (UPSDM) کے ہیڈکوارٹر میں 80واں یومِ آزادی حبّ الوطنی اور متعدد نئی پہلوں کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر تربیت حاصل کرنے والے نوجوانوں کی بات براہِ راست مشن تک پہنچانے کے لیے 'کوشل سمپرک' QR کوڈ کا آغاز کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز مشن ڈائریکٹر پلکت کھرے نے پرچم کشائی کر کے کیا۔ اس کے بعد افسران اور ملازمین نے قومی ترانے کے ساتھ ترنگے کو سلامی دی۔ اس موقع پر مشن ڈائریکٹر پلکت کھرے نے کہا کہ آزادی ہمیں اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داریوں کا بھی احساس دلاتی ہے۔ یوگی حکومت اتر پردیش کو ہنرمند اور خود کفیل بنانے کے لیے مشن کے ذریعے مسلسل نئی پہل کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں نوجوانوں کو روزگار سے جوڑنے والے ہنر کے ساتھ ساتھ نئی ٹیکنالوجیز اور سافٹ اسکلز کی معلومات فراہم کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ایک ہنرمند نوجوان اپنے خاندان کو مالی طور پر مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ ریاست کی ترقی میں بھی اپنا اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ذاکرِ اہلِ بیت سید محمد حسن "نسیم"، سابق پرنسپل شیعہ کالج جونپور و متولی وقف بکانی بی بی حسینیہ، نقی پھاٹک کی اہلیہ محترمہ مرحومہ نیلوفر جعفری کی مجلسِ چہلم کو بین الاقوامی شہرت یافتہ خطیبِ اہلِ بیت مولانا مہدی حسن صاحب قبلہ واعظ، جلالپوری نے خطاب کیا۔

آزادی: لال قلعہ کا خواب اور نلسار کی حقیقت

ڈاکٹر سلیم خان

کاکروچ جنتا پارٹی کا یہ احسان ہندوستان کا نوجوان یاد رکھے گا کہ اس نے امسال 15/اگست یعنی یوم آزادی کے موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی کو احساس دلایا کہ ملک میں طلبا اور نوجوانوں کے بھی مسائل ہیں ورنہ تو وہ انہیں بھول گئے تھے۔ انہیں بیت الخلا سے لے کر بلوچستان تک سب کچھ نظر آتا تھا مگر نوجوان دکھائی نہیں دیتے تھے۔ اس بار دہلی کے تاریخی لال قلعہ کی فصیل سے قوم سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعظم نریندر مودی نے ملک کی نوجوان طاقت کی جانب متوجہ ہوکر ان کے روشن مستقبل کے حوالے سے کہا کہ ہندوستان کی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب ملک کے ہر بیٹے اور بیٹی کو آگے بڑھنے کے یکساں مواقع حاصل ہوں۔ وزیر اعظم نے فرمایا کہ نوجوانوں کو مسابقتی امتحانات اور اعلیٰ تعلیم کے لیے مفت آن لائن کوچنگ فراہم کی جائے گی تا کہ دیہاتوں اور چھوٹے شہروں کے ہونہار طلباء پیسے کی کمی کی وجہ سے پیچھے نہ رہیں لیکن اگر پیپر لیک ہوتے رہے تو یہ کوچنگ کس کام آئے گی؟ مودی جی مسابقتی امتحان (UPSC، NEET، JEE، بینکنگ، اور SSC) کی تیاری کے لیے ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم اور انفراسٹرکچر تیار کرنے کا اعلان تو کردیا مگر خدا نہ کرے اس کا حال بھی ماضی میں کیے جانے والے اعلانات جیسا ہو جو لال قلعہ سے نکل کر ہوا ہو گئے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے 2014ء میں ملک کی کایا پلٹ کرنے کے لیے صرف پانچ سال مانگے تھے۔ اس کے بعد 12/سال کا طول طویل وقفہ گزر گیا مگر حالات پہلے سے بھی دگرگوں ہو گئے۔ حکومت نے 92/ہزار سے زیادہ سرکاری اسکول بند کردیئے ان میں سب سے زیادہ تعداد آدرش گجرات یعنی مودی جی کی جنم بھومی اور پھر کرم بھومی یوپی کی ہے۔ مگر اب انہوں نے اس پانچ سال کی مدت کو 2047 تک بڑھا دیا ہے۔ یعنی 5/کے 33/ہو گئے۔ یہ خواب جب شرمندۂ تعبیر ہوگا تو وزیر اعظم کی عمر 97/سال کی ہوگی اور وہ لال قلعہ سے کیا کہیں گے اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کو 12/سال حکومت کرنے کے بعد احساس ہوا کہ وہ مدت بہت کم تھی اور اس قلیل عرصے میں چھوٹے موٹے خواب ہی دیکھے جاسکتے ہیں اس لیے اب وہ ترقی یافتہ ہندوستان کا ہدف حاصل کرنے کے لئے بڑے خواب دیکھنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ موصوف کا خیال ہے کہ اس وقت دنیا اس ملک کو مختلف انداز سے دیکھنے پر مجبور ہوگی کیونکہ ”ہم اس خواب کو حاصل کرنے کی سمت کام کر رہے ہیں“ لیکن اب دنیا ہمیں کیسے دیکھ رہی ہے یہ بھی تو ایک سوال ہے؟

فی الحال ملک کے اندر جس طرح مودی اور شاہ کے ساتھ صرف اڈانی اور امبانی ہیں اسی طرح عالمی سطح پر ہندوستان کے ساتھ امریکہ اور اسرائیل کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ ان دونوں میں سے بھی ڈونلڈ ٹرمپ جس طرح آئے دن مودی جی کو رسوا کرتے رہتے ہیں اس کوئی مثال ملنا مشکل ہے۔ موصوف نے فرمایا ”چھوٹے خواب اب کافی نہیں ہیں، ہمیں بڑے خواب دیکھنے چاہیے۔ ہندوستان کا 2047 تک وکست بھارت※ (ترقی یافتہ) بننے کا بڑا خواب ہے۔ جب دنیا کی سب سے زیادہ آبادی والا ملک ترقی یافتہ بننے کا عزم کرے گا۔“ یعنی اگر 21/سال بعد عزم کیا جائے گا تو وہ پورا کب ہوگا؟ دوسروں کو بڑے خواب اور عزم کے ذریعہ صلاحیتوں کو بلندی پر لے جانے تلقین کرنے والے مودی جی کو بتانا چاہیے کہ خود ان کے ساتھ یہ سب کیوں نہیں ہوتا۔ 12/سال قبل بھی وہ پریس کانفرنس کرنے کی صلاحیت سے عاری تھے اور اب بھی وہی حالت ہے بلکہ اس وقت وہ کم از کم فراٹے دار تقریر تو کرلیا کرتے تھے۔ ایوان پارلیمان سے منہ چھپاتے پھر رہے ہیں۔ یہ ترقی ہے یا تنزل۔ وندے ماترم سے ہر دل کیوں کانپ رہا ہے یہ تو وہی بتا سکتے ہیں کیونکہ اس کا مطلب شاید ہی کسی کی سمجھ میں آتا ہو؟ سنگھ پریوار کو بار بار ہر گھر، ہر دل میں ترنگا کی بات اس لیے کرنی پڑتی ہے کیونکہ برسوں تک ان لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اس لیے وزیر اعظم کے لاکھ زورِ بیان کے باوجود قومی پرچم سے سنگھیوں کے اندر نئی توانائی اور نیا عزم مشکل ہے۔

80ویں یوم آزادی پر قوم سے اپنے خطاب میں مودی نے کہا کہ ”35 سالوں سے کوئی تعلیمی پالیسی نہیں تھی۔ ہم ایک نئی تعلیمی پالیسی لائے ہیں۔“ اور اس کے اندر جو تاریخ لکھی گئی اس میں سے مغلیہ دور کو غائب کردیا گیا جبکہ ہندوستان سونے کی چڑیا کہلاتا تھا یعنی ایک ایسی پالیسی لے کر آئے کہ جس میں قوم کو خود اپنے مبنا ک ماضی سے شرمندہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ”2004 سے 2014 تک، 350 سے کم یونیورسٹیاں تھیں۔ اور آج، 10-12 سالوں میں، تقریباً 650 نئی یونیورسٹیاں شامل کی گئی ہیں۔“ ان میں سے ایک گلگوٹیا یونیورسٹی بھی ہے جس نے پچھلے سال چینی روبوٹ کو بدعنوانی کی ہڈی کھلا کر ملک کا نام ساری دنیا میں روشن کردیا۔ وزیر اعظم کا دعویٰ ہے کہ ہندوستان غیر ملکی یونیورسٹیوں کے لیے ایک پرکشش مقام کے طور پر ابھر رہا ہے لیکن کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ملک کے طلبا کی بہت بڑی تعداد معیاری اور کم قیمت تعلیم کے لیے یوروپ چلی جاتی ہے اور پھر لوٹ کر واپس نہیں آتی۔ وزیر اعظم کو پتہ ہونا چاہیے کہ ہمارے نوجوان کا ہندوستان میں ہی غیر ملکی ڈگریاں حاصل کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری اپنی تعلیم گاہوں کا معیار اچھا نہیں ہے اس لیے خود اپنی سرزمین پر غیر ملکی برانڈ کو اہمیت دی جارہی ہے۔

معیشت کے میدان میں پانچ ٹریلین کا راگ مودی جی بھول چکے ہیں۔ بلند بانگ دعویٰ کرنے والے وزیر اعظم کو بتانا چاہیے کہ عالمی بنک کی فہرست میں ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا قرضدار ملک کیوں ہے اور اس ملک میں مفت اناج پر انحصار کرنے والے اسی کروڑ لوگوں کی تعداد میں کمی کیوں نہیں ہوتی؟ انہیں خود کفیل بنانے کی ساری کوششیں ناکام کیوں ہو گئی ہیں۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بیروزگاری کی شرح ملک میں کیوں بڑھتی جاتی ہے؟ ایسا نہ ہوتا تو کاکروچ جنتا پارٹی ان کے لیے سردرد نہیں بنتی۔ پی ایم مودی نے کہا کہ، 1947 میں آزادی کے بعد ہندوستان نے بڑے خواب دیکھے تھے، لیکن ترقی اکثر اس رفتار سے کم ہوئی جس کی ملک نے خواہش کی تھی۔ اس کے باوجود ایک چائے بیچنے والا ملک کا وزیر اعظم بن گیا۔ فی الحال یہ حال ہے کہ پی ایچ ڈی اور انجینیر نگ کرنے والے نوجوانوں کو بھی انہیں پکوڑے بیچنے کی ترغیب دینی پڑتی ہے۔ اس لیے اب کھوکھلے نعروں کے بجائے ایسی ٹھوس معاشی اصلاحات کی ضرورت ہے جس میں اڈانی اور امبانی کے علاوہ ملک کے عام لوگوں کا بھی بھلا ہو اور ہم دو ہمارے دو کا ماحول بدلے۔ آزادی کے حوالے سے وزیر اعظم کے خوابوں کو نلسار یونیورسٹی کی ایک تلخ حقیقت نے چکنا چور کردیا۔ وہاں کے طلبا نے انہیں کاکروچ کے لقب سے نوازنے والے چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت کے ہاتھوں ڈگری نہیں لینے کا اعلان کردیا۔

طلبا کے اس فیصلے سے ناراض ہو کر بار کونسل آف انڈیا نے نلسار یونیورسٹی آف لاء کے 2026 بیچ کے گریجویٹوں کے بطور وکیل داخلہ پر پابندی لگانے کا فیصلہ سنا دیا اور اظہار رائے کے آزادی کی قلعی کھل گئی۔ بی سی آئی کے مذموم سرکلر پر مجبوراً سپریم کورٹ کو سخت نکتہ چینی کرنی پڑی۔ سی جے آئی کو کہنا پڑا کہ، طلباء کو احتجاج کا حق ہے اور بی سی آئی کے پاس انہیں روکنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے یہاں تک کہہ دیا کہ بی سی آئی کا اس معاملے میں کوئی لینا دینا نہیں ہے کیونکہ یہ ان کے اور طلباء کے درمیان بات چیت تھی۔ اس پھٹکار کے بعد بی سی آئی کے وکیل نے رسوا ہو کر سرکلر واپس لے لیا۔ بی سی آئی کے چیئرپرسن منن کمار مشرا اب بھی الزامات کی جانچ پر مصر ہیں جبکہ یونیورسٹی انتظامیہ کے مطابق اس کا بھی انہیں اختیار نہیں ہے۔ منن کمار مشرا کے ذریعہ جاری ک ریاستی بار کونسلوں کو نلسار یونیورسٹی آف لاء کے 2026 بیچ کے گریجویٹوں کو بطور وکیل داخلہ لینے سے منع کرنے نوٹس مودی دور میں آزادی کو کچلنے کے رویہ کی منہ بولتی تصویر ہے۔ موجودہ نئی نسل وزیر اعظم کی چکنی چپڑی باتوں کے جھانسے میں نہیں آئے گی کیونکہ مودی سرکار پہلے تو جنتر منتر پر تشدد کرتی ہے اور پھر خود اپنی حرکت پر معافی مانگنے کے بجائے معاف کرنے کا ڈھونگ کرتی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ اب ان کا پالہ ایسے نوجوانوں سے پڑا ہے جن کی آنکھوں پر پٹی نہیں ہے۔ وہ اندھے بھگت نہیں ہیں اس لیے آنکھوں میں دھول جھونکنا ناممکن ہے۔ اس لیے مودی جی کو 2047 کے خواب بیچنے کے بجائے 2026 کی حقیقت سے آنکھیں چار کرنا چاہیے ورنہ وہ ایسی ٹھوکر کھائیں گے کہ انہیں دن دہاڑے تارے نظر آنے لگیں گے۔

☆☆☆

مانسون اجلاس میں ہنگاموں کی بارش

معصوم مرادآبادی

یوم آزادی پر وزیراعظم نریندر مودی نے لال قلعہ کی فصیل سے اپنی تقریر میں تمام سیاسی پارٹیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ قانون ساز اداروں میں خواتین کو 33/فیصد ریزرویشن دلانے کے لیے آگے آئیں۔ ان کا اشارہ اس حد بندی بل کو پاس کرانے کی طرف تھا جو گزشتہ اپریل میں اپوزیشن کی زبردست مخالفت کی وجہ سے قانون نہیں بن سکا تھا۔ حکومت نے اس بل کو پاس کرانے کے لیے اپوزیشن پارٹیوں میں توڑ پھوڑ کا سہارا لیا۔ ترنمول کانگریس اور این سی پی میں دراڑ ڈال کر اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اسے پوری امید تھے کہ پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس میں وہ اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی، لیکن حکومت کو اس وقت ناکامی ہاتھ آئی جب اپوزیشن پارٹیوں نے اس اجلاس کو چلنے ہی نہیں دیا اور یہ کسی قابل ذکر کارروائی کے بغیر گزشتہ جمعرات کو ختم ہوگیا۔ گزشتہ 20 جولائی کو شروع ہوئے اس اجلاس میں 19 نشستیں ہونی تھیں، لیکن اپوزیشن کی زبردست ہنگامہ آرائی کے سبب چار نشستوں میں ہی جزوی طور پر کام ہو سکا۔

حکمراں بی جے پی نے اس تعطل کے لیے اپوزیشن جماعتوں کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ پارلیمنٹ چلنے ہی نہیں دینا چاہتیں۔ جبکہ اپوزیشن کا کہنا تھا کہ حکومت جوابدہی سے بچ رہی ہے اور وزیر داخلہ امت شاہ ’لاپتہ‘ ہیں۔ اپوزیشن اور حکومت کے درمیان تکرار اس حد تک بڑھ گئی کہ ٹکراؤ کی صورتحال پارلیمنٹ کے باہر بھی نظر آئی۔ یوں تو پارلیمنٹ میں حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان محاذ آرائی عام بات ہے، لیکن یہ اجلاس کچھ ایسی باتوں کے لیے ضرور یاد رکھا جائے گا، جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئیں۔ ان میں سب سے تشویش ناک منظر وہ تھا جب پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر اپوزیشن اور حکمراں بی جے پی کے ارکان ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہو گئے اور انھیں الگ کرنے کے لیے سیکورٹی جوانوں کو انسانی زنجیر بنانی پڑی۔

این ڈی اے کے ارکان اپوزیشن پر بحث سے فرار ہونے کا الزام لگاتے رہے جبکہ انڈیا اتحاد کے ارکان کا مطالبہ تھا کہ طلبہ کے خلاف پولیس کی جارحانہ کارروائی کی ذمہ داری طے ہونی چاہئے۔ حکومت نے اپوزیشن کو یہ پیشکش کی تھی کہ وزیر داخلہ امت شاہ پارلیمنٹ میں بیان دینے کے لیے تیار ہیں بشرطیکہ جب وہ بیان دیں تو اس دوران خلل نہ ڈالا جائے۔ اپوزیشن نے اس شرط کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اسے امت شاہ کی تقریر میں کوئی دلچسپی نہیں ہے بلکہ انھیں پارلیمنٹ میں آکر صاف طور پر یہ بتانا چاہئے کہ طلبہ پر تشدد اور ان کے خلاف پیلٹ گن کے استعمال کا حکم کس نے دیا تھا۔ اپوزیشن نے پارلیمنٹ کی کارروائی چلانے کے لیے تین شرائط رکھی تھیں۔ اوّل وزیر اعظم کی معافی، دویم وزیر داخلہ کا بیان، سویم رام مندر چندہ چوری پر بحث، لیکن حکومت نے ان میں سے کوئی بھی شرط قبول نہیں کی۔ بدھ کے دن وزیر داخلہ امت شاہ کچھ مخصوص نامہ نگاروں کے درمیان آئے اور کہا کہ ”لاپتہ“ اور ”بھاگ گئے“ جیسے الفاظ کا استعمال آج کل ملک کی عوامی اور پارلیمانی سیاست میں زیادہ سننے کو مل رہا ہے جو کہ غلط ہے۔ وہ پارلیمنٹ شروع ہونے کے بعد سے مسلسل پارلیمنٹ میں اپنے چیمبر میں بیٹھتے ہیں لیکن اپوزیشن دونوں ایوانوں میں کارروائی نہیں چلنے نہیں دے رہا ہے تو ایسے میں ہاؤس میں جانے کا کیا فائدہ۔

سبھی جانتے ہیں کہ پارلیمنٹ بحث ومباحثے کی جگہ ہے جس کے نتیجے میں قانون سازی کا عمل انجام پاتا ہے، لیکن بدلے ہوئے سیاسی ماحول میں پارلیمنٹ اب تصادم اور ٹکراؤ کا مرکز بن گئی ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حکومت اپوزیشن کی کوئی بات سننے کو ہی تیار نہیں ہے اور وہ اپنی من مانی کرنا چاہتی ہے۔ پارلیمنٹ کا حالیہ تعطل بھی اپوزیشن کے کچھ اہم مطالبات سے حکومت کی پہلوتہی کی وجہ سے پیدا ہوا۔ راہل گاندھی نے 20/جولائی کو جنتر منتر پر احتجاجی طلبہ کے ساتھ ہوئی بربریت کو ایک بڑا موضوع بنانے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ وہ وزیر داخلہ امت شاہ سے بار بار یہ مطالبہ کر رہے کہ وہ پارلیمنٹ میں آکر یہ بتائیں کہ احتجاجی طلبہ پر گولیاں کس کے حکم سے چلیں۔ طلبہ کے خلاف مہلک ہتھیاروں کا استعمال کیسے ہوا اور پولیس نے طلبہ پر مظالم کیوں ڈھائے۔ مگر حکومت کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے بلکہ وہ جنتر منتر کے واقعات کا رانچی کے واقعات سے موازنہ کر کے معاملے کو رفع دفع کرنا چاہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکمراں جماعت کے ارکان نے پارلیمنٹ کے احاطہ میں رانچی کے واقعات پر احتجاج بھی کیا۔ حالانکہ دونوں واقعات کا کوئی موازنہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ رانچی میں پولیس نے تحمل اور بردباری کا ثبوت دیتے ہوئے احتجاجی طلبہ کو تتر بتر کرنے میں کامیابی حاصل کی جبکہ جنتر منتر پر احتجاجی طلبہ کو منتشر کرنے کے لیے پولیس نے طاقت کا بے جا استعمال کیا۔

اب سے کوئی چالیس برس پہلے جب میں نے پارلیمنٹ کی کارروائی کی رپورٹنگ شروع کی تھی تو اس وقت راجیہ سبھا اور لوک سبھا دونوں ہی جگہ بڑے تجربہ کار اور باشعور ممبران موجود تھے۔ ان کی تقریریں سن کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہمارے ملک میں جمہوریت بہت مضبوط ہاتھوں میں ہے۔ اختلاف رائے کا احترام کیا جاتا تھا اور ممبران ایک دوسرے کے خلاف توہین آمیز زبان استعمال نہیں کرتے تھے۔ نئے ممبران بزرگ ممبران کی تقریریں بڑے چاؤ سے سنتے تھے اور ان سے بہت کچھ سیکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ اس میں پارٹی کا کوئی بھید نہیں تھا۔ اصل مقصد سیکھنا اور سکھانا ہوا کرتا تھا جبکہ موجودہ دور میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ ممبران ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور ذاتیات پر حملے کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پارلیمنٹ کی کارروائی دیکھنے میں دل نہیں لگتا اور ایک اچاٹ پن محسوس ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ہمارے ملک میں جمہوریت اور جمہوری قدریں دم توڑ گئی ہیں۔ سب سے خراب رویہ حکمراں جماعت کے ممبران کا ہے جبکہ ایوان کی کارروائی کو خوش اسلوبی سے چلانے کی زیادہ ذمہ داری حکمراں جماعت کے ارکان پر عائد ہوتی ہے مگر وہ اپوزیشن کو نیچا دکھانے کے لیے کسی بھی حد تک چلے جاتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حکومت پہلی بار دفاعی پوزیشن میں نظر آئی اور اس کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ اس کے پاس اپوزیشن کی تنقیدوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔ نہ تو احتجاجی طلبہ پر پولیس کی زیادتیوں کا کوئی جواز تھا اور نہ ہی رام مندر چندہ چوری کے معاملے کا۔ یہی وہ موضوعات تھے جو پورے مانسون اجلاس پر حاوی رہے۔ اپوزیشن پارٹیوں نے نئی پارلیمنٹ کے داخلی دروازے کے باہر احتجاج کے نت نئے طریقے اختیار کئے۔ سب سے زیادہ وزیر داخلہ امت شاہ کو گھیرنے کی کوشش کی گئی۔ اپوزیشن بار بار یہی مطالبہ کرتا رہا کہ وزیر داخلہ ایوان میں آکر جواب دیں۔ جبکہ وزیر داخلہ نے عافیت اسی میں سمجھی کہ وہ ایوان کا سامنا ہی نہ کریں۔ نہ ہی وزیر اعظم نریندر مودی ایوان میں نظر آئے۔ وزیر داخلہ کا پارلیمنٹ سے فرار ہی سب سے بڑا مسئلہ تھا۔

اپوزیشن جہاں ایک طرف طلبہ کے پارلیمنٹ مارچ کے دوران کی گئی زیادتیوں سے شدید ناراض تھا تو وہیں دوسری طرف رام مندر میں چندہ چوری کا معاملہ اتنا سنگین رخ اختیار کر گیا تھا کہ حکومت ان دونوں ہی موضوعات پر لب کشائی سے بچ رہی تھی۔ ان دونوں ہی معاملوں کا عوامی ذہنوں پر خاص اثر ہے۔ جب حکومت اپوزیشن کے نرغہ میں بری طرح پھنس گئی تو اس نے جوابی حکمت عملی کے طور پر جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی میں طلباء پر لاٹھی چارج کے مسئلہ کا سہارا لیا اور اپوزیشن کو گھیرنے کی کوشش کی، لیکن اسے اس میں کامیابی نہیں ملی۔ حالیہ عوامی سروے میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ مودی سرکار کی مقبولیت میں اس حد تک کمی واقع ہوئی ہے کہ اگر آج انتخابات کرائے جائیں تو انڈیا اتحاد کو اکثریت حاصل ہوگی۔ اسی طرح وزیر اعظم نریندر مودی کے مقابلے میں راہل گاندھی کی مقبولیت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

masoom.moradabadi@gmail.com

آزادی کا مفہوم اور ہندوستان میں جمہوری زوال

آزادی کا مفہوم صرف سیاسی خودمختاری نہیں بلکہ اظہار، اجتماع، مذہب، میڈیا اور قانون کی آزادی بھی ہے۔ عالمی اداروں کے مختلف اشاریے ہندوستان میں ان آزادیوں کے مسلسل سکڑنے کی نشاندہی کرتے ہیں

آکار پٹیل

آزادی کا تعلق صرف بیرونی اقتدار سے نجات یا سیاسی خودمختاری سے نہیں، بلکہ اس کا بنیادی مفہوم آزادیٔ اظہار، آزادیٔ اجتماع، مذہبی آزادی، آزاد صحافت، قانون کی حکمرانی اور ہر شہری کو اپنے خیالات اور زندگی کے فیصلے آزادانہ طور پر کرنے کا حق بھی ہے۔ آزادی کے بغیر خودمختاری محض ایک لفظ بن کر رہ جاتی ہے۔ کچھ برس پہلے میں نے اپنی ایک کتاب کے لیے یہ جائزہ لیا تھا کہ دنیا ہندوستان میں آزادی کی صورتِ حال کو کس نظر سے دیکھتی ہے۔ وقتاً فوقتاً میں ان عالمی اشاریوں اور اداروں کی رپورٹس پر دوبارہ نظر ڈالتا ہوں تا کہ معلوم ہو سکے کہ صورتِ حال میں کیا تبدیلی آئی ہے۔ یومِ آزادی کے موقع پر اس جائزے کو دوبارہ سامنے رکھنا اس لیے بھی موزوں ہے کہ یہ سوال صرف حکومت یا سیاست کا نہیں، بلکہ ہندوستان میں جمہوریت اور آزادی کے مستقبل کا سوال ہے۔ جن عالمی اداروں اور تنظیموں کا یہاں ذکر ہے، ان میں سے بعض شاید عام قارئین کے لیے زیادہ معروف نہ ہوں، لیکن یہ سب اپنے اپنے شعبوں میں معتبر سمجھے جاتے ہیں اور ان کی رپورٹس عالمی سطح پر زیرِ بحث آتی ہیں۔ ان اداروں کی درجہ بندیوں سے اختلاف کیا جا سکتا ہے، ان کے طریقۂ کار پر سوال اٹھائے جا سکتے ہیں، لیکن ان سب کے نتائج کو یکجا کر کے دیکھنے سے جو مجموعی تصویر [illegible]

2019 تک ہندوستان ان ممالک کی پہلی دس ریاستوں میں شامل تھا جہاں مذہبی اصولوں سے متعلق سماجی دشمنی، بین المذاہب تناؤ و تشدد، منظم گروہوں کی جانب سے مذہبی تشدد اور افراد و سماجی گروہوں کو ہراساں کیے جانے کی شرح بلند پائی گئی۔

شہری معاشرے کی آزادیوں پر نظر رکھنے والا عالمی اتحاد شہری آزادیٔ اجتماع، پرامن احتجاج اور اظہارِ رائے سمیت بنیادی آزادیوں کی نگرانی کرتا ہے۔ اس کی درجہ بندی میں ہندوستان کی شہری آزادیوں کی فضا ’رکاوٹ زدہ‘ سے گھٹ کر ’دباؤ کا شکار‘ قرار دی گئی۔ ادارے نے آزادیٔ اظہار پر پابندیوں، مختلف قوانین کے استعمال اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی سرگرمیوں میں رکاوٹ پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے ہندوستان کو ان ممالک کی نگرانی فہرست میں شامل کیا جہاں شہری آزادیوں میں تیزی سے کمی دیکھی گئی۔ برطانیہ میں قائم معیشت داں انٹیلی جنس یونٹ اپنے معروف جمہوری اشاریے میں ہندوستان کو ’ناقص جمہوریت‘ قرار دیتا ہے۔ اس کے مطابق نریندر مودی کی قیادت میں جمہوری تنزلی، سیاست میں مذہب کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ اور ایسی پالیسیوں نے سیاسی ماحول کو متاثر کیا جن سے مسلمانوں کے خلاف جذبات اور مذہبی تناؤ میں اضافہ ہوا۔ اس جائزے میں یہ سوال بھی اہم بن جاتا ہے کہ جمہوریت کو صرف انتخابات کے انعقاد تک محدود سمجھا جائے یا اس میں اختلافِ رائے، اداروں کی خودمختاری اور [illegible]

مطابق بھارتیہ جنتا پارٹی کے دورِ حکومت میں امتیازی پالیسیوں اور مسلمانوں کو درپیش مشکلات میں اضافہ ہوا۔ اس طرح سیاسی آزادی کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کے حقوق اور مساوی شہری حیثیت بھی عالمی جائزوں کا اہم موضوع بن گئے ہیں۔ عالمی انصاف منصوبہ قانون کی حکمرانی، حکومتی جواب دہی، منصفانہ قوانین، شفاف حکومت اور قابلِ رسائی و غیر جانب دار انصاف کا جائزہ لیتا ہے۔ اس کے قانون کی حکمرانی کے اشاریے میں ہندوستان کی درجہ بندی بھی وقت کے ساتھ نیچے گئی۔ ایک مرحلے پر ہندوستان 66ویں پوزیشن پر تھا، جو 2022 میں 77ویں اور بعد میں 86ویں پوزیشن تک پہنچ گیا۔ قانون کی حکمرانی کسی بھی جمہوری نظام کی بنیادی شرط ہے، کیونکہ شہری آزادی اسی وقت مؤثر ہوتی ہے جب قانون سب کے لیے یکساں ہو اور انصاف تک رسائی حقیقی معنوں میں ممکن ہو۔

صحافت کے شعبے میں صورتِ حال بھی مختلف نہیں۔ پیرس میں قائم رپورٹرز بغیر سرحد کے ادارے کے عالمی صحافتی آزادی اشاریے میں ہندوستان 157ویں مقام پر رہا۔ رپورٹ میں صحافیوں کے خلاف تشدد، ذرائع ابلاغ کی ملکیت کے حد سے زیادہ ارتکاز اور متعدد میڈیا اداروں کی بڑھتی ہوئی سیاسی وابستگی کو اہم وجوہات میں شمار کیا گیا۔ آزاد صحافت کے بغیر شہریوں کو حکومت اور طاقت کے مراکز سے سوال کرنے، معلومات حاصل کرنے اور مختلف نقطۂ نظر تک رسائی کا [illegible]

اظہار تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ کسی فرد کی آزادی میں اس کی ذاتی زندگی، معاشی انتخاب اور اپنے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی شامل ہوتی ہے۔ اسی طرح برلن میں قائم شفافیت بین الاقوامی ادارے کے بدعنوانی کے تاثر کے اشاریے میں ہندوستان کی پوزیشن 85ویں سے گر کر 91ویں مقام تک پہنچی۔ ادارے کے سروے میں 39 فیصد ہندوستانیوں نے بتایا کہ انہیں گزشتہ 12 ماہ کے دوران رشوت دینی پڑی۔ بدعنوانی صرف مالی نقصان کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ ریاستی اداروں پر عوام کے اعتماد، قانون کی برابری اور شہری حقوق کے عملی تحفظ سے بھی گہرا تعلق رکھتی ہے۔ آزادی اور جمہوریت کا تعلق صرف سیاسی حقوق سے نہیں بلکہ شہریوں کے بنیادی معیارِ زندگی سے بھی ہے۔ واشنگٹن میں قائم بین الاقوامی غذائی پالیسی تحقیقی ادارے کے عالمی بھوک اشاریے میں ہندوستان 102ویں مقام پر رہا اور ملک میں بھوک کی صورتِ حال کو ”سنگین“ قرار دیا گیا۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں ایک بڑی تعداد بنیادی ضروریات کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہی ہو، وہاں سیاسی آزادی کے ساتھ معاشی اور سماجی انصاف کا سوال بھی ناگزیر ہو جاتا ہے۔

اس سے بھی زیادہ تشویش ناک تصویر جمہوریت کی اقسام کے اشاریے میں سامنے آتی ہے، جسے یونیورسٹی آف گوتھن برگ تیار کرتی ہے۔ اس ادارے کے مطابق 2014 کے بعد ہندوستان میں جمہوری [illegible]

اظہار، ذرائع ابلاغ اور شہری معاشرے کے شعبوں میں ہندوستان کی صورتِ حال پاکستان کے برابر آمرانہ قرار دی گئی اور بنگلہ دیش و نیپال سے بھی بدتر بتائی گئی۔ ادارے نے شہریت سے متعلق قوانین میں مذہبی بنیاد پر امتیاز کے خدشات بھی ظاہر کیے۔ یہ نتائج اس بنیادی سوال کو مزید اہم بنا دیتے ہیں کہ کیا انتخابات کا باقاعدگی سے انعقاد ہی کسی ملک کو مکمل جمہوریت قرار دینے کے لیے کافی ہے یا جمہوریت کے لیے آزاد ادارے، آزاد میڈیا، شہری حقوق اور قانون کی حکمرانی بھی اتنے ہی ضروری ہیں۔ ان عالمی درجہ بندیوں پر حکومت کا ردِعمل بھی اہم ہے۔ 2020 میں ان رپورٹس اور عالمی اشاریوں پر تشویش کے بعد حکومت نے 32 عالمی اشاریوں کے لیے ایک جامع معلوماتی نظام تیار کرنے کا حکم دیا۔ اس کا مقصد صرف درجہ بندی بہتر کرنا نہیں بلکہ نظام میں اصلاحات، سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا اور عالمی سطح پر ہندوستان کے تاثر کو بہتر بنانا بتایا گیا۔ بعد میں حکومت نے ایک بڑی تشہیری مہم کے ذریعے عالمی سطح پر ہندوستان کا تاثر بہتر بنانے، وزارتوں کی ویب سائٹس کے ذریعے معلومات فراہم کرنے اور عالمی اشاریوں کے طریقۂ کار، پیمانوں اور اعداد و شمار کے ذرائع کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے کی بات بھی کی۔

لیکن بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا کسی ملک کی آزادی، جمہوریت اور قانون کی حکمرانی محض تشہیری مہم سے بہتر ہو سکتی ہے؟ اگر مختلف عالمی [illegible]

اصلاحات سے آ سکتی ہے۔ وقت کے ساتھ حکومت نے ان رپورٹس پر سوال اٹھاتے ہوئے پہلے ان کے طریقۂ کار کو تنقید کا نشانہ بنایا اور پھر بعض اوقات ان کے مقاصد پر بھی سوالات اٹھائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض عالمی اشاریوں کے پیمانے یا طریقۂ کار پر اختلاف کی گنجائش ہو، لیکن جب مختلف ادارے مختلف شعبوں میں الگ الگ طریقوں سے کسی ایک ہی سمت میں تبدیلی کی نشاندہی کریں تو اس مجموعی رجحان پر سنجیدگی سے غور کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر آزادی واقعی جمہوریت کی روح ہے تو اس کی پیمائش کرنے والے مختلف عالمی ادارے مسلسل ایک ہی سمت کی نشاندہی کیوں کر رہے ہیں؟ یہ سوال صرف حکومت سے نہیں، بلکہ پورے معاشرے سے ہے۔ آزادی کا مطلب صرف یہ نہیں کہ ایک ملک کسی غیر ملکی اقتدار کے ماتحت نہ ہو۔ آزادی کا حقیقی مطلب یہ بھی ہے کہ اس ملک کا ہر شہری خوف کے بغیر اپنی بات کہہ سکے، اختلاف کر سکے، اپنے مذہب پر عمل کر سکے، آزادانہ طور پر معلومات حاصل کر سکے اور قانون سے یکساں تحفظ حاصل کرے۔

یومِ آزادی پر ہم ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں، ترنگا لہراتے ہیں اور آزادی کی جدوجہد کو یاد کرتے ہیں۔ لیکن آزادی کا حقیقی احترام صرف ماضی کو یاد کرنے سے نہیں، بلکہ موجودہ دور میں شہری آزادیوں، اختلافِ رائے، مذہبی ہم آہنگی، آزاد صحافت، قانون کی حکمرانی اور جمہوری اداروں کی حفاظت سے ہوگا۔ اسی لیے یومِ آزادی کا یہ سوال ہمارے [illegible]

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ایس آئی آر کے ذریعہ جمہوریت کو برباد کیا گیا، اب بچا ہی کیا ہے: پپو یادو

پٹنہ (ایجنسی) بہار کے پورنیہ سے آزاد رکن پارلیمنٹ پپو یادو نے وندے ماترم، ایس آئی آر ووٹر لسٹ ٹائم لائن، نکسل واد کو ختم کرنے کے حوالے سے نریندر مودی کے بیان اور رانچی طلبہ احتجاج پر ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے بات کرتے ہوئے ایس آئی آر کو لے کر پپو یادو نے کہا کہ ''کس کی بات کی جارہی ہے جس نے ایس آئی آر کے ذریعہ جمہوریت کو برباد کر دیا اور آئین کی بنیادی طاقت کو ختم کیا۔ اب بچا کیا ہے، حکومت تو زبردستی بنا لی گئی۔'' 'وندے ماترم' پر بی جے پی کی جانب سے سوال کھڑے کیے جانے پر پپو یادو نے کہا کہ ''بی جے پی کو جو بولنا ہے وہ بولے گی۔ ہر آدمی کو آزادی ہے۔ ان کی جانب سے بچوں کو ڈرایا جاتا ہے۔ جس نے آئین کو نہیں مانا، رام کو بھگوان ماننے سے انکار کر دیا۔

مجھے دماغی نکسل ہونے پر فخر ہے

وزیر اعظم مودی کے 'دماغی نکسل واد' والے بیان پر پی چدمبرم کا ردعمل

نئی دہلی۔(ایجنسی) کانگریس کے سینئر لیڈر پی چدمبرم نے وزیر اعظم نریندر مودی کے 'دماغی نکسل واد' والے بیان پر سخت جوابی حملہ کیا ہے۔ چدمبرم نے اتوار کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر انتہائی مختصر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا کہ ''مجھے 'دماغی نکسل' ہونے پر فخر ہے۔'' ان کا یہ بیان وزیر اعظم مودی کے یوم آزادی کے موقع پر لال قلعے سے کی گئی تقریر کے ایک دن بعد آیا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے اپنے خطاب میں کہا تھا کہ ''مسلح 'نکسل واد' ختم ہو چکا ہے، لیکن 'دماغی نکسل' اب بھی موقع کی تلاش میں ہے اور انہیں شناخت کر کے الگ تھلگ کرنا ہوگا۔'' 80ویں یوم آزادی کے موقع پر لال قلعے کی فصیل سے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا تھا کہ مسلح نکسل واد ختم ہو چکا ہے، لیکن 'دماغی نکسل' تشدد اور انتشار کے راستے تلاش کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے لوگوں کی شناخت کر کے انہیں الگ تھلگ کرنے کی ضرورت ہے۔ وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ نوجوانوں کو ملک کو ترقی یافتہ بنانے کی قومی دھارے سے جوڑنا ہوگا۔

پی۔ چدمبرم سے قبل کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے بھی وزیر اعظم کے بیان پر ردعمل ظاہر کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ پہلے مخالفین کو 'اربن نکسل' کہا جاتا تھا اور اب 'دماغی نکسل' کہا جارہا ہے۔ جے رام رمیش نے اسے وزیر اعظم کی مایوسی کی علامت قرار دیا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ جن مطالبات کی مبینہ 'اربن نکسل' یا اب 'دماغی نکسل' وکالت کرتے ہیں، حکومت آخر کار وہی کام کرتی ہے۔ کانگریس کی ترجمان سپریا شرینیت نے بھی 'ایکس' پر پوسٹ کر کے وزیر اعظم مودی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا ملک کے نوجوانوں کو صرف اس لیے 'دماغی نکسل' کہا جارہا ہے کیونکہ وہ وزیر اعظم سے سوال کرتے ہیں؟ انہوں نے وزیر اعظم کی تقریباً 75 منٹ کی تقریر کو اکتاہٹ بھری قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس میں انہیں ایک شکست خوردہ اور تھکا ہوا شخص نظر آیا، جسے زمینی حقیقت کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔ سپریا شرینیت نے وزیر اعظم کی جانب سے پنڈت نہرو کو 'مہاپرش' کہے جانے کا بھی ذکر کیا۔

امت شاہ نے راجستھان میں واجپئی کے سب سے بڑے دھاتی مجسمے کی نقاب کشائی کی

چتوڑ گڑھ، (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے راجستھان کے وزیرِ اعلیٰ بھجن لال شرما کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ وعدے پورے کرنے کی سمت میں تیز رفتار سے کام کر رہے ہیں۔ مسٹر شاہ اتوار کے روز چتوڑ گڑھ کے نمبا ہیڑا میں سابق وزیرِ اعظم اٹل بہاری واجپئی کے مجسمے کی نقاب کشائی کے بعد منعقدہ ''اٹل گورو اسمرتی سماروہ'' سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ راجستھان کو پانی کی کمی کے لیے جانا جاتا تھا، لیکن مسٹر شرما نے تین بڑے آبی معاہدے کر کے آدھے راجستھان کی پیاس بجھانے کا کام کیا ہے۔ ہریانہ، گجرات اور پنجاب تک کا پانی وہ یہاں لائے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی پورے راجستھان کو ہریالی سے بھرنے کے لیے ریاست میں ایک خصوصی مہم بھی چلائی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر شرما کی قیادت میں منعقدہ رائزنگ راجستھان گلوبل انویسٹمنٹ سمٹ'' میں 35 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تجاویز آئی ہیں۔ راجستھان کی ترقی کے لیے 36 نئی پالیسیاں بنائی گئی ہیں۔ ریاست میں ایک لاکھ 78 ہزار سے زائد نوجوانوں کو سرکاری نوکریاں دی گئی ہیں۔ غریب خاندانوں کو 450 روپے میں گیس سلنڈر دیا جارہا ہے۔ اب تک ریاست میں پانچ کروڑ 87 لاکھ سلنڈروں پر سبسڈی دی جا چکی ہے۔ مکھیہ منتری آیوشمان آروگیہ یوجنا' کے تحت ریاست میں 45 لاکھ افراد کو فائدہ ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیرِ اعظم نریندر مودی کی رہنمائی اور وزیرِ اعلیٰ بھجن لال شرما کی قیادت میں راجستھان بہت آگے بڑھنے والا ہے۔ اس موقع پر 15 اضلاع میں پانچ ہزار 659 کروڑ روپے کے 944 ترقیاتی کاموں کا افتتاح اور سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اس کے ساتھ ہی 'جل جیون مشن'' کے تحت ایک ہزار 500 گاؤں کو ہر گھر نل سے پانی کا تحفہ دیا گیا۔ اس سے قبل مسٹر شاہ نے مسٹر واجپئی کے آٹھ دھاتوں سے تیار کردہ مجسمے کی نقاب کشائی کی اور پھول چڑھا کر خراجِ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے پنچ گورو پویلین، بھارت ٹیکسی، ای۔پیکس، پردھان منتری بھارتیہ جن اوشدھی مرکز، چتوڑ گڑھ سینٹرل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ نیز صنعت و تجارت کے محکمے کی نمائش کا معائنہ بھی کیا۔

'پیپر لیک کی راجدھانی بنتا جارہا ہے بہار'، تیجسوی یادو کا جے ڈی یو-بی جے پی حکومت پر حملہ

پٹنہ (ایجنسی) آر جے ڈی رہنما اور بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف تیجسوی یادو نے ریاست میں بگڑتی ہوئی قانون و انتظام کی صورت حال اور امتحانات میں بے ضابطگیوں کو لے کر اتوار کو این ڈی اے حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ بہار اب ایگزام پیپر لیک کی راجدھانی بنتا جارہا ہے اور ریاست میں نظم و نسق پوری طرح ناکام ہو چکا ہے۔ تیجسوی یادو نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بہار میں دسویں اور بارہویں جماعت کے امتحانات سمیت مختلف مسابقتی امتحانات بھی بے ضابطگیوں اور سوالیہ پرچوں کے افشا سے متاثر ہورہے ہیں۔ ان کے مطابق امتحانات میں شفافیت کے فقدان سے طلبہ اور نوجوانوں کا نظام پر اعتماد متاثر ہورہا ہے۔ آر جے ڈی رہنما نے طلبہ کے احتجاج سے نمٹنے کے حکومتی طریقہ کار پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جب طلبہ سوالیہ پرچے لیک ہونے کے خلاف احتجاج کرتے ہیں تو ان کے ساتھ مار پیٹ کی جاتی ہے اور ان پر لاٹھی چارج کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں احتجاج کرنے والے طلبہ کے خلاف اے کے-47 رائفل کا بھی استعمال کیا گیا۔

تیجسوی یادو نے کہا کہ مہا گٹھ بندھن میں شامل جماعتیں سیوان میں طلبہ کے احتجاج کے دوران پولیس کی جانب سے اے کے-47 کے استعمال کے معاملے کو لے کر 19 اگست کو پٹنہ میں واقع لوک بھون تک مارچ کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ مہا گٹھ بندھن کے رہنما سیوان کے واقعے کے سلسلے میں گورنر کو ایک یادداشت بھی پیش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعے میں اے کے-47 استعمال کرنے والے ایک سپاہی کو معطل کرنا کافی نہیں ہے۔ تیجسوی یادو نے مطالبہ کیا کہ اس افسر کے خلاف بھی کارروائی کی جائے جس نے احتجاج کرنے والے طلبہ کے خلاف اے کے-47 کے استعمال کا حکم دیا تھا۔

دریں اثنا، بائیں بازو کی طلبہ تنظیموں کے ارکان نے نیٹ سوالیہ پرچے لیک اور مظاہرین کے خلاف پولیس کارروائی کے خلاف 25 جولائی کو بہار بند کی حمایت میں ریاست کے کئی اضلاع میں احتجاج کیا تھا۔ اس دوران کئی مقامات پر مظاہرین اور سکیورٹی اہلکاروں کے درمیان جھڑپیں بھی ہوئی تھیں۔ بہار بند کے دوران پٹنہ، سارن، سیوان، اورنگ آباد، بھاگلپور، سیتامڑھی، پورنیہ اور بھوجپور میں احتجاج نے پرتشدد شکل اختیار کر لی تھی، جبکہ سمستی پور، نوادہ، نالندہ، مدھوبنی اور شیخ پورہ میں نسبتاً معمولی مظاہرے ہوئے تھے۔

وطن سے محبت کو کردار بنائیں، تعمیر و ترقی کو شعار بنائیں: مولانا محمد اظہر مدنی

80ویں یومِ آزادی کی مناسبت سے اقرا انٹرنیشنل اسکول میں پرچم کشائی کی تقریب، طلبہ وطالبات نے پیش کیے متنوع اور بامقصد ثقافتی پروگرام

نئی دہلی، (یواین آئی) جنوبی دہلی میں واقع عصری تعلیمی و تربیتی ادارہ اقرا انٹرنیشنل اسکول میں ملک کے 80ویں یومِ آزادی کے موقع پر نہایت شاندار اور بامقصد تقریبِ پرچم کشائی اور جشنِ آزادی کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں علاقے کی متعدد دینی، علمی، سماجی اور سیاسی شخصیات کے علاوہ طلبہ وطالبات اور ان کے والدین وسرپرستان نے شرکت کی۔ پروگرام کے آغاز میں اسکول کے ڈائریکٹر مولانا محمد اظہر مدنی کے ہاتھوں قومی پرچم ترنگا لہرایا گیا۔ اس موقع پر کلاس ہفتم کی طالبات نے قومی ترانہ جن گن من نہایت جوش وجذبے اور حب الوطنی کے احساس کے ساتھ پیش کیا۔ بعد ازاں طلبہ و طالبات کے متنوع ثقافتی پروگراموں کا آغاز ہوا، جس کی ابتدا عائشہ عبدالرحمن اور ان کے رفقاء کی تلاوتِ کلامِ پاک اور اس کے اردو و انگریزی ترجمے سے ہوئی۔ آسیہ وسیم اور ان کی سہیلیوں نے حدیثِ نبوی ﷺ اور اس کا اردو و انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد طلبہ و طالبات نے اردو، ہندی، انگریزی اور عربی زبانوں میں مختلف موضوعات پر مفید اور معنی خیز تقاریر پیش کیں۔ علینہ ساحل (کلاس نہم)، قدسیہ (کلاس ہشتم)، رباب (کلاس دوم)، حماد نسیم (کلاس سوم)، احمد وسیم (کلاس چہارم)، یوشع احمد (کلاس چہارم)، رقیہ عبدالرحمن (کلاس ہشتم)، زینب شفیق الرحمن (کلاس دوم) اور دیگر طلبہ وطالبات نے اپنی شاندار پیشکشوں سے حاضرین کو متاثر کیا۔

حمدان سعید اور ان کے ساتھیوں نے جنک فوڈ اور صحت بخش غذا کے موضوع پر ایک خوبصورت تمثیلیہ پیش کیا، جس کے ذریعے بچوں اور ان کے والدین وسرپرستان کو صحت بخش غذا کے استعمال کی ترغیب دی گئی اور جنک فوڈ کے مضر اثرات سے آگاہ کیا گیا۔ طلبہ نے مؤثر انداز میں یہ پیغام دیا کہ صحت بخش غذا صحت مند زندگی کی ضمانت ہے، جب کہ جنک فوڈ کا کثرت سے استعمال صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ اسی طرح سمیہ ارشاد (کلاس پنجم) اور ان کی سہیلیوں نے ''ڈرگس: ایک سماجی ناسور'' کے عنوان سے تمثیلیہ پیش کیا، جس میں معاشرے میں پھیلتے ہوئے منشیات کے عفریت سے بچنے اور نوجوان نسل کو اس سے محفوظ رکھنے کا پیغام دیا گیا۔ صفائی وستھرائی کی اہمیت اجاگر کرنے والے متعدد مکالمے بھی پیش کیے گئے۔ کلاس اول کے طلبہ وطالبات نے مجاہدینِ آزادی کے کردار پر مبنی مکالمے نہایت مؤثر انداز میں پیش کیے، جب کہ مختلف گروپس نے دیش بھکتی اور حب الوطنی پر مبنی متنوع نغموں پر خوبصورت پرفارمنس پیش کر کے حاضرین سے خوب دادِ تحسین حاصل کی۔ دیگر پروگراموں میں بھی آزادی کی اہمیت، اس کے تقاضوں اور مجاہدینِ آزادی کی بے مثال قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ اس موقع پر اسکول کے بانی مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ملک کا 80واں یومِ آزادی منا رہے ہیں اور ہمیں قومی تہواروں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ آزادی ایک عظیم نعمت ہے، جس کے حصول کے لیے ہمارے اسلاف نے غلامی کے خلاف طویل جدوجہد کی اور بے مثال قربانیاں پیش کیں۔ اس نعمت کی قدر کرنا ہم سب کا فریضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کی قدر کا حقیقی مفہوم صرف جشن منانا نہیں، بلکہ وطن کی تعمیر وترقی میں اپنا کردار ادا کرنا، مجاہدینِ آزادی کی قربانیوں کو یاد رکھنا اور ایسا عمل وکردار اختیار کرنا ہے جس سے ہمارا وطن ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔ ہمیں ہر اس کام سے اجتناب کرنا چاہیے جو ملک کی ترقی اور خوش حالی کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہو۔ مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے مزید کہا کہ یومِ آزادی ہمیں اس عزم کی تجدید کا موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم آزادی کے تقاضوں کو سمجھیں گے اور کوئی ایسا عمل نہیں کریں گے جو اس کی روح اور حقیقی مفہوم کے منافی ہو۔

انڈین یونین مسلم لیگ کی یومِ آزادی تقریب، سیاسی شعور بیدار کرنے پر زور

نئی دہلی (یواین آئی) انڈین یونین مسلم لیگ، دہلی پردیش کی جانب سے ہندوستان کے 80ویں یومِ آزادی کے موقع پر قائدِ ملت سینٹر، دریا گنج، نئی دہلی میں پرچم کشائی کی تقریب منعقد کی گئی۔ تقریب میں دہلی پردیش کے صدر مولانا نثار احمد نقشبندی، شیخ فیصل حسن، سکریٹری عمران اعجاز، یوتھ لیگ کے کارکنان، محمد اتیب، محمد آصف انصاری، مولانا معین الدین سمیت سیکڑوں کارکنان نے شرکت کی۔ اس موقع پر مولانا نثار احمد نقشبندی نے کہا کہ یومِ آزادی ہمارے لیے صرف جشن کا دن نہیں بلکہ احتساب اور غور وفکر کا بھی موقع ہے۔ مسلمانوں کو اپنی سیاسی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے سیاسی شعور اور اجتماعی قوت پیدا کرنا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ مختلف جماعتوں کے ٹکٹ پر منتخب ہونے والے مسلم نمائندے لازماً مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہوتے، کیونکہ وہ اپنی پارٹی کی پالیسی کے مطابق کام کرتے ہیں۔

بنگلہ دیش کی طارق کے دورہ ہند کے لیے سازگار ماحول بنانے کی اپیل

ڈھاکہ/نئی دہلی، (یواین آئی) بنگلہ دیش نے اتوار کے روز ہندستان سے سابق وزیرِ اعظم شیخ حسینہ کی حوالگی کی اپنی درخواست پر جلد کارروائی کرنے اور وزیرِ اعظم طارق رحمان کے دورہ ہند کے لیے ''سازگار ماحول'' بنانے میں مدد کرنے کی اپیل کی۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان شاہد الکریم نے وزارت میں میڈیا بریفنگ کے دوران کہا، ''ہم نے اس معاملے میں اپنا موقف واضح کر دیا ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ اس دورے کے لیے مناسب ماحول تیار کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا، ''اس سمت میں ہم نے ہندستانی حکام سے شیخ حسینہ اور دیگر فرار ملزمان کی حوالگی کی ہماری درخواست پر جلد کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ مسٹر طارق رحمان کے ہندستان کے دوطرفہ دورے کے امکانات پر بنگلہ دیش اور ہندستان کے حکام گزشتہ کئی ہفتوں سے ایک دوسرے کے رابطے میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی دہلی میں پانچ اگست کو محترمہ حسینہ کی جانب سے کھلے عام میڈیا سے بات چیت کیے جانے کے بعد یہ عمل متاثر ہوا۔ بنگلہ دیش کے مطابق، شیخ حسینہ کو ملک کے نام نہاد انٹرنیشنل کرائمز ٹربیونل نے انسانیت کے خلاف جرائم کے معاملے میں قصوروار ٹھہرایا ہے۔ بنگلہ دیش نے محترمہ حسینہ کی حوالگی کے علاوہ انقلاب منچ کے ترجمان شریف عثمان ہادی کے قتل کے ملزمان کو بھی ہندستان سے سونپنے کی درخواست کی ہے۔ بنگلہ دیش نے یہ مطالبہ دونوں ملکوں کے درمیان طے حوالگی کے معاہدے کے تحت کیا ہے۔ ترجمان نے کہا، ''ہم ان کے جواب کے منتظر ہیں۔'' رپورٹس کے مطابق، وزیرِ اعظم طارق رحمان کے 20 سے 25 اگست کے درمیان ہندستان آنے کا امکان ہے۔ ترجمان نے کہا کہ بنگلہ دیش اپنی ''بنگلہ دیش فرسٹ'' پالیسی پر قائم رہے گا اور خود مختارانہ برابری، قومی وقار، ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے اور باہمی مفادات کی بنیاد پر ہندستان اور دیگر ممالک و پڑوسی ممالک کے ساتھ دوستانہ دوطرفہ تعلقات کو فروغ دیتا رہے گا۔ مسٹر طارق رحمان کے ممکنہ دورہ ہند پر قیاس آرائیوں نے 10 اگست کو ڈھاکہ میں ہندستانی ہائی کمشنر دنیش ترویدی اور وزیرِ اعظم رحمان کی ملاقات نیز اگلے دن مسٹر ترویدی کے نئی دہلی کے دورے کے بعد تیز ہوگئی ہیں۔ مسٹر ترویدی نے 11 اگست کو وزیرِ اعظم نریندر مودی سے بھی ملاقات کی تھی۔

واحد ایجنڈا مودی کو بچانا ہے، کانگریس نے خواتین کے ریزرویشن پر وزیر اعظم کی اپیل کو ڈرامہ قرار دیا

نئی دہلی: کانگریس پارٹی نے اتوار کو وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے اپوزیشن جماعتوں سے خواتین کے ریزرویشن کو لاگو کرنے کے لیے حد بندی بل کی حمایت کرنے کی اپیل کو ڈرامہ قرار دیا اور الزام لگایا کہ ان کا واحد ایجنڈا مودی کو بچانا ہے خواتین کا ریزرویشن نہیں۔ کانگریس جنرل سکریٹری انچارج کمیونیکیشن جے رام رمیش نے وزیر اعظم مودی کی اپیل کے پیچھے محرکات پر سوال اٹھایا اور کہا کہ لال قلعہ سے تقریر کرنے کے بجائے انہیں 2029 کے انتخابات کے لئے لوک سبھا کی موجودہ طاقت پر خواتین کے ریزرویشن کو نافذ کرنا چاہئے۔ جب ان سے یوم آزادی کی تقریر میں اپوزیشن جماعتوں سے وزیر اعظم مودی کی اپیل کے بارے میں پوچھا گیا تو رمیش نے کہا کہ وقت کو سمجھنا ضروری ہے، کیونکہ 1993 میں 73ویں اور 74ویں آئینی ترمیمی بل منظور کیے گئے تھے، جن میں پنچایتوں، ضلع کونسلوں، بلاک پنچایتوں اور بلدیات میں خواتین کے لیے ایک تہائی ریزرویشن فراہم کیا گیا تھا۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی سے بات کرتے ہوئے، رمیش نے کہا کہ راجیو گاندھی نے نچلی سطح پر اس پر کام کیا ہے اور اس دفعہ کو آئین میں شامل کرانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ناری شکتی وندن ایکٹ، 2023، ستمبر 2023 میں متفقہ طور پر منظور کیا گیا تھا۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے نے خود کہا تھا کہ لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے ریزرویشن کو فوری طور پر لاگو کیا جانا چاہئے۔ رمیش نے کہا کہ کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے بار بار مطالبہ کیا ہے کہ 543 رکنی لوک سبھا میں خواتین کے ریزرویشن کو لاگو کیا جائے، جس کا مطلب ہے کہ خواتین کے لیے 182 سیٹیں ریزرو کی جائیں۔ اچانک، 16 اپریل، 2026 کو رات 11 بجے، جب پارلیمنٹ میں حد بندی کے معاملے پر بحث ہورہی تھی، ناری شکتی وندن ایکٹ، 2023 کو نوٹیفائی کیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ حکومت کی واحد دلچسپی خواتین کے تحفظات کو حد بندی سے جوڑنے میں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت دو تہائی اکثریت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن ناکام رہی ہے اور حد بندی سے متعلق آئینی ترمیمی بل بھی مانسون اجلاس میں پیش نہیں کیا جاسکا۔ رمیش نے کہا کہ ان کے پاس دو تہائی اکثریت نہیں ہے اور نہ کبھی ملے گی۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے کہا کہ لال قلعہ سے بار بار تبلیغ کرنے اور یہ ڈرامہ کرنے کے بجائے وزیر اعظم مودی کو 2029 کے عام انتخابات سے موجودہ لوک سبھا طاقت کی بنیاد پر خواتین کے تحفظات کو نافذ کرنا چاہئے۔ رمیش نے کہا کہ پی ایم کا واحد ایجنڈا مودی کو بچانا ہے، خواتین کے تحفظات نہیں۔ اپنی یوم آزادی کی تقریر میں، پی ایم مودی نے اپوزیشن جماعتوں سے حد بندی سے متعلق خواتین کے ریزرویشن بل کی حمایت کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسئلہ گزشتہ 40 سالوں سے سیاسی میدان میں پھنسا ہوا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سیاسی جماعتیں مجوزہ قانون کی منظوری کا کریڈٹ لے سکتی ہیں۔ آئینی ترمیمی بل، بجٹ اجلاس کے دوران پیش کیا گیا، جس کا مقصد 2029 تک قانون ساز اسمبلیوں میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کو نافذ کرنا اور لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد 543 سے بڑھا کر 816 کرنا ہے۔ لوک سبھا میں مجوزہ قانون کو منظور کرنے کے لیے دو تہائی اکثریت کی ضرورت تھی، لیکن حزب اختلاف کی جماعتوں کی شکست کی وجہ سے بل کو مسترد کر دیا گیا۔ لوک سبھا میں ووٹ دینے والے 528 ممبران پارلیمنٹ میں سے 298 نے حق میں ووٹ دیا جبکہ 230 نے مخالفت کی۔ بل کے لیے دو تہائی اکثریت کے لیے 352 ووٹ درکار تھے۔

آر ایس ایس کی رجسٹریشن کا معاملہ مالی جواب دہی پر کانگریس اور بی جے پی کے درمیان سیاسی جنگ میں تبدیل

بنگلورو، 15 اگست (یواین آئی) کرناٹک میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی رجسٹریشن کے معاملے پر سیاسی تنازع کانگریس اور بی جے پی کے درمیان براہِ راست محاذ آرائی میں تبدیل ہو گیا ہے۔ حکمراں جماعت نے سوال اٹھایا ہے کہ یہ تنظیم باضابطہ رجسٹریشن اور مالی جانچ پڑتال سے باہر کیوں رہے۔ یہ معاملہ اس وقت مزید نمایاں ہوا جب بی جے پی رہنما بی ایل سنتوش نے مبینہ طور پر کہا کہ آر ایس ایس رجسٹرڈ نہیں ہے اور مستقبل میں بھی رجسٹریشن نہیں کرائے گی۔ کرناٹک کے وزیر وجے آنند کاشپنور نے اس بیان کو بنیاد بنا کر تنظیم کی مالی شفافیت پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری طور پر قانونی حیثیت اور جواب دہی چاہنے والی کسی بھی تنظیم کے لیے رجسٹریشن ضروری ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ ''اگر رجسٹریشن ہو جائے تو اکاؤنٹس اور فنڈز کے ذرائع کی جانچ کی جا سکتی ہے۔ کوئی بھی تنظیم ایسی جانچ پڑتال سے باہر کیوں رہے؟'' انہوں نے آر ایس ایس اور بی جے پی کے مالی معاملات کی بھی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ کاشپنور نے بی جے پی کے مالی وسائل کے ذرائع کی جانچ کا بھی مطالبہ کیا اور کہا کہ سیاسی تنظیموں کو جواب دہی سے مستثنیٰ نہیں ہونا چاہیے۔

کانگریس نے اس حملے کو مزید تیز کرتے ہوئے وزیر پریانک کھرگے نے سرکاری عمارتوں اور عوامی املاک کے نجی تنظیموں کے استعمال کو منظم کرنے سے متعلق مجوزہ قانون کی بی جے پی کی مخالفت پر سوال اٹھایا۔ کھرگے نے پوچھا کہ زیادہ شفافیت اور جواب دہی یقینی بنانے کے مقصد سے بنائے جانے والے قانون پر بی جے پی کو تشویش کیوں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یکساں قانونی معیار ہر تنظیم پر لاگو ہونا چاہیے۔ دوسری جانب بی جے پی نے کانگریس حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ مجوزہ عوامی املاک سے متعلق قانون کے ذریعے آر ایس ایس کو نشانہ بنا کر اس کی سرگرمیوں کو محدود کرنا چاہتی ہے۔ اس طرح یہ تنازع محض رجسٹریشن کے سوال سے آگے بڑھ گیا ہے۔ کانگریس نے آر ایس ایس کے مالی معاملات اور جواب دہی کو سیاسی جنگ کا مرکزی موضوع بنا دیا ہے، جبکہ بی جے پی حکومت کے اقدام کو تنظیم کی سرگرمیوں پر قدغن لگانے کی کوشش قرار دے رہی ہے۔

آئینی اقدار کی پاسداری ہی حقیقی حُب الوطنی ہے: شیخ ابوبکر

آزادی کے 80ویں سالگرہ پر کالی کٹ مرکز الثقافۃ میں جشن یوم آزادی

کالی کٹ (عبدالکریم امجدی) ہندوستان میں مختلف مذاہب، زبانوں، ثقافتوں اور روایات کے لوگ آباد ہیں۔ قوم کو متحد رکھنے کے لیے ملک کے معماروں نے آئین میں ایسے اصول شامل کیے جو سب کے حقوق اور مساوات کی ضمانت دیتے ہیں۔ ان آئینی اصولوں کو نظر انداز یا کمزور کرنا ملک کے اتحاد واستحکام کے لیے نقصان دہ ہے۔ آئین کی اقدار کی حفاظت اور ان پر عمل کرنا ہی حقیقی حب الوطنی ہے۔ ان خیالات کا اظہار گرانڈ مفتی آف انڈیا شیخ ابوبکر احمد نے 80ویں یومِ آزادی کے موقع پر مرکز سینٹرل کیمپس میں قومی پرچم لہرانے کے بعد خطاب کرتے ہوئے کیا۔ شیخ نے کہا کہ آئینی اداروں کی شفافیت، خود مختاری اور عوامی اعتماد کو برقرار رکھنا ملک کی بقا، استحکام اور ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔ اس سلسلے میں سیاسی وابستگیوں اور اختلافات سے بالاتر ہو کر تمام شہریوں کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آزادی کا مطلب کسی دوسرے فرد کے حقوق سلب کرنے یا قانون کی خلاف ورزی کرنے کا اختیار نہیں، بلکہ یہ ملک کے آئین وقوانین کی پاسداری کرتے ہوئے سماجی ہم آہنگی، بھائی چارے اور قومی یکجہتی کو مضبوط بنانے کا بہترین موقع ہے۔ اس موقع پر شیخ ابوبکر احمد نے آئین کی پاسداری کا حلف بھی دلایا۔ تقریب میں مرکز میں زیر تعلیم ہندوستان کی 20 ریاستوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر مرکز کے ڈائریکٹر جنرل سی محمد فیضی نے پیغامِ آزادی پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ دن ہمیں ان عظیم قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جن کے نتیجے میں ہمارا ملک آزادی کی نعمت سے سرفراز ہوا۔ آزادی محض ایک تاریخی واقعہ نہیں، بلکہ یہ ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے کہ ہم ملک کی سالمیت، امن، جمہوریت اور ترقی کے تحفظ کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ اور مرکز ڈائریکٹر بورڈ کے اراکین وی ایم رشید ثقافی، انیس محمد، شمیم کے کے اور ڈاکٹر روشن نورانی سمیت مختلف اداروں کے طلبہ، اساتذہ اور دیگر ذمہ داران بھی شریک رہے۔

کانگریس 2027 میں پنجاب میں حکومت بنائے گی، راہل گاندھی 2029 میں وزیر اعظم بنیں گے: رندھاوا

لدھیانہ، (یواین آئی) پنجاب کے سابق نائب وزیر اعلیٰ اور گرداسپور کے رکن پارلیمنٹ سکھجندر سنگھ رندھاوا نے اتوار کو لدھیانہ میں اسد وشہادت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں پنجاب میں کانگریس کی حکومت بنے گی اور 2029 میں راہل گاندھی کو ملک کا وزیر اعظم بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پنجاب کی پگڑی اور عزت کا سوال ہے اور کانگریس پنجاب کی پگڑی کو داغدار نہیں ہونے دے گی۔ مسٹر رندھاوا نے کہا کہ کانگریس کارکنوں کی عزت اور پنجاب کی عزت پارٹی کے لئے سب سے اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی سیاسی جماعت کارکنوں کو نظر انداز کر کے اقتدار میں نہیں آسکتی۔ کارکنوں نے اپنے خون اور پسینے سے کانگریس پارٹی کی آبیاری کی ہے اور آج پنجاب میں پارٹی کا کھڑا ہونا صرف ایک فرد نہیں بلکہ ہر کارکن کے تعاون کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے ان کی اور سابق وزیر اعلیٰ چرنجیت سنگھ چنی کی ذمہ داری ہے کہ وہ پنجاب میں کانگریس کو مضبوط کریں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کارکنوں کو پارٹی سے بہت امیدیں ہیں اور کانگریس مرکز میں بی جے پی حکومت کا سیاسی طور پر مقابلہ کرتے ہوئے پنجاب کے مفادات کا دفاع کرے گی۔ پچھلی کانگریس حکومت کی میعاد کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر رندھاوا نے کہا کہ ان کی 111 دن کی میعاد 11 سال کے برابر تھی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس ان کے خون میں شامل ہے اور انہیں اپنی رکنیت کی تصدیق کے لئے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ عہدے اور صدور آتے جاتے رہتے ہیں لیکن کانگریس ثابت قدم رہتی ہے۔ کانگریس میں مبینہ دھڑے بندی کے بارے میں مسٹر رندھاوا نے کہا کہ پارٹی کو مضبوط کرنا اور الیکشن جیتنا اس وقت ترجیح ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ کانگریس کی تاریخ میں بڑے دھڑے اور اختلافات رہے ہیں، پارٹی نے ہمیشہ متحد ہو کر انتخابی چیلنجوں کا سامنا کیا ہے۔

80ویں یوم آزادی کے موقعے پر قومی اردو کونسل میں پرچم کشائی کی تقریب

نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے صدر دفتر میں آج 80ویں یوم آزادی کے موقعے پر آزادی کا جشن مناتے ہوئے پرچم کشائی کی گئی اور جوش وخروش کے ساتھ قومی ترانہ گایا گیا۔ اس موقعے پر قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے کہا کہ آج کا دن، ہم تمام ہندوستانیوں کے لیے نہایت اہم اور جشن کا دن ہے۔ آج ہندوستان اپنا 80واں یوم آزادی منا رہا ہے۔ یہ دن ایک طویل جدوجہد کا نتیجہ ہے، جس میں ہندوستان کے تمام مذاہب وطبقات کے افراد کی قربانیاں شامل ہیں۔ ہندوستان نے آزادی کے بعد ایک لمبا سفر طے کرتے ہوئے علوم وفنون اور ترقی کی راہیں طے کی ہیں۔ یہ سفر مسلسل جاری ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی کے 'وکست بھارت 2047' کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی طرف گامزن ہے۔ ملک کی اس ترقی میں دیگر علوم وفنون کے ساتھ ہندوستانی زبانوں نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ جنگ آزادی میں اردو ادب وصحافت کی بے مثال خدمات کا ہر کوئی معترف ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہم اس زبان کے ذریعے ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کو فروغ دینے اور ملک کو آگے بڑھانے میں سرگرم عمل ہیں۔ پرچم کشائی کے اس موقعے پر کونسل میں جشن کا ماحول دیکھا گیا۔ بچوں نے بھی نہایت جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی اور حب الوطنی کا ثبوت پیش کیا۔ اس موقعے پر قومی اردو کونسل کے اسسٹنٹ ڈائرکٹرز، ریسرچ افسران اور اراکین بھی موجود رہے۔

دیوبند میں 80واں جشنِ یومِ آزادی جوش وخروش سے منایا گیا

دیوبند، 16/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) 80/واں جشن یوم آزادی دارالعلوم دیوبند، وقف دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم زکریا دیوبند سمیت یہاں کے عصری ودینی اداروں اور سرکاری دفاتر میں روایتی انداز میں نہایت تزک واحتشام کے ساتھ منایا گیا۔ اس سلسلہ میں معروف تکنیکی ادارہ مدنی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ و پبلک گرلز انٹر کالج میں منعقد شاندار تقریب میں پرچم کشائی عمل میں آئی۔ اس موقع پر گرلز کالج کی طالبات اور انسٹی ٹیوٹ کے طلباء نے ثقافتی پروگرام پیش کئے۔ یوم آزادی کی سالگرہ کے موقع پر آزادی کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے پبلک گرلز انٹر کالج کے سرپرست و مسلم فنڈ دیوبند کے منیجر سہیل صدیقی نے کہا کہ جو خواب آزادی کے متوالوں نے آزاد ہندوستان کا دیکھا تھا وہ تب تک پورا نہیں ہوگا جب تک ہمارے ملک سے غربت، بے روزگاری اور بدعنوانی کا خاتمہ نہیں ہوجاتا ہے ہمیں یہ عزم کرنا چاہئے کہ ہم ملک کی ترقی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کی راہ پر گامزن رہیں گے، انہوں نے کہا کہ صرف جذباتی نعرے لگا کر اور آزادی کے گیت گا کر آزادی کا حق ادا نہیں ہوسکتا، آزادی کے تقاضے پورے کرنے کیلئے قومی اتحاد، قانون کا احترام کمزوروں کو اوپر اُٹھانا اور دیانتداری سے محنت کرنا جیسی شرائط لازمی ہیں اگر نفرت، ظلم اور پھوٹ کا لاوا اسی طرح اُبلتا رہا تو ہندوستان کے عوام اور اس ملک کے لئے یہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔ اس دوران سابق چیئرمین دیوبند انعام قریشی، نجم عثمانی، صبا حسیب صدیقی، نوشاد احمد، بھوپال سنگھ، ماسٹر تنویر احمد، ماسٹر شمیم کرتپوری، سید وجاہت شاہ، فیضی صدیقی، عمیر عثمانی اور محمد شارق سمیت دونوں اداروں کے جملہ اساتذہ طلباء وطالبات اور کارکنان موجود رہے۔ معروف طبی ادارہ جامعہ طبیہ دیوبند میں پرچم کشائی ادارہ کے پرنسپل محمد ناصر خان نے کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو جنگ آزادی کی تحریک میں اپنے بزرگوں کے کردار کو عوام کے سامنے نمایاں کرنے کی ذمہ داری خود مسلمانوں کی ہی ہے انہیں اس بات کے اوپر منحصر نہیں رہنا چاہئے کہ ہمارے آباؤ اجداد کی تعریف دوسرے لوگ کریں گے۔ اس دوران جامعہ کے ڈاکٹر فصیح صدیقی وغیرہ سمیت جملہ کارکنان موجود رہے۔ جی ٹی روڈ پر واقع ممتاز دینی ادارہ دارالعلوم زکریا دیوبند میں جشن یوم آزادی کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں یوم آزادی کی اہمیت آزادی کی حصول کے لئے اہل وطن کی قربانیوں اور مسلمانوں کی ایثار اور جانباز علماء دیوبند اور اسلاف کی جدوجہد اور مسلسل کوششوں کو تازہ اور یاد کیا گیا۔ اس موقع پر ادارہ کے ناظم تعلیمات مفتی شاہنواز خان قاسمی نے کہا کہ ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے ایک طویل جنگ لڑی گئی اس جنگ میں نمایاں کردار علماء اور مسلمانوں کا تھا۔ اگر یہ طبقہ آزادی کے لئے اپنی جانوں کی قربانی نہ دیتا اور انگریزوں کے سامنے سینہ سپر نہ ہوتا تو ہندوستان کی آزادی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کا

سفر 71ویں سال میں داخل ہوچکا ہے۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیمی میدان میں صدفی صد کامیابی حاصل کی جائے کیوں کہ کسی قوم کی ترقی میں تعلیم ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس دوران ڈاکٹر احسان خان، فرید خان، قاری سلمان، منیجر بابو عمران، مفتی سلیمان وغیرہ سمیت جملہ اساتذہ، کارکنان و طلباء موجود رہے۔ محلہ خانقاہ میں واقع معروف دینی ادارہ جامعۃ الشیخ حسین احمد مدنی میں جشن آزادی کے شاندار پروگرام انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر مہتمم مولانا مزمل علی قاسمی نے پرچم کشائی کی اور حاضرین طلباء کو ملک کی آزادی میں دی گئی علماء دیوبند کی قربانیوں سے روشناس کرایا۔ انہوں نے کہا کہ آزاد ہندوستان کے آئین نے تمام مذاہب کے لوگوں کو مکمل مذہبی آزادی کا حق دیا ہے۔ انہوں نے طلباء کو ملک کی آزادی میں دارالعلوم دیوبند کے کردار کو واضح انداز میں سمجھایا۔ اس دوران جملہ طلباء اور اساتذہ موجود رہے۔ معروف دینی ادارہ دارالعلوم اشرفیہ میں نہایت تزک احتشام کے ساتھ جشن آزادی کا پروگرام منعقد ہوا، اس موقع پر مہتمم مولانا محمد سالم اشرف قاسمی کے ہاتھوں پرچم کشائی عمل میں آئی۔ مولانا محمد سالم اشرف قاسمی نے حاضرین کو جنگ آزادی کی تاریخ سے روشناس کراتے ہوئے کہا کہ ملک کی آزادی در اصل مشترکہ اور متحدہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی آزادی میں دارالعلوم دیوبند اور اکابرین دیوبند کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اس موقع پر طلباء واساتذہ موجود رہے۔ جامعہ قاسمیہ دار التعلیم والصنعہ میں بھی جشن آزادی کے پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا اور مہتمم مولانا محمد ابراہیم قاسمی نے قومی پرچم لہرایا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگر تاریخ کی روشنی میں جنگ آزادی کا جائزہ لیا جائے تو سب سے زیادہ قربانی مسلمانوں کی جانب سے دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ آزادی تو حاصل کر لی گئی، مگر اس کے لئے بڑی اذیتیں سہیں اور تکلیفیں برداشت کیں مگر اب ہمیں حقیقی آزادی کو باقی رکھنے کے لئے جدوجہد اور محنت کرنے کی ضرورت ہے اس دوران قاری سیف الاسلام، الحاج شاہ عالم قاسمی وغیرہ سمیت جملہ طلباء واساتذہ موجود رہے۔ عصری ادارہ اسپرنگ ڈیل پبلک اسکول میں اسکول چیئرمین سعد صدیقی نے پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر ادارہ کے طلباء وطالبات نے پرکشش انداز میں حب الوطنی پر مبنی پروگرام پیش کئے۔ اس دوران احمد صدیقی سمیت جملہ اسٹاف موجود رہا۔ نواز گرلز پبلک اسکول میں منعقد پروگرام میں طالبات نے حب الوطنی پر مبنی خوبصورت ثقافتی پروگرام پیش کئے۔ اسکول کے ناظم عبداللہ نواز خان نے کہا کہ ملک کو آزاد کرانے کے لئے علماء نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ دارالعلوم کے پہلے طالب علم شیخ الہند مولانا محمود حسن عثمانی نے ریشمی رومال تحریک چلا کر انگریزوں کو ملک چھوڑنے کے لئے مجبور کیا تھا۔ اس موقع پر جملہ اسٹاف موجود رہا۔ جامعہ امام محمد انورا شاہ میں شیخ الحدیث مولانا احمد خضر شاہ مسعودی کے ہاتھوں پرچم کشائی عمل میں آئی۔ اس دوران مولانا ابوطلحہ اعظمی، مولانا صغیر پرتا پگڈھی، ماسٹر زعیم عابد وغیرہ موجود رہے۔ علاوہ ازیں دارالعلوم عثمانیہ، دارالعلوم اسلامیہ، جامعہ علوم الاسلامیہ، محلہ گوجرواڑہ میں واقع دینی ادارہ جامعۃ القدسیات الاسلامیہ للبنات، مدرسہ دارالسلام ہاشم پورہ، اسلامیہ انٹر کالج، ایچ وی انٹر کالج، جین انٹر کالج، سینٹ میری اسکول، مدرسہ تعلیم الجدید، جامعہ الہامیہ للبنات، مدرسہ ادیب العلوم، مدرسہ جامعۃ القرآن، گرین ویلی پبلک اسکول، بینیسن پبلک اسکول، میپلس اکیڈمی، دون ہلس اکیڈمی، مائل اسٹون پبلک اسکول، واصفی پبلک اسکول، سینٹ میری پبلک اسکول، جامعۃ القدسیات الاسلامیہ للبنات، مدرسۃ البنات، جامع ام القراء اور سرودئے گیان پبلک اسکول میں یوم آزادی کی تقاریب جوش وخروش سے منائی گئی۔ مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند میں جشن آزادی کے عنوان پر منعقد تقریب میں مہتمم سید تجمل حسین میاں نے ملک کی آزادی کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ملک کی آزادی درحقیقت علماء کرام کی قربانیوں کی مرہون منت ہے۔ اس دوران جملہ طلباء اور کارکنان موجود رہے۔ وہیں کوتوالی، تحصیل، ایس ڈی ایم دفتر، نگر پالیکا، ترقیاتی بلاک، سرکاری اسپتال اور سرکاری دفاتر وغیرہ میں بھی روایتی انداز میں جشن آزادی کی تقاریب کا انعقاد عمل میں آیا۔

عالم پور میں جلوس عماری اور 72 تابوت برآمد

شبیہ تابوت کی زیارت اور علماء کرام کے خطابات سننے کیلئے امڈ پڑا عقید تمندوں کا سیلاب

بارہ بنکی، (حسن عباس) ضلع کے سیدواڑہ میں واقع عزاداری کے عالم پور میں ہر سال کی طرح اس سال بھی انجمن رونق عزا (رجسٹرڈ) اور مومنین عالم پور کی جانب سے جلوس عماری اور 72 تابوت بڑی شان وشوکت کے ساتھ برآمد ہوئے۔ پروگرام کا آغاز جمعہ کو صبح 8 بجے روضہ حضرت امام حسینؑ سے ہوا، جہاں مجلس کو مولانا محمد حسین حسینی نے خطاب کیا۔ بعدازاں انیس اعظمی کی نظامت میں اہل حرم کی مدینہ واپسی کا دل خراش منظر پیش کیا گیا۔ اس موقع پر انجمن رونق عزا عالم پور، انجمن عزائے حسین جعفر آباد جلالپور، انجمن عابدیہ نوگانواں سادات، انجمن گلشن اسلام بھوراسادات اور انجمن زینت العزا عالم پور نے اپنے دستے کے ہمراہ نوحہ خوانی وسینہ زنی کی۔ جلوس اپنی اگلی منزل روضہ شبیہ نجف مولا علیؑ پر پہنچا جہاں دوسری مجلس سے مولانا غلام رسول نوری کشمیر نے خطاب کیا۔ بعد مجلس 18 بنی ہاشم کے نام سے منسوب علم کی زیارت کرائی گئی۔ جلوس اپنے روایتی راستوں سے ہوتا ہوا جامع مسجد پہنچا، جہاں تیسری مجلس کو مولانا ڈاکٹر مرزا یعسوب عباس (لکھنؤ) نے خطاب کیا۔ اس کے بعد جلوس حسینیہ محمد زائر مرحوم پہنچا جہاں کربلا کے 72 شہداء کے شبیہ تابوت کی زیارت کرائی گئی جس کی نقابت ذیشان علی اعظمی کر رہے تھے۔ اس دوران عابس سلطانپوری نے نوحہ پیش کیا اور 72 تابوت کے دلسوز مصائب سن کر عزادار زار وقطار گریہ کیا۔ جلوس کی چوتھی مجلس حسینیہ شبیہ محمد میں منعقد ہوئی۔ اس مجلس کو مولانا سید کلب جواد نقوی لکھنؤ نے خطاب کیا۔ اس کے بعد جلوس اپنی آخری منزل حسینیہ امانت علی پہنچا جہاں الوداعی مجلس کو مولانا نذر محمد زینبی نے خطاب کیا۔ اس دوران جلوس میں دور دراز سے شریک ہوئے ہزاروں عزاداروں کے لیے جگہ جگہ سبیل، نذر مولاؑ اور دیگر تبرکات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ شدید گرمی میں قرب وجوار سے آئے عقید تمندوں کی خدمت کے لیے عالم پور کے نوجوان سنجیدگی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے تھے۔

سیرتِ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہر لمحہ انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے: مولانا اظہر قاسمی

جمعیت علماء بارہ بنکی کے زیر اہتمام پندرہ روزہ جلسۂ سیرت کا آغاز

بارہ بنکی (محمد مدثر): بچپن کا زمانہ ہو یا دورِ شباب، بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے کی زندگی ہو یا بعد کی، نبی امی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا ایک ایک لمحہ آئینے کی طرح صاف وشفاف اور پوری انسانیت کے لیے لائقِ تقلید ہے۔ مکہ مکرمہ کے پُرفتن دور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت، امانت اور پاکیزگی کے چرچے عام تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی نبیٔ اوّل بھی ہیں اور نبیٔ آخر بھی۔ انبیائے کرام اللہ تعالیٰ کے نائب اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت علماء ضلع سکریٹری اور جامعہ دارالرشاد بنکی کے ناظمِ تعلیمات مولانا سید محمد اظہر قاسمی نے سنی کربلا والی مسجد، گل محمد شاہ میں جمعیت علماء ضلع بارہ بنکی کے زیر اہتمام پندرہ روزہ جلسۂ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا اظہر قاسمی نے کہا کہ طلوعِ آفتابِ رسالت سے قبل ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار وبرکات کے ظہور کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تخلیقِ انسانیت سے قبل ربِ کائنات کا فرشتوں کے سامنے انسان کو خلیفہ بنانے کا ذکر مشورہ لینے کے لیے نہیں تھا، بلکہ اس کے ذریعے آنے والی نسل انسانی اور فرشتوں کو مشورے کی اہمیت وافادیت کا درس دینا مقصود تھا۔ اجلاس کی صدارت جمعیت علماء ضلع جنرل سکریٹری مولانا محمد جمال قاسمی نے کی۔ پروگرام کا آغاز مسجد کے امام قاری محمد امتیاز کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جبکہ جمعیت علماء ضلع بارہ بنکی کے خازن مولانا محمد زید ندوی نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ نظامت کے فرائض جامعہ دارالرشاد بنکی کے استاذ مولانا مسعود احمد قاسمی نے انجام دیے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء ہند کے قومی صدر مولانا سید محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر ملک بھر میں جمعیت علماء کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اجتماعات منعقد کیے جا رہے ہیں، جن کا مقصد عوام کو سیرتِ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جوڑنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 3 ربیع الاول کو بعد نمازِ عشاء الکوثر مسجد، بھتری پیر بٹاون میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اجلاس کا انعقاد ہوگا۔

ہمیں اپنے فرائض ایمانداری سے نبھاتے ہوئے ملک کی تعمیر میں حصہ لینا ہوگا

جشن یوم آزادی کے موقع پر کلکٹریٹ میں پرچم کشائی کے بعد ضلع مجسٹریٹ کا اظہار خیال

بلند شہر 15/اگست (پریس ریلیز) یوم آزادی کا جشن ضلع بھر میں جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ کلکٹریٹ احاطے میں یوم آزادی کے موقع پر ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر موجود افسران، ملازمین اور عام شہریوں نے قومی ترانہ گا کر حب الوطنی کے جذبے کا اظہار کیا۔ اس کے بعد ضلع مجسٹریٹ نے امن کی علامت کبوتر فضا میں آزاد کیے۔ اس کے بعد ضلع مجسٹریٹ نے کلکٹریٹ ہال میں موجود جنگ آزادی کے مجاہدین اور ان کے لواحقین کو اعزاز سے بھی نوازا۔ اس موقع پر اسکول کے بچوں نے حب الوطنی کے نغمے، نظمیں اور ثقافتی پروگرام پیش کیے۔

اس موقع پر ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے کہا کہ آج ہم سب ملک کے 80ویں یوم آزادی کے اس مقدس موقع پر جمع ہوئے ہیں۔ یہ دن ہم سب کے لیے انتہائی فخر، جوش وخروش اور قومی خودداری کا دن ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے ملک کی آزادی کے لیے اپنی جان نچھاور کرنے والے بہادر مجاہدین آزادی اور امر شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان شہداء کی قربانی، جدوجہد اور ایثار کی بدولت ہی آج ہم آزاد ہندوستان میں اپنے حقوق اور آزادی کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔

15 اگست 1947 کا دن ہندوستانی تاریخ میں سنہرے حروف میں درج ہے۔ طویل جدوجہد کے بعد ہمارے ملک نے برطانوی راج سے آزادی حاصل کی تھی۔ مہاتما گاندھی، نیتاجی سبھاش چندر بوس، سردار بلبھ بھائی پٹیل، پنڈت جواہر لعل نہرو، بھگت سنگھ، چندر شیکھر آزاد، رام پرساد بسمل، اشفاق اللہ خاں اور نہ جانے کتنے مجاہدین آزادی نے ملک کی آزادی کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ ہمیں ان کے نظریات کو اپنی زندگی میں اپنانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آزادی صرف ایک حق نہیں بلکہ ایک بڑی ذمہ داری بھی ہے۔ آج ہمارے سامنے ملک کو ترقی یافتہ، خودکفیل، طاقتور اور خوشحال بنانے کا ہدف ہے۔ ہمیں اپنے فرائض ایمانداری سے نبھاتے ہوئے ملک کی تعمیر میں حصہ لینا ہوگا۔ ہمارا آئین ہمیں مساوات، آزادی، انصاف اور بھائی چارے کا پیغام دیتا ہے۔ ہمیں آئین کی اصل روح کا احترام کرتے ہوئے معاشرے میں باہمی بھائی چارے، خیر سگالی اور تعاون کے جذبے کو مضبوط کرنا چاہیے۔ ہماری رنگا رنگی ہی ہماری طاقت ہے۔ زبان، مذہب، ذات اور خطے کے اختلافات سے بالاتر ہو کر ہم سب کو قومی مفاد کو اولین ترجیح دینی چاہیے۔

انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ اپنے آئینی فرائض کو بھی سمجھیں اور ان پر عمل کریں۔ ہم ایسا معاشرہ بنائیں جس میں ہر شخص کو عزت ملے، ضرورت مندوں کو مدد ملے اور ترقی کا فائدہ آخری قطار میں کھڑے شخص تک پہنچے۔ ہم بدعنوانی، امتیاز اور سماجی برائیوں کے خلاف بیداری پیدا کر کے ملک کے اتحاد اور سالمیت کو مزید مضبوط کریں گے۔ اس موقع پر اے ڈی ایم فائنانس/ریونیو ابھیشیک کمار سنگھ، اے ڈی ایم انتظامیہ نتیش کمار سنگھ، اے ڈی ایم جوڈیشل بھرت رام یادو اور سٹی مجسٹریٹ جگدمبیکا پرساد پانڈے سمیت دیگر افسران اور ملازمین موجود تھے۔

ملک کو آزاد کرانے میں علماء نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا: عبدالقدوس ہادی

جامعہ عربیہ اشاعت العلوم، پیچ باغ، پریڈ و بی ڈی مارکیٹ دادامیاں چوراہا پر منعقدہ پرچم کشائی تقریبات سے قاضیٔ شہر کا خطاب

کانپور: قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ وقاری عبد القدوس ہادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت کانپور، نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش و مہتمم جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور نے ۸۰ویں یوم آزادی کے موقع پر ہونے والی شہر کی مختلف تقریبات میں شرکت کر کے پرچم کشائی کی۔ آج سب سے پہلے جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور میں منعقدہ ایک شاندار تقریب میں انہوں نے پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر جامعہ کے اساتذہ نے یوم آزادی پر جنگ آزادی کی تحریک میں علماء کرام کی دی گئی قربانیوں سے عوام کو روشناس کرایا۔ تقریب میں جامعہ کے طلباء نے بھی تقریریں کیں، ترانے پڑھے اور ثقافتی پروگرام پیش کئے۔ اسی طرح دادامیاں میں بی ڈی مارکیٹ ایسوسی ایشن اور علاقائی عوام کے ذریعہ منعقدہ پروگراموں میں شرکت کرتے ہوئے پرچم کشائی کی۔ ان پروگراموں کو خطاب کرتے ہوئے قاضیٔ شہر نے کہا کہ آج ہی کے دن 1947 میں ہمارا ملک آزاد ہوا تھا۔ آج ہم جو آزادی کی خوشیاں منا رہے ہیں وہ ہمیں یوں ہی نہیں ملیں بلکہ اس کے لئے ہمارے اکابرین نے اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کیں ہیں۔ جب ملک آزاد ہوا تو جمعیۃ علماء ہند نے کانگریس سے معاہدہ کیا کہ ملک کا نظام جمہوریت اور سیکولرزم کی بنیاد پر ہوگا۔ یہ ہمارے اکابرین کی دور اندیش نگاہیں تھیں جنہوں نے اس ملک کی بنیاد جمہوریت اور سیکولرزم پر ڈلوائی جس کی وجہ سے ملک کے ہر شہری کو مذہبی آزادی حاصل ہے وہ اپنے مذہب اور اپنے عقیدے پر پوری طرح سے عمل کر سکتا ہے۔ یہ ہمارے بزرگوں کی دین ہے کہ ہم آج اپنے دین پر آزادی کے ساتھ عمل کر سکتے ہیں، ہماری مساجد مکاتب ومدارس، خانقاہیں محفوظ ہیں لیکن آج ملک میں کچھ شرپسند عناصر اپنے سیاسی مفاد کے پیش نظر آئین اور جمہوریت کو ختم کرنا چاہتے ہیں یہ طاقتیں ملک میں نفرت کا بازار گرم کر رہی ہیں، خصوصاً مسلمانوں کے خلاف نفرت کی فضاء بنا رہی ہیں، اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے ماحول کو خراب نہ ہونے دیں۔ موجودہ وقت یقیناً مسلمانوں کیلئے پر آشوب ہے جیسا کہ ابھی کچھ دن پہلے ضلع فتح پور میں چند شرپسند عناصر نے اپنے سیاسی مفاد کیلئے نفرت کا وہ ماحول پیدا کیا جس سے ہر شخص خوف میں مبتلا ہے، اس طرح کے واقعات مجاہدین آزادی کی قربانیوں کے مقاصد پر پانی پھیرنے اور گنگا جمنی تہذیب کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔ آج بھی ملک کی ۸۰/ فیصد عوام انصاف پسند ہے اور وہ جمہوریت اور سیکولرزم پر یقین رکھتی ہے۔ ہم ایسے انصاف پسند لوگوں کو ساتھ لے کر ہم آہنگی کو مضبوط کریں۔ انہوں نے جموں اینڈ کشمیر بینک پریڈ کانپور میں شیواجی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام پرچم کشائی تقریب میں پرچم کشائی کرنے کے بعد اپنے خطاب میں کہا کہ مسلمان اپنے قائدین اور اپنی ملی تنظیموں پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی قیادت میں چلیں اور اپنی ملی تنظیموں کو مضبوط کریں اور سرزمین ہند کو آزاد کرانے کیلئے جنہوں نے اپنی جان ومال کے نذرانے پیش کئے انہیں عقیدت ومحبت کے ساتھ سلام پیش کریں، اس خوشی کے موقع پر ملک میں بسنے والے تمام لوگوں کو ہم یہ پیغام دیتے ہیں کہ ملک کی ترقی وخوشحالی کیلئے تمام مذاہب کے لوگ پیار ومحبت کے ساتھ رہیں، مجاہدین آزادی کے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کریں، اپنے ملک کے آئین جمہوریت اور سرحدوں کی حفاظت کریں۔

دینی مدارس نے ملک کی آزادی میں جو کردار ادا کیا وہ ناقابل فراموش ہے: نور محمد قریشی

سرکاری دفاتر کے علاوہ دینی مدارس، اسکول اور کالجوں میں بھی جشن یوم آزادی تقاریب کا انعقاد

بلند شہر 15/اگست (پریس ریلیز) یوم آزادی کے موقع پر سرکاری وغیر سرکاری دفاتر کے علاوہ دینی مدارس، اسکول کالجوں میں بھی جشن یوم آزادی شان وشوکت کے ساتھ منایا گیا۔ مدرسہ قاسمیہ عربیہ اسلامیہ اوپر کوٹ بلند شہر میں گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی تقریب یوم آزادی منعقد کی گئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مدرسہ کے منیجر حاجی نور محمد قریشی نے پرچم کشائی کی۔ اس کے بعد اجتماعی طور پر قومی ترانہ پیش کیا گیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی نے جنگ آزادی میں حصہ لینے والے علماء کرام، عظیم انسانوں اور آزادی پسندوں کی شہادتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے طلباء کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دی۔ قریشی نے کہا کہ ملک کے مدارس نے ملک کی آزادی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک بھر کے تمام مدارس میں ہر سال یوم آزادی بڑے جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر مدرسہ کے طلباء نے ثقافتی پروگرام پیش کیے، بعدہ ترنگا ریلی کا بھی انعقاد کیا گیا۔ مدرسہ کے پرنسپل مولانا عرفان احمد صدیقی نے اپنے خطاب میں حب الوطنی، قومی سلامتی اور بھائی چارے پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مدرسہ کے طلباء کو آزادی کی اہمیت سے بھی آگاہ کرایا۔ مدرسہ کے اساتذہ اور عملے نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ شرکاء میں ماسٹر شجاعت اللہ خان، محمد عرفان، حافظ نظام، شکیل احمد ندوی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ اسی طریقے سے سکندرآباد کے ایم ایس انٹر کالج میں یوم آزادی بڑے جوش وخروش سے منایا گیا۔ اسکول کے پرنسپل رام موہن وششٹھ نے پرچم کشائی کی، جس میں کالج کے اساتذہ، طلباء، سینئر اور جونیئر ڈویژن کے کیڈٹس نے شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر اسکول کے اسسٹنٹ این سی سی افسران، میجر اتل کمار گوتم، سیکنڈ آفیسر پرشانت بھاردواج، حولدار ستیش، کرنل رویندر کھتری، 40 اتر پردیش این سی سی بٹالین، گریٹر نوئیڈا کے کمانڈنگ آفیسر کی ہدایات کے تحت تمام این سی سی کیڈٹ میں ریفریشمنٹ تقسیم کیے گئے۔ اس کے علاوہ جے ایس ڈگری کالج میں پرنسپل پروفیسر وبھو جین نے این سی سی اور دیگر طلباء کے ساتھ مل کر پرچم کشائی کی اور ہائر ایجوکیشن آفیسر پریاگ راج کی طرف سے جاری پیغام کو پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے سماجی ہم آہنگی اور ملکی سالمیت کو اجاگر کرتے ہوئے شہداء کی لازوال قربانیوں کو بھی اجاگر کیا۔ طلباء نے قومی ترانے کے ساتھ ساتھ مختلف ثقافتی پروگرام پیش کیے۔

کربلا کی قربانی، دین کی بقا کا ذریعہ: مولانا مہدی حسن

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ترقیاتی بلاک ٹانڈہ کے گاؤں ارساواں میں مرحوم مہتاب حسین کی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مہدی حسن واعظ جلالپوری نے واقعۂ کربلا، امام حسینؑ کی قربانی اور عزاداری کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ امام حسینؑ نے کربلا میں عظیم قربانی دے کر دین اور نماز کی حفاظت کی۔ مجلس کا آغاز تلاوتِ قرآن اور پیش خوانی سے ہوا۔ جبکہ اختتام پر مصائبِ کربلا بیان کیے گئے۔ جس سے مجلس میں موجود مومنین کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ مجلس میں مولانا غلام مرتضیٰ، محمد عباس جوہر، سجاد بھائی، سابق پردھان محمد شمیم، حسن حیدر، ڈاکٹر ظہیر عباس، جائم عباس، محسن عباس سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

ٹانڈہ میں جوش وخروش سے منایا گیا یوم آزادی

مدارس وتعلیمی اداروں میں حب الوطنی کے پروگرام، مبارک پور میں نکلی ترنگا ریلی

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ٹانڈہ میں 80واں یومِ آزادی بڑے جوش وخروش اور قومی جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر شہر میں جگہ جگہ قومی پرچم لہرایا گیا اور مختلف مدارس، تعلیمی اداروں، مذہبی مقامات، سرکاری وغیر سرکاری اداروں میں پرچم کشائی کی تقریبات منعقد ہوئیں۔ تقریبات میں قومی ترانہ پڑھا گیا اور طلبہ وطالبات نے حب الوطنی پر مبنی ثقافتی پروگرام پیش کیے۔ دارالعلوم منظرِ حق اور منظرِ حق نسواں انٹر کالج میں مینیجر حاجی اشفاق احمد نے پرچم کشائی کی، جبکہ جامعہ عربیہ کنز العلوم میں مینیجر طفیل اختر انصاری نے ترنگا لہرایا۔ دارالعلوم منظرِ حق میں پرچم کشائی کے بعد اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد جمع ہوئی، جہاں قومی ترانہ پڑھا گیا۔ منظرِ حق نسواں انٹر کالج میں پرچم کشائی کے بعد طالبات نے قومی ترانے اور حب الوطنی سے بھرپور نغمے پیش کیے۔ اس موقع پر حاجی اشفاق احمد نے مجاہدینِ آزادی کی قربانیوں کو یاد کرتے ہوئے اہلِ وطن کو یومِ آزادی کی مبارکباد پیش کی۔ تقریب میں سکریٹری حاجی شمیم اختر، حاجی انصار حسین، ایاز احمد عرف ننھے، شکیل اختر ٹائگر، عبدالعلیم محمد عارف خان، سید قسیم اشرف، جمال اختر انصاری سمیت دیگر شخصیات موجود رہیں۔ یومِ آزادی کی تقریبات قومی انٹر کالج، فاطمہ گرلز انٹر کالج، آدرش کنیا ڈگری کالج، راجا رام ورما شکچھا سنستھان (بی ٹی سی کالج)، ٹی این ڈگری کالج، آدرش جنتا انٹر کالج، مشری لال آریہ کنیا انٹر کالج، مدرسہ عین العلوم، نورِ حق اسلامیہ، ایم مورل پبلک اسکول، کاسموپولیٹن انگلش میڈیم اسکول اور کے بی سی پبلک اسکول سمیت دیگر اداروں میں بھی جوش وخروش کے ساتھ منعقد ہوئیں۔ یہاں پرچم کشائی کے ساتھ طلبہ نے حب الوطنی پر مبنی مختلف پروگرام پیش کیے۔ شہر کے تحصیل ہیڈکوارٹر، کوتوالی، نگر پالیکا اور تھانہ علی گنج سمیت تمام سرکاری وغیر سرکاری اداروں میں بھی قومی پرچم لہرایا گیا اور قومی ترانہ پڑھا گیا۔ مختلف رضاکار تنظیموں کی جانب سے ترنگا ریلیاں نکال کر قومی یکجہتی اور حب الوطنی کا پیغام دیا گیا۔ مبارک پور میں گزشتہ سال کی طرح امسال بھی یوم آزادی کے موقع پر جوش وخروش کے ساتھ ترنگا ریلی نکالی گئی۔ جس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ ریلی کے دوران قومی پرچم لہراتے ہوئے شرکاء نے حب الوطنی اور قومی یکجہتی کا پیغام دیا۔

امروہہ میں سالانہ تاریخی نعتیہ مشاعرہ

عطر بیز فضا میں شعراء نے بارگاہِ رسالت میں پیش کیے عقیدت کے پھول

امروہہ: قدیمی روایات اور مذہبی ثقافت کے امین شہر امروہہ کے محلہ نوبت خانہ میں واقع ڈاکٹر محمد احسان حسین (مرحوم) کی رہائش گاہ پر، حسبِ روایت، ۱۱ربیع الاول (مطابق ۱۵اگست) کو سالانہ نعتیہ مشاعرے کا انتہائی باوقار اور روح پرور انعقاد عمل میں آیا۔ اس نورانی محفل کی صدارت صوفی مشن سے وابستہ سید اویس مصطفیٰ رضوی نے فرمائی، جبکہ نظامت کے فرائض معروف ناظمِ مشاعرہ شیبان قادری اور محمد اسلم عثمانی نے مشترکہ طور پر نہایت خوش اسلوبی اور شائستگی سے انجام دیے۔ محفل کا بابرکت آغاز قاری مرزا انس امروہوی کے ذریعہ تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد فضا مدحتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشبو سے معطر ہو گئی اور شعراء کرام نے یکے بعد دیگرے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں منظوم خراجِ عقیدت پیش کیا۔ نعتیہ نشست میں مقامی اور بیرونِ شہر سے آئے ممتاز شعراء نے اپنے ایمانی جذبوں سے لبریز کلام سے سامعین کے قلوب کو منور کیا۔ نعت خوانوں کے مؤثر ترنم اور پختہ کلام پر حاضرین نے دل کھول کر داد وتحسین سے نوازا۔ بارگاہِ رسالت میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے والے نمایاں شعراء میں، فہیم سلمانی انیس امروہوی، عبد المنان امروہوی، گلزار امروہوی

ڈاکٹر ناصر پرویز، ڈاکٹر لاڈلے رہبر، قاری مرزا انس

ڈاکٹر مبارک، مولانا سعد امروہوی

حبیب احمد ایڈوکیٹ، شیبان قادری وغیرہ کے نام شامل تھے۔ اس نورانی محفل کو دوچند کرنے کے لیے شہر امروہہ کی متعدد سیاسی، سماجی، ادبی اور قانونی شخصیات نے شرکت کی، جن میں حاجی خورشید انور، منصور احمد صدیقی ایڈوکیٹ، سردار پرہلاد سنگھ، عبدالقیوم راعینی، نواب مراد علی خان، ڈاکٹر چندن نقوی، خورشید زیدی، سید ولایت علی، سید علی عابدی، نسیم احمد خاں، کوثر عباسی، اسلم صدیقی ایڈوکیٹ، سید رضا کمال، ناصر صدیقی، ڈاکٹر ظفر محمود عباسی، ناصر فاروق، یاسر انصاری، نعیم الحق، مراد عارف ایڈوکیٹ، عمران خاں ایڈوکیٹ، ڈاکٹر تبریز خاں، رومی فاروقی ایڈوکیٹ، عبدالوہاب سیفی، زہیر احمد سیفی، مشاہد علی عباسی، فیض عالم راعینی، سرتاج صدیقی، خالد صدیقی، گلریز عارف، ڈاکٹر نجم النبی، اقرار انصاری، عامر آفتاب سیفی، افضل چودھری، حکیم شوکت علی، خوشتر مرزا، نظام فاروقی، قمر نقوی، امداد خاں، محمد منتظم، محمد احمد زیدی، سید تنویر حسن، اختر علی، اشہر صدیقی، محمد وارث اور قاسم خاں خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔ محفل کے اختتام سے قبل حضرت مولانا سعد امروہوی نے عالم انسانیت کی سلامتی، امن اور اتحاد کے لیے رقت انگیز دعا کی گئی۔ آخر میں منتظمِ پروگرام ماسٹر اسلم عثمانی نے تمام مہمانوں، شعراء اور سامعین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

وزیر اعلیٰ یوگی نے ثقافتی فنکاروں کو اعزاز سے نوازا

’ایک بھارت، شریشٹھ بھارت‘ کے جذبے سے ملک کی ثقافتی یکجہتی کو مضبوط بنانے پر زور

لکھنؤ: 15 اگست۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے 80ویں یوم آزادی کے موقع پر ودھان بھون کے سامنے ثقافتی پروگرام پیش کرنے والے مختلف ثقافتی گروپوں کے فنکاروں کو آج یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر اعزاز سے نوازا۔یوم آزادی کے موقع پر ’ایک بھارت، شریشٹھ بھارت‘ موضوع کے تحت ودھان بھون کے سامنے ملک کی متنوع ثقافتی روایات کا شاندار سنگم دیکھنے کو ملا۔ جموں و کشمیر، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، اروناچل پردیش، تریپورہ، چھتیس گڑھ، بہار اور گجرات کے فنکاروں کے ساتھ ساتھ اتر پردیش کے مختلف اضلاع سے آئے فنکاروں نے اپنی منفرد لوک اور کلاسیکی پیشکشوں کے ذریعے ہندوستان کی شاندار ثقافتی وراثت کا مظاہرہ کیا۔وزیر اعلیٰ جی نے مختلف ریاستوں اور اتر پردیش کے مختلف اضلاع سے آئے فنکاروں سے بات چیت کی۔انہوں نے فنکاروں سے ان کی ریاست، ٹیم میں شامل فنکاروں کی تعداد، اتر پردیش میں ان کے تجربات اور یہاں کے مختلف مقامات کی سیر کی خواہش کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔مختلف ریاستوں سے آئے فنکاروں نے اتر پردیش میں فراہم کی گئی سہولیات، تربیت، کھانے پینے اور میزبانی کی ستائش کی۔وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ فنکاروں کا فن ہندوستان کی شاندار ثقافتی وراثت کو نئی نسل تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ ملک کی یکجہتی اور سالمیت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔انہوں نے جموں و کشمیر سے آئی محترمہ شروتی ٹھاکر سے بات چیت کرتے ہوئے ان کی ٹیم کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے شری رام للا کے درشن کی خواہش ظاہر کی۔وزیر اعلیٰ جی نے متعلقہ افسران کو فنکاروں کے ایودھیا سفر کے لیے ضروری انتظامات کرنے کی ہدایت دی۔مہاراشٹر سے آئے جناب اومکار بھاسکر روکڑے نے اتر پردیش میں ملنے والی سہولیات اور انتظامات کی ستائش کی۔وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ یہی ’ایک بھارت، شریشٹھ بھارت‘ کا جذبہ ہے۔ہندوستان ایک تب ہوگا، جب جموں و کشمیر سے کنیا کماری اور اروناچل پردیش سے گجرات تک کی تمام ثقافتی دھارائیں ایک ساتھ جڑیں گی اور یہی اتحاد ہندوستان کو شریشٹھ بنائے گا۔وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ فنکار صرف گلوکاری، ساز، رقص یا ڈراما پیش کرنے والے نہیں ہیں، بلکہ وہ لوک روایت اور لوک ثقافت کے علمبردار ہیں۔ لوک روایت میں ماضی محفوظ رہتا ہے اور مستقبل اسی ماضی سے تحریک حاصل کرتا ہے۔اس لیے فنکاروں کو زیادہ سے زیادہ اہمیت دیتے ہوئے ہر پروگرام سے جوڑنا ضروری ہے۔ ایودھیا میں دیپوتسو اور رام نومی، متھرا میں شری کرشن جنم اشٹمی، برسانہ میں رنگوتسو، بندیل کھنڈ میں آلھا کی روایت اور پریاگ راج کے ماگھ میلے جیسے پروگراموں کے ذریعے ریاست کی متنوع ثقافتی روایات کو پلیٹ فارم فراہم کیا جا رہا ہے۔ ہر ضلع میں میلے منعقد ہوں اور مقامی فنکاروں کو اپنی لوک روایت اور لوک داستانیں پیش کرنے کا موقع ملے، یہی ان پروگراموں کا مقصد ہے۔وزیر اعلیٰ جی نے فنکاروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی وہ کسی دوسری ریاست میں جائیں تو پروگرام کے ساتھ کچھ اضافی وقت نکال کر وہاں کے مقامی مقامات، ثقافت، روایات اور کھانے پینے کا مشاہدہ کریں۔ ہندوستان کے حقیقی تنوع کو سمجھنے کے لیے ملک کے مختلف حصوں کو دیکھنا اور وہاں کی ثقافت کو جاننا ضروری ہے۔ مہوبا کے فنکاروں کی جانب سے پیش کی گئی بہادری کے جذبے سے بھرپور آلھا پیشکش کی ستائش کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ بندیل کھنڈ کی شجاعت کے جذبے کی اس شاندار روایت کو مزید مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔متھرا کے فنکاروں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فنکار لوک روایات کو زندہ رکھنے کا اہم کام کر رہے ہیں۔اس موقع پر ایڈیشنل چیف سکریٹری وزیر اعلیٰ، داخلہ و اطلاعات جناب سنجے پرساد، ایڈیشنل چیف سکریٹری سیاحت و ثقافت جناب امرت ابھیجات، ڈائریکٹر ثقافت جناب سنجے کمار سنگھ اور ڈائریکٹر اطلاعات جناب وشال سنگھ سمیت دیگر اعلیٰ افسران موجود تھے۔

یوم آزادی کے موقع پر جن بھون میں استقبالیہ پروگرام کا انعقاد

ریاستی گورنر سے وزیر اعلیٰ اور معزز شخصیات نے ملاقات کی، یوم آزادی کی مبارکباد دی

لکھنؤ: 15 اگست۔صوبے کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل کی تحریک پر 80ویں یوم آزادی کے موقع پر آج شام جن بھون، لکھنؤ میں ہلکی ضیافت کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر معزز وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ، قانون ساز کونسل کے چیئرمین جناب کنور مانویندر سنگھ، نائب وزیر اعلیٰ جناب برجیش پاٹھک، ریاستی حکومت کے مختلف وزراء، لکھنؤ کی میئر محترمہ سشما کھرکوال، چیف سکریٹری جناب ایس۔ پی۔ گوئل، ایڈیشنل چیف سکریٹری، اطلاعات جناب سنجے پرساد، خصوصی فرائض افسر (ایڈیشنل چیف سکریٹری سطح)، گورنر جناب ڈاکٹر سدھیر مہادیو بوبڈے سمیت ریاست کے متعدد اعلیٰ انتظامی افسران، عدالتی عہدیداران، فوجی نمائندگان، مختلف یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز، میڈیا نمائندگان، ماہرین تعلیم، ثقافتی شعبے سے وابستہ ممتاز شہری، امید ادارے کے بچے، معذور افراد، ترقی پسند کسان اور معاشرے کے مختلف طبقات سے وابستہ دیگر معزز شہری موجود تھے۔اس موقع پر موجود مہمانوں نے معزز گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل، معزز وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ سمیت دیگر معزز شخصیات سے شائستگی ملاقات کرتے ہوئے انہیں 80ویں یوم آزادی کی دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں۔معزز گورنر، معزز وزیر اعلیٰ اور دیگر معزز شخصیات نے بھی موجود تمام مہمانوں کا استقبال اور خیر مقدم کیا۔

یوگی حکومت میں تعلیم کے ذریعے با اختیار ہو رہی ہے

نئی نسل: 1.32 لاکھ پریشد یا اسکولوں میں گونجا ’بھارت ماتا کی جے‘

لکھنؤ: 15 اگست۔یوگی حکومت کی قیادت میں بنیادی تعلیم کے شعبے کی جانب سے یوم آزادی کو حب الوطنی اور عوامی شرکت کے ایک عظیم تہوار کے طور پر منایا گیا۔ریاست کے 1.32 لاکھ سے زائد پریشدیہ اسکولوں اور کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ میں ایک ساتھ ’بھارت ماتا کی جے‘ کے نعرے گونج اٹھے۔یوم آزادی 2026ء کے موقع پر تقریباً 1.48 کروڑ بچوں نے ترنگے کو سلامی دے کر قومی ترانے اور وندے ماترم کے اجتماعی گانے میں شرکت کی۔صبح ہی سے اسکول کے احاطے حب الوطنی کے رنگ میں رنگے نظر آئے۔ ترنگے، پھولوں اور رنگ برنگی سجاوٹ کے درمیان بچوں نے نغموں، نظموں، رقص، ڈراموں اور ترنگا ریلی کے ذریعے آزادی کے عظیم رہنماؤں اور شہیدوں کی قربانیوں کو یاد کیا۔مختلف اسکولوں میں مباحثوں اور کھیل کود کے مقابلے منعقد کیے گئے، جن کے ذریعے بچوں کو تحریک آزادی کی تاریخ، قومی اقدار اور ملک کے تئیں ان کی ذمہ داریوں سے جوڑا گیا۔اسکول کے احاطوں میں بچوں کی پیشکشوں نے یوم آزادی کو علم، شراکت داری اور حب الوطنی کا ایک جشن بنا دیا۔یوم آزادی کے اس موقع پر ڈائریکٹر جنرل اسکول ایجوکیشن و اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر کے دفتر، ڈائریکٹر ایجوکیشن (بیسک (کیمپ کے دفتر میں ڈائریکٹر جنرل اسکول ایجوکیشن مونیکا رانی اور ڈائریکٹر ایجوکیشن (بیسک (انل بھوشن چترویدی نے مشترکہ طور پر پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر وزیر مملکت برائے بنیادی تعلیم (آزادانہ چارج (سندیپ سنگھ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا، جس میں تعلیم کو قوم کی تعمیر کا ایک با اختیار ذریعہ بناتے ہوئے بچوں کے روشن، اہل اور ذمہ دار مستقبل کی تعمیر کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔اسٹیٹ کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (SCERT) میں ڈائریکٹر گنیش کمار اور اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشنل ٹیکنالوجی میں ڈائریکٹر ڈاکٹر مکیش چندر نے پرچم کشائی کر کے قومی پرچم کو سلامی دی۔ جوائنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر پون سچان اور ایڈمنسٹریٹو آفیسر لو کمار کی موجودگی میں عظیم شہیدوں کو عقیدت کا نذرانہ پیش کیا گیا اور ملک کی اتحاد، سالمیت اور ترقی کے تئیں عزم کا اعادہ کیا گیا۔ریاست کے کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ میں طالبات نے خاص جوش و خروش کے ساتھ یوم آزادی منایا۔نغموں، نظموں اور ڈرامائی پیشکشوں کے ذریعے انہوں نے مجاہدین آزادی کی شجاعت اور قربانیوں کو یاد کیا۔طالبات کی ان پیشکشوں نے یہ پیغام دیا کہ بیٹیاں تعلیم، خود انحصاری اور قوم کی تعمیر کی صف اول میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔یوم آزادی کی ان تقریبات میں بچوں کے ساتھ ساتھ ان کے والدین اور دیہی لوگوں نے بھی جوش و خروش سے شرکت کی۔اس سے اسکولوں میں منعقدہ یہ پروگرام ایک کمیونٹی جشن میں تبدیل ہو گئے۔گاؤں سے لے کر شہر تک کے اسکولوں کے احاطوں میں ترنگے کے نیچے اتحاد، بھائی چارے، محبت اور حب الوطنی کا پیغام گونجتا رہا۔ان تقریبات نے اس عزم کو بھی مضبوط کیا کہ تعلیم کے ذریعے با اختیار بننے والی نئی نسل ہی ایک تیار، متحدہ اور خود کفیل ہندوستان کی مضبوط بنیاد قائم کرے گی۔

ایجوکیشن سروس سلیکشن کمیشن، پریاگ راج میں 80واں یوم آزادی نہایت جوش و خروش سے منایا گیا

لکھنؤ، 15 اگست۔اتر پردیش ایجوکیشن سروس سلیکشن کمیشن، پریاگ راج میں بھارت کا 80واں یوم آزادی کا جشن روایتی انداز، سادگی اور جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔تقریب کا آغاز قومی گیت کے اجتماعی گائن سے ہوا۔اس کے بعد کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر پرشانت کمار (سابق ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، اتر پردیش نے قومی پرچم لہرایا۔ پرچم کشائی کے بعد وہاں موجود تمام حکام اور ملازمین نے مل کر قومی ترانہ گایا۔اس موقع پر چیئرمین ڈاکٹر پرشانت کمار نے کہا کہ غیر جانبدارانہ اور شفاف امتحانی نظام صرف امیدواروں کے انتخاب کا معاملہ نہیں ہے، بلکہ یہ گڈ گورننس اور عوامی اعتماد سے جڑی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ ہر امیدوار کو اس کی قابلیت، صلاحیت اور محنت کی بنیاد پر مساوی مواقع فراہم کرنا کمیشن کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ امتحان کا پاکیزہ اور قابل اعتماد ہونا صرف سوالنامے کی تحفظ تک محدود نہیں ہے، بلکہ پرچہ تیار کرنے سے لے کر اس کی پرنٹنگ، نقل و حمل، محفوظ ذخیرہ اندوزی، امتحانی مراکز کے انتظامات، امیدواروں کی تصدیق، نگرانی اور نتائج کی تیاری تک کے تمام مراحل کو محفوظ، غیر جانبدار اور شفاف بنانا نہایت ضروری ہے۔چیئرمین نے بتایا کہ کمیشن کی جانب سے امتحانی عمل کو مزید محفوظ، شفاف اور قابل اعتماد بنانے کے لیے مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی نگرانی، بائیومیٹرک تصدیق، سی سی ٹی وی (CCTV) نگران نظام، جی پی ایس (GPS) پر مبنی ٹرانسپورٹیشن سسٹم، بارکوڈ پر مبنی ٹریکنگ اور مربوط کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم جیسی جدید ٹیکنالوجیز کے استعمال پر خصوصی زور دیا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ٹیکنالوجی تبھی موثر اور معنی خیز ثابت ہو سکتی ہے جب اس کے ساتھ ایماندارانہ عمل درآمد، واضح جوابدہی اور مضبوط انتظامی ارادہ یقینی بنایا جائے۔کمیشن کا مقصد صرف ٹیکنالوجی سے لیس امتحانی نظام بنانا نہیں، بلکہ ایک ایسا ٹیکنالوجی پر مبنی اور جوابدہ نظام امتحان تیار کرنا ہے جس میں ہر سطح پر شفافیت اور احتساب یقینی ہو۔

یوم آزادی پر اکھلیش یادو نے لہرایا ترنگا، آئین کے تحفظ کا لیا عہد

آئین جتنا مضبوط ہوگا، جمہوریت اتنی ہی مضبوط ہوگی: ، آزادی کے شہیدوں کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا: ایس پی سربراہ

لکھنؤ۔15 اگست یوم آزادی کے موقع پر آج سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر لکھنؤ سمیت ریاست کے تمام اضلاع میں واقع پارٹی دفاتر پر قومی پرچم ترنگا شان و شوکت کے ساتھ لہرایا گیا۔قومی پرچم کو سلامی دینے کے ساتھ تمام اہل وطن کو مبارکباد پیش کی گئی اور امر شہیدوں کے خوابوں کو پورا کرنے کا عہد بھی کیا گیا۔سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر پر قومی پرچم سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے لہرایا۔اس موقع پر رکن پارلیمنٹ آر کے چودھری، قومی سکریٹری راجندر چودھری، ریاستی صدر شیام لال پال، سابق رکن پارلیمنٹ اروند کمار سنگھ، ریاستی خزانچی راج کمار مشرا، سابق ایم ایل سی ڈاکٹر مدھو گپتا، ڈاکٹر راج پال کشیپ، رام برکش سنگھ یادو اور ادے ویر سنگھ بھی موجود رہے۔

سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے سبھی کو یوم آزادی کی دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں۔انہوں نے کہا کہ آئین سے ہی آزادی ہے۔ آئیے ہم سب مل کر اس یوم آزادی پر آئین کے تحفظ کا عہد کریں۔اس کے لیے جو بھی قربانی دینی پڑے گی، ہم دیں گے۔سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر کے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا سبھا گار میں موجود عوام اور میڈیا نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دن ہم بابائے قوم مہاتما گاندھی، سردار بھگت سنگھ، چندر شیکھر آزاد، معمار آئین بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر اور ان تمام مجاہدین آزادی کو یاد کر رہے ہیں، جن کی قربانی، جدوجہد اور ایثار کی وجہ سے ہم سب کو آزادی ملی۔ آزادی حاصل کرنے کے لیے ہمارے لاکھوں انقلابی شہید ہوئے۔آج ہم انہیں یاد کرتے ہیں اور خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ان کی قربانیوں کی وجہ سے ہی آج ہمارا ملک آزاد ہے۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ ملک کی آزادی کے بعد بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے ملک کو آئین دیا۔ ہمارا آئین جتنا مضبوط ہوگا، جمہوریت اتنی ہی مضبوط ہوگی۔ہم جمہوریت کو جتنا مضبوط کرنا چاہتے ہیں، اتنا ہی سب کو مل کر آئین کو مضبوط کرنا ہوگا۔ہم ایک طرف بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو یاد کر رہے ہیں، وہیں ڈاکٹر رام منوہر لوہیا، آچاریہ نریندر دیو، جے پرکاش نارائن اور نیتاجی ملائم سنگھ یادو کو بھی یاد کر رہے ہیں، جنہوں نے ہم سب کو سماج وادی تحریک دی۔انہوں نے کہا کہ ہم سب چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک خوشحال ہو، ترقی کرے اور دنیا میں آگے نظر آئے۔ بھارت ترقی یافتہ ملک بنے، کسان خوشحال ہوں، ہر نوجوان کو ملازمت اور روزگار ملے، تاجر بھی ترقی کریں اور دنیا کی منڈی میں اپنا مقام بنائیں۔آج یوم آزادی کے دن ہم اپنے آئین کو مضبوط کرنے کا عہد کرتے ہیں۔آئین کو مضبوط کرنے کے لیے اگر کوئی بھی قربانی دینی پڑی تو ہم اس کے لیے تیار رہیں گے۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ آج اخبارات میں بہت سے اشتہارات شائع ہوئے ہیں، ان میں ایک اشتہار خاص طور پر نمایاں ہے، جو فی کس آمدنی سے متعلق ہے۔حکومت پہلے اور اب کی فی کس آمدنی کے بارے میں بتا رہی ہے۔اگر حکومت فی کس آمدنی کی بات کر رہی ہے تو اسے یہ بھی بتانا چاہیے کہ دنیا کے وہ ممالک، جن کی معیشت ہندوستانی معیشت کے آس پاس ہے، وہاں فی کس آمدنی کتنی ہے۔اگر ہم اس کا موازنہ کریں تو آج ہمارا ملک کہیں نظر نہیں آتا۔انہوں نے کہا کہ آج جب ہم آزادی کا تہوار منا رہے ہیں تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ ہمارا ملک بھی ان ممالک کی طرح ترقی کرے اور خوشحال بنے۔ سب سے زیادہ

ضروری ہے کہ ہمارا کسان خوشحال ہو۔زراعت اچھی ہو، کسانوں کے کھیتوں تک پانی پہنچے، انہیں وقت پر بیج، کھاد اور کیڑے مار ادویات دستیاب ہوں۔فصل تیار ہو جائے تو وقت پر مناسب اور منافع بخش قیمت ملے، لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آزادی کے اتنے برس بعد بھی سب سے زیادہ تشویش اور پریشانی کسانوں کو اٹھانی پڑ رہی ہے۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ ایک طرف فی کس آمدنی کی بات ہو رہی ہے، وہیں دوسری طرف کروڑوں خاندانوں کو پیٹ بھرنے کے لیے راشن دینا پڑ رہا ہے۔دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جہاں اتنی بڑی تعداد میں غریبوں کو راشن دینا پڑ رہا ہو۔ پورے ملک میں اور خاص طور پر اتر پردیش میں بڑی تعداد میں غریبوں کو راشن فراہم کرنا پڑ رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ملاوٹ خوری ایسی ہو رہی ہے جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک طرف حکومت ملاوٹ روکنے کے لیے کام کرنا چاہتی ہے، وہیں دوسری طرف خود پٹرول میں ملاوٹ کر رہی ہے۔ڈیزل اور پٹرول کی قیمتیں مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ خارجہ پالیسی کی ناکامی کے باعث معیشت تباہ ہو رہی ہے اور مہنگائی بڑھ رہی ہے۔ملک کے عوام مہنگائی کا سامنا کر رہے ہیں۔اکھلیش یادو نے کہا کہ تعلیمی نظام بھی برباد ہو رہا ہے۔دنیا میں کہیں بھی اتنی بڑی تعداد میں پرائمری اسکول بند نہیں ہوئے ہوں گے جتنے اتر پردیش میں ہوئے ہیں۔دنیا کے ترقی یافتہ ممالک تعلیم اور صحت پر زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔بی جے پی حکومت نے گزشتہ 10 برسوں میں اتر پردیش میں 26 ہزار اسکول بند کر دیئے ہیں، جبکہ ملک میں تقریباً ایک لاکھ پرائمری اسکول بند ہو چکے ہیں۔

اکھلیش یادو نے پارٹی کارکنوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اب انتخابات کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں، صرف ٹکٹ دینا باقی ہے۔سب سے زیادہ توجہ اس بات پر دینی ہے کہ کوئی بھی شخص ایسا بیان نہ دے جس کا بی جے پی فائدہ اٹھائے۔ہم اپنے سماج وادی ساتھیوں کو کئی دن سے یہی بات سمجھا رہے ہیں کہ کوئی ایسا بے تکا بیان نہیں دینا ہے جس سے پارٹی کی شبیہ کو نقصان پہنچے۔اکھلیش یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کی حکومت میں سماج وادی پنشن دوبارہ شروع کی جائے گی اور ماؤں، بہنوں کو ہر سال 40 ہزار روپے دینے کا کام کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ جو لوگ ڈیڑھ ہزار روپے نہیں دے سکے، وہ 50 ہزار روپے کیا دیں گے؟ بی جے پی کی کسی بات پر بھروسہ نہیں کرنا ہے۔اکھلیش یادو نے کہا کہ لال قلعے سے غلط بیانی نہیں کرنی چاہیے، یہ غلط بیانی کرنے کی جگہ نہیں ہے۔خواتین تحفظ بل تو پہلے ہی منظور ہو چکا ہے۔اب بی جے پی خواتین ریزرویشن بل کو 2027 میں نافذ کرے، ہم تیار ہیں۔

ڈاکٹر حمیرا عالیہ کے افسانوی مجموعے ’آگ کے جگنو‘ کا رسم اجرا

مصنفہ کے افسانوں میں عالمی مسائل، جنگ، عورت، محبت اور امید کی ترجمانی نمایاں ہے

لکھنؤ، 16 اگست (پریس ریلیز): ابھرتی ہوئی فکشن نگار ڈاکٹر حمیرا عالیہ کے افسانوی مجموعے ’آگ کے جگنو‘ کا رسم اجرا گزشتہ جمعہ 14 اگست کو شام ۵ ربجے آل انڈیا کیفی اعظمی اکیڈمی، لکھنؤ میں صدر شعبۂ اردو، لکھنؤ یونیورسٹی پروفیسر عباس رضا نیر کے ہاتھوں عمل میں آیا۔تقریب کی صدارت بھی پروفیسر عباس رضا نیر نے کی، جبکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، لکھنؤ کیمپس کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر عمیر منظر نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔اس سے قبل ڈاکٹر حمیرا عالیہ کا ناول ’محصور پرندوں کا آسمان‘ منظر عام پر آ کر قارئین اور ناقدین سے داد وصول کر چکا ہے۔تقریب کا آغاز ہمام عبداللہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد قمر الزماں ندوی نے استقبالیہ پیش کیا۔ڈاکٹر عمیر منظر نے ڈاکٹر حمیرا عالیہ کے افسانوی اسلوب پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کے افسانوں کی خاص بات اسلوب کی برجستگی اور جملوں کا اختصار ہے۔صدارتی خطاب میں پروفیسر عباس رضا نیر نے کہا کہ حمیرا عالیہ کے افسانوں کا کینوس عالمی سطح پر محیط ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں جنگوں کی جو تصویر پیش کی ہے، وہ بے حد حقیقی ہے۔ عالمی سطح پر جس تناؤ کو آج ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں، حمیرا عالیہ نے اسے بہت پہلے اپنے افسانوں میں پیش کر دیا تھا۔مہمان اعزازی پروفیسر ریشماں پروین، کھن کھن جی گرلس ڈگری کالج نے مجموعے پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ حمیرا عالیہ کا اختصاص یہ ہے کہ وہ بڑے قومی اور بین الاقوامی مسائل کو نہایت آسانی سے اپنی کہانیوں کا حصہ بنا دیتی ہیں۔ ان کے افسانوں میں زبان و بیان کی شگفتگی قابل تعریف ہے۔مہمان اعزازی ڈاکٹر عشرت ناہید، ایسوسی ایٹ پروفیسر، مانو کیمپس لکھنؤ نے اپنے مقالے میں کہا کہ حمیرا عالیہ نے اپنے افسانوں میں عورت کے روایتی تصور سے انحراف کرتے ہوئے اسے نئے زمانے کے خیالات کے مطابق پیش کیا ہے۔ان کی کہانیوں میں عورت محض صبر کرنے اور آنسو بہانے والی شخصیت نہیں بلکہ اپنی ذات کے لیے فیصلے لینے والی ایک مضبوط کردار کے طور پر سامنے آتی ہے۔مہمان خصوصی ڈاکٹر سہیل وحید نے افسانوی مجموعے کی زبان و بیان پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حمیرا عالیہ کے افسانے اپنی تخلیقیت کے باعث متاثر کرتے ہیں۔ امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز کے ڈائریکٹر ڈاکٹر احتشام خان نے کہا کہ حمیرا عالیہ کے افسانوں میں جغرافیائی تفصیلات کی درستگی ان کے حقیقی پن کو مزید اجاگر کرتی ہے، جبکہ موضوعاتی اعتبار سے بھی ان کی کہانیاں انفرادیت رکھتی ہیں۔جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ریسرچ اسکالر ایس ایم حسینی نے اپنے مقالے میں کہا کہ ڈاکٹر حمیرا کے افسانے خواب، محبت اور امید کی تکون سے وجود پاتے ہیں۔ان افسانوں میں مختلف جذبات کی پیچیدہ نفسیات پوری شدت کے ساتھ نمایاں ہوتی ہے۔ ڈاکٹر شاہد جمال، لکچرار ارم گرلس ڈگری کالج، لکھنؤ نے اپنے مقالے میں کہانی کیا ہے، کہانی کیسے لکھی جائے اور اس کا آغاز و انجام کیسا ہو، جیسے فنی اور تکنیکی پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کی۔تقریب میں شہر کے متعدد معززین، ادبا، شعرا، صحافیوں اور ادبی حلقوں سے وابستہ شخصیات نے شرکت کی۔ان میں مولانا محمد علاء الدین ندوی، صدر کلیۃ اللغۃ ندوۃ العلماء، مفتی منور سلطان ندوی، ’نیا دور‘ کے معاون مدیر شاہد کمال، ڈاکٹر اکبر بلگرامی، معروف ادیب محمد اویس سنبھلی، معروف شاعر ڈاکٹر ہارون رشید، فکشن نگار راجیو پرکاش ساحر، صحافی ضیاء اللہ صدیقی، جہاں آرا سلیم، راشد خان ندوی، ڈاکٹر اعجاز، یمنیٰ قدسی، عبداللہ ندوی، سعدیہ سحر، ریسرچ اسکالر مانو کیمپس لکھنؤ، محمد سہیل، ریسرچ اسکالر لکھنؤ یونیورسٹی، نفحہ پروین، ڈاکٹر نکہت خان، صبیحہ نسرین، عصمت فیروز، عظمیٰ جبیں، شبنم فیاض، شازیہ سعدیہ، جمیل خان، مرسلین ساقی اور یونس سلیم خان سمیت دیگر شخصیات شامل تھیں۔

وزیر بنیادی تعلیم سندیپ سنگھ نے علی گڑھ میں 80ویں یوم آزادی پر پرچم کشائی کی

لکھنؤ، 15 اگست۔ریاست کے وزیر مملکت برائے بنیادی تعلیم (آزادانہ چارج) جناب سندیپ سنگھ نے قومی وقار اور عزم کے مبارک موقع 80ویں یوم آزادی پر ضلع علی گڑھ میں واقع کلیان سنگھ ہبی ٹیٹ سینٹر میں پرچم کشائی کر کے قومی پرچم کو سلامی دی اور آزادی کے عظیم مجاہدین کی ایثار اور قربانیوں کو عقیدت کے ساتھ یاد کیا۔تقریب میں موجود عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر بنیادی تعلیم نے تمام لوگوں کو یوم آزادی کی مبارکباد دی۔اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ آج کا یہ موقع ہمیں ان تمام عظیم ہستیوں کی قربانیوں، جدوجہد اور ایثار کی یاد دلاتا ہے جن کی بدولت آج بھارت ایک آزاد ملک کے طور پر سانس لے رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ آزادی صرف برطانوی حکومت سے نجات تک محدود نہیں تھی، بلکہ یہ اپنے ملک میں اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے زندگی گزارنے اور فیصلے کرنے کا حق ہے۔ایک وقت تھا جب بھارت سونے کی چڑیا کہلاتا تھا، لیکن تفریق اور غلامی کے باعث تاریکی میں چلا گیا۔ ہمارے مجاہدین آزادی نے اپنی جانوں کی پروا کیے بغیر ملک کو آزاد کرانے کا عزم کیا اور ملک آزاد ہوا۔وزیر سندیپ سنگھ نے کہا کہ آزادی کے 80 سالوں میں ملک نے کئی نشیب و فراز دیکھے، اور گزشتہ 12 سالوں میں وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بھارت نے ترقی کی راہ پر تیزی سے قدم بڑھائے ہیں۔آج بھارت ہر شعبے میں ترقی کر رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ یوگی حکومت ذات پات اور مذہب کی تفریق سے بالاتر ہو کر قوم کو اولیت دیتے ہوئے کام کر رہی ہے۔

تحریک آزادی پورے ہندوستانی معاشرے کو متحرک کرنے والی قومی تحریک تھی: پروفیسر اجے تنیجا

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں یوم آزادی جوش و خروش سے منایا گیا

لکھنؤ، 15 اگست: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں 15 اگست 2026 کو 80واں یوم آزادی جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے یونیورسٹی کے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ملک کی آزادی کے لیے اپنی جان و مال قربان کرنے والے مجاہدین آزادی کو خراج عقیدت پیش کیا اور طلبہ سے ملک کی تعمیر و ترقی میں فعال کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔وائس چانسلر نے کہا کہ تحریک آزادی محض ایک سیاسی تحریک نہیں تھی بلکہ یہ پورے ہندوستانی معاشرے کو متحرک اور متاثر کرنے والا ایک وسیع قومی سفر تھا۔آئین کی تمہید میں درج ہم بھارت کے لوگ کی روح ہمیں یہ باور کراتی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو دیانت داری سے ادا کرتے ہوئے ملک کی ترقی اور ہندوستان کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں تعلیمی اداروں کا مقصد صرف ڈاکٹر، انجینئر اور دیگر پیشہ ور افراد تیار کرنا نہیں ہونا چاہیے بلکہ اچھے، ذمہ دار اور با کردار انسان تیار کرنا بھی تعلیم کا اہم مقصد ہے۔انہوں نے اساتذہ سے طلبہ کی شخصیت سازی کے ساتھ ساتھ گاؤں، خاندان اور معاشرے کی اہمیت سے بھی انہیں روشناس کرانے کی اپیل کی۔پروفیسر اجے تنیجا نے یونیورسٹی کی جانب سے سماجی ذمہ داری کے شعبے میں کیے جا رہے اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ عوامی شراکت اور سماجی ذمہ داری کے جذبے کے ساتھ یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلبہ دیہی علاقوں میں سماجی، تعلیمی اور ثقافتی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔’آنندی ماں: ایک زندگی بچاؤ، کینسر سے پاک بھارت اور ترنگا یاترا جیسے سماجی اور ثقافتی ذمہ داریوں کو این سی سی اور این ایس ایس کیڈٹس اور اساتذہ عوامی تحریک کے طور پر آگے بڑھا رہے ہیں۔

خواتین نے ساون کے گانوں پر دلفریب رقص کا مظاہرہ کیا

لکھنؤ۔ ڈھولک کی دھڑکنوں اور بوندا باندی کے درمیان، سبز ساون کے رنگوں میں ملبوس خواتین نے روایتی کجری ”رم جھم برسیلا ساون کے بدریا“ پر ایسا روح پرور رقص پیش کیا جیسے چاروں طرف ہریالی پھیل گئی ہو۔

اس خوبصورت موقع نے وشنوی ڈانس اینڈ میوزک انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام سی بلاک-3381، راجی پورم، لکھنؤ میں آج شام منعقد ہریالی تیج پروگرام کو نشان زد کیا۔نیہا ورما کے ساتھ مل کر شردھا سریواستو، ویشنوی ورما، پرینکا سکسینہ، ورتیکا سنگھ، رولی، پری ورما، رنجنانی آیا ساون جھم کے، شیوانی مشرا، آرادھنا، پرینکا نگم، کویتا، سویتا، اور دیگر خواتین نے ساون کے قدرتی گیت پیش کر کے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ پروگرام کا افتتاح مہمان خصوصی منی سریواستو اور مہمان خصوصی پرینکا نے چراغ جلا کر کیا